مائیکل کلارک

2012 کے بہترین ٹیسٹ بیٹسمین

ماہنامہ
کرکٹر
پاکستان

مینیجنگ ایڈیٹر
ریاض احمد منصوری

بزنس منیجر لاہور
عصمت پاشا
0300-9493896

فوٹو گرافر
فاروق عثمان

بیرون ملک نمائندے
ایان ڈیوڈسن، اسٹیو واٹنگ (انگلینڈ)
کیمن جیس (آسٹریلیا)
ڈک برٹلان (نیوزی لینڈ)
گوتش مہرا (بھارت)
ایس ایس پریرا (سری لنکا)
بروڈل جانز (ویسٹ انڈیز)

کاروباری خط و کتابت و ترسیل زر کے لیے پتہ
منیجر ماہنامہ "کرکٹر"
14,4-C کمرشل اسٹریٹ، ڈیفنس
ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II، ایکسٹینشن، کراچی۔
فون 35805398 (پانچ لائنیں)
فیکس نمبر 35896269
cricketerurdu@gmail.com

Registration No. SS-048

جنوری 2013ء، جلد نمبر 34، شمارہ نمبر 11

قارئین کرام

بیٹنگ کے اکثر عالمی ریکارڈز اپنے نام کرنے والے بھارتی بیٹنگ جینئس سچن ٹنڈولکر نے ایک روزہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا۔ وہ پاکستان کے خلاف محدود اوورز کی سیریز میں ایکشن میں دکھائی نہیں دیئے۔ وہ کچھ عرصے سے اس حوالے سے دباؤ میں تھے اور ان کی بیٹنگ فارم ان کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ ماسٹر بلاسٹر کے اس اعلان کے ساتھ ہی کرکٹ کا عہد زریں اختتام کو پہنچ گیا۔ تاہم وہ ابھی ٹیسٹ کرکٹ کھیلتے رہیں گے۔ سچن ٹنڈولکر کے لئے ریٹائرمنٹ کے لئے آئیڈیل وقت ممبئی میں بھارت نے گذشتہ سال سری لنکا کو ہرا کر ورلڈ کپ جیتنے کے بعد کا تھا۔ جس رات بھارت نے ورلڈ کپ جیتا۔ اس رات جس طرح ممبئی میں سڑکوں پر جشن منایا گیا وہی سچن کی ریٹائرمنٹ کا درست وقت تھا۔ اگر سچن ٹنڈولکر جیت کے ساتھ ہی اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیتے تو بھارتی مداح ورلڈ کپ کی جیت کو بھول کر سچن کو ہاتھوں ہاتھ لیتے۔ اس وقت بھارت میں شائقین کا جوش وخروش کوئی نہیں بھول سکتا تھا لیکن سچن نے ریٹائرمنٹ کے لیے ڈیڑھ سال مزید انتظار کیا اور وہ سنہری موقع گنوا دیا۔ سچن ٹنڈولکر ہوم گراؤنڈ پر عوامی پذیرائی سے محروم رہے۔ 39 سالہ بھارتی ماسٹر نے کرکٹ کے میدانوں میں بیش بہا ریکارڈز قائم کیے ہیں۔ سچن نے 23 سالہ کیریئر کے دوران زبردست فٹنس اور فارم برقرار رکھی، ان کا کھیل کے لیے جوش وجذبہ ایک جیسا ہی رہا، وہ ممتاز اور عظیم ترین بیٹسمین ہیں۔ انہوں نے کرکٹ کی دیوانی بھارتی قوم کی توقعات کا بوجھ عمدہ طریقے سے اپنے کاندھوں پر اٹھائے رکھا۔ وہ کروڑوں لوگوں کے دباؤ میں کھیلے اور اپنی ثابت قدمی سے خود کو بہترین ثابت کیا۔

ریاض احمد منصوری

ابن حسن پرنٹنگ پریس (پرائیویٹ لمیٹڈ) کراچی سے طبع کرا کے دفتر ماہنامہ "کرکٹر" پلاٹ نمبر C-4، 14ویں کمرشل اسٹریٹ فیز II، ایکس ٹینشن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، کراچی سے شائع کیا۔

انگلینڈ کا دورہ، بھارت

11 جنوری...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... راج کوٹ
15 جنوری...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... کوچی
19 جنوری...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... رانچی
23 جنوری...... چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل...... دھرم شالہ
27 جنوری...... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل...... چندی گڑھ

☆☆☆

سری لنکا کا دورہ، آسٹریلیا

3 تا 7 جنوری،، تیسرا ٹیسٹ،،، سڈنی
11 جنوری،، پہلا ون ڈے۔۔ میلبورن
13 جنوری،، دوسرا ون ڈے،،، ایڈیلیڈ
18 جنوری،، تیسرا ون ڈے،، برسبین
20 جنوری۔۔ چوتھا ون ڈے،، سڈنی
23 جنوری،،، پانچواں ون ڈے،، ہوبارٹ
26 جنوری،، پہلا ٹی ٹوئنٹی،،،، سڈنی
28 جنوری،، دوسرا ٹی ٹوئنٹی،، میلبورن

****

نیوزی لینڈ کا دورہ، جنوبی افریقہ

2 تا 6 جنوری...... پہلا ٹیسٹ...... کیپ ٹاؤن
11 تا 15 جنوری...... دوسرا ٹیسٹ...... پورٹ الزبتھ
19 جنوری...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... پارل
22 جنوری...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... کمبرلے
25 جنوری...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... پوشف اسٹروم

****

پاکستان کا دورہ، جنوبی افریقہ

کیم تا 5 فروری...... پہلا ٹیسٹ...... جوہانسبرگ
14 تا 18 فروری...... دوسرا ٹیسٹ...... کیپ ٹاؤن
22 تا 26 فروری...... تیسرا ٹیسٹ...... سینچورین
کیم مارچ...... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... ڈربن
3 مارچ...... دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... سینچورین
10 مارچ...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... بلوم فونٹین
15 مارچ...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... سینچورین
17 مارچ...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... جوہانسبرگ
21 مارچ...... چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل...... ڈربن
24 مارچ...... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل...... بینونی

****

ویسٹ انڈیز کا دورہ، آسٹریلیا

کیم فروری،،، پہلا ون ڈے،،،، پرتھ
3 فروری،،، دوسرا ون ڈے،، پرتھ
6 فروری،،، تیسرا ون ڈے،،، کینبرا
8 فروری،، چوتھا ون ڈے،، سڈنی
10 فروری،،، پانچواں ون ڈے،، میلبورن
13 فروری،، ٹی ٹوئنٹی میچ،،، برسبین

****

انگلینڈ کا دورہ، نیوزی لینڈ

9 فروری،، پہلا ٹی ٹوئنٹی،، آکلینڈ
12 فروری،، دوسرا ٹی ٹوئنٹی،، ہیملٹن
15 فروری،، تیسرا ٹی ٹوئنٹی،، ویلنگٹن
17 فروری،، پہلا ون ڈے،، ہیملٹن
20 فروری،، دوسرا ون ڈے،، نیپیئر
23 فروری،، تیسرا ون ڈے،، آکلینڈ
6 تا 10 مارچ، پہلا ٹیسٹ،، ڈنیڈن
14 تا 18 مارچ،، دوسرا ٹیسٹ،، ویلنگٹن
22 تا 26 مارچ،، تیسرا ٹیسٹ،، آکلینڈ

****

نیوزی لینڈ کا دورۂ انگلینڈ

16 تا 20 مئی...... پہلا ٹیسٹ...... لارڈز
24 تا 28 مئی...... دوسرا ٹیسٹ...... لیڈز
31 مئی...... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل...... لارڈز
2 جون...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... ساؤتھمپٹن
5 جون...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... ناٹنگھم
25 جون...... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... اوول
27 جون۔۔ دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل،،، اوول

آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی

6 جون،، بھارت بمقابلہ جنوبی افریقہ،،، کارڈف
7 جون،، پاکستان بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، اوول
8 جون،،، انگلینڈ بمقابلہ آسٹریلیا،،، برمنگھم
9 جون،، نیوزی لینڈ بمقابلہ سری لنکا،،،، کارڈف
10 جون،، پاکستان بمقابلہ جنوبی افریقہ،، برمنگھم
11 جون،، بھارت بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، اوول
12 جون،، نیوزی لینڈ بمقابلہ آسٹریلیا،، برمنگھم
13 جون،،، انگلینڈ بمقابلہ سری لنکا،، اوول
14 جون،، جنوبی افریقہ بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، کارڈف
15 جون،، پاکستان بمقابلہ بھارت،، برمنگھم
16 جون،، انگلینڈ بمقابلہ نیوزی لینڈ،، کارڈف
17 جون،، آسٹریلیا بمقابلہ سری لنکا،، اوول
19 جون،، پہلا سیمی فائنل،،، اوول
20 جون،، دوسرا سیمی فائنل،، کارڈف
23 جون،، فائنل،،،،، برمنگھم

****

بھارت کا دورہ، سری لنکا

22 جولائی پہلا ون ڈے انٹرنیشنل،، ہمبن ٹوٹا
24 جولائی...... دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... ہمبن ٹوٹا
28 جولائی...... تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل...... کولمبو
31 جولائی...... چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل...... کولمبو
4 اگست...... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل...... پالیکیلی
7 اگست...... ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... پالیکیلی

****

آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی

6 جون...... بھارت بمقابلہ جنوبی افریقہ،،، کارڈف
7 جون...... پاکستان بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، اوول
8 جون...... انگلینڈ بمقابلہ آسٹریلیا،،، برمنگھم
9 جون...... نیوزی لینڈ بمقابلہ سری لنکا،،،، کارڈف
10 جون...... پاکستان بمقابلہ جنوبی افریقہ،، برمنگھم
11 جون...... بھارت بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، اوول
12 جون...... نیوزی لینڈ بمقابلہ آسٹریلیا،، برمنگھم
13 جون...... انگلینڈ بمقابلہ سری لنکا،، اوول
14 جون...... جنوبی افریقہ بمقابلہ ویسٹ انڈیز،، کارڈف
15 جون...... پاکستان بمقابلہ بھارت،، برمنگھم
16 جون...... انگلینڈ بمقابلہ نیوزی لینڈ،، کارڈف
17 جون...... آسٹریلیا بمقابلہ سری لنکا،، اوول
19 جون...... پہلا سیمی فائنل،،، اوول
20 جون...... دوسرا سیمی فائنل،، کارڈف
23 جون...... فائنل...... برمنگھم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بی پی ایل: شکیب الحسن سب سے مہنگے کھلاڑی بن گئے!!

بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کے دوسرے سال کھلاڑیوں کی نیلامی میں بنگلہ دیش ہی کے شکیب الحسن سب سے مہنگے کھلاڑی رہے۔انہیں ڈھاکہ گلیڈی ایٹرز نے ساڑھے تین لاکھ ڈالرز سے زیادہ میں خریدا۔پاکستانی کھلاڑیوں میں سب سے زیادہ رقم عمران نذیر کے لیے ادا کی گئی جن کی خدمات چٹاگانگ کنگز نے دو لاکھ اسی ہزار ڈالرز میں حاصل کیں۔گزشتہ سال اس نیلامی میں سرفہرست رہنے والے پاکستان کے مشہور آل راؤنڈر شاہد آفریدی کی بولی ڈھائی لاکھ ڈالرز گی۔گزشتہ نیلامی میں شاہد آفریدی کو چھ لاکھ ڈالرز سے زیادہ میں خریدا گیا تھا۔اس سال نیلامی میں تقریباً ڈیڑھ سو غیر ملکی کھلاڑیوں کی نیلامی کی گئی۔بنگلہ دیشی کھلاڑی ناصر حسین دو لاکھ آٹھ ہزار ڈالر میں نیلام ہوئے۔تاہم انہوں نے کہا کہ پچھلے سال وہ دو لاکھ میں نیلام ہوئے تھے اور ان کو ابھی تک رقم نہیں دی گئی۔انہوں نے کہا اگر میں دو ٹکا میں بھی نیلام ہوتا ہوں تو برائے مہربانی مجھے دو ٹکا ہی دیں ایک ٹکا نہیں۔بنگلہ دیش کے تمیم اقبال بھی شکیب ہی کی ٹیم میں ہوتے لیکن ان کے لیے ڈھاکہ اور راج شاہی دونوں ہی ٹیموں نے 165000 ڈالرز کی بولی لگائی۔تمیم کس ٹیم میں جائیں گے اس کا فیصلہ ٹاس کر کے کیا گیا اور راج شاہی نے یہ ٹاس جیتا۔لیگ میں پاکستان کے عمران نذیر سب سے مہنگے کھلاڑی بن گئے۔اس سے قبل پاکستانی کھلاڑی شاہد آفریدی سب سے مہنگے کھلاڑی تھے، تاہم اب عمران نذیر شاہد آفریدی پر بازی لے گئے۔شاہد آفریدی بنگلا دیشی لیگ میں دو لاکھ پچھتر ہزار میں نیلام ہوئے جبکہ عمران نذیر کو دو لاکھ اسی ہزار میں خریدا گیا۔پاکستانی دیگر مہنگے کھلاڑی جن کے دام گرے، ان میں عبدالرزاق اور شعیب ملک بھی شامل ہیں۔عبدالرزاق اکیانوے ہزار ڈالر جبکہ شعیب ملک اسی ہزار ڈالر میں فروخت ہوئے۔بنگلہ دیش پریمئر لیگ کے دوسرے ایڈیشن کیلئے عمران نذیر ایونٹ کے دوسرے مہنگے ترین کھلاڑی رہے۔بی پی ایل کا دوسرا سیزن اس ماہ ڈھاکا میں کھیلا جائے گا۔تقریباً 150 کھلاڑی نیلامی میں پیش ہوئے۔پاکستانی آف اسپنر سعید اجمل ایک لاکھ پندرہ ہزار ڈالرز میں نیلام ہوئے۔بریسال برنرز نے اظہر محمود کی خدمات دو لاکھ چھ ہزار ڈالرز میں حاصل کیں۔کھلنا نے شعیب ملک کی خدمات پچیاسی ہزار ڈالرز میں حاصل کیں جبکہ آل راؤنڈر عبدالرزاق اکیانوے ہزار اور فاسٹ بالر عمر گل کو بریسال برنرز نے ساٹھ ہزار ڈالرز میں خریدا۔وہاب ریاض 60 ہزار، محمد سمیع تراسی ہزار، کامران اکمل پچھتر ہزار اور عمر اکمل ساٹھ ہزار ڈالرز میں نیلام ہوئے۔بنگلہ دیش میں کھیلی جانیوالی بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کیلئے شامل کھلاڑیوں میں سے 9 کھلاڑیوں نے نیلامی سے اپنا نام واپس لے لیا۔لیگ کی گورننگ کونسل نے دو نئے غیر ملکی کھلاڑیوں کو بھی نیلامی میں شامل کیا نئے آنیوالے دو کھلاڑی ویسٹ انڈین بیٹسمین مارلن سیموئلز اور سری لنکن بیٹسمین تلکارتنے دلشان شامل ہیں۔بنگلہ دیش پریمیئر لیگ سے جن نو کھلاڑیوں نے نام واپس لئے ان میں انگلینڈ کے تین، ویسٹ انڈیز کے دو جبکہ پاکستان، زمبابوے، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقا کا ایک ایک کھلاڑی شامل ہے، جن کھلاڑیوں نے نام واپس لئے ان میں کیرن پولارڈ، مائیکل لمب، کریگ ایورائن، کیمرون مرچنٹ، جیمز ٹیلر، ایڈ ینگ، مائیکل اسمتھ، فواد عالم، اور چیفسی ینگ شامل ہیں۔پاکستان کرکٹ ٹیم کے آل راؤنڈر یاسر عرفات، ہالینڈ کے آل راؤنڈر ریان ٹین ڈوچے اور انگلش ٹیم کے آل راؤنڈر پیٹر ٹریگو کو اے کیٹگری، جبکہ ایرون اوبرائن، احمد شہزاد، جیکب اورم، ینتھن میک کولم کو بی کیٹگری میں شامل کیا گیا ہے۔پاکستان کے عدنان رضا، ویسٹ انڈیز کے کارلٹن باگ، انگلینڈ کے کرس شکفیلڈ، زمبابوے کے سین اروِن، سری لنکا کے کوشال لوکوراچی اور میزبان بنگلہ دیش کے تج السلام کو سی کیٹگری میں شامل کیا گیا بنگلہ دیش پریمیئر کرکٹ لیگ کے دوسرے ایڈیشن کی رنگا رنگ افتتاحی تقریب 17 جنوری کو ہوگی۔لیگ کا آغاز باقاعدہ آغاز 18 جنوری 2013 سے ہوگا۔لیگ کے میچز میر پور، چٹاگانگ اور کھلنا میں کھیلے جائیں گے۔بی پی ایل کا پہلا ایڈیشن رواں سال 10 سے 29 فروری تک کھیلا گیا تھا لیگ کے لیے کھلاڑیوں کی نیلامی کا عمل پہلے 9 دسمبر کو ہونا تھا تاہم ویسٹ انڈیز کے خلاف سیریز کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی۔پاکستان کرکٹ ٹیم کے بیٹسمین ناصر جمشید اور رانا نوید کا نام بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کے پہلے ایڈیشن کے موقع پر مشکوک سرگرمیوں کے حوالے سے سامنے آیا تھا۔انہی شکوک کی بنیاد پر ایک مبینہ پاکستانی سٹے باز ساجد خان کو حراست میں لیا گیا تھا۔بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کے منتظمین نے پہلے سال اچھی کارکردگی کے باوجود ناصر جمشید اور رانا نوید کا نام نیلامی کرنے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں شامل نہیں کیا اس حوالے سے منتظمین نے براہ راست تبصرہ کرنے سے گریز کیا دوسری جانب فاسٹ بالر وہاب ریاض کا نام بھی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔

بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کے اسکواڈ

باریسال برنرز

الوک کپالی، شفیع السلام، الیاس سنی، شوو گاتا ہوم، شبیر رحمن، افتخار احمد، جبیر احمد، علاؤالدین بابو، ال امین، نظم ال ابو، سعید اجمل، سنیل نرائن، بریڈ ہوگ، اظہر محمود، عمر گل، کامران اکمل، نل مسٹرڈ، کبیر علی، حماد اعظم

سالہٹ رائلز

مشفق الرحیم، سوہاگ غازی، مومن الحق، نظم الحسن، امتیاز حسین، نظم الحسین، مائیلون، جوپیٹر گوش، سہردی شوو، مینو بیٹ، آندرے رسل، ڈیوائن اسمتھ، عظیم گھمسن، ذوالفقار بابر، ہیملٹن ماساکیڈزا، بابر اعظم، سہیل احمد، پال اسٹرلنگ

ڈرونٹو راجشاہی

تمیم اقبال، ضیاء الرحمن، جوہر السلام، ابو الحسن، فرہاد حسین، مختار علی، تیجول السلام، شاکر احمد، منیر حسین، مارلن سیموئلز، عبدالرزاق، محمد سمیع، شاہ زیب حسن، ایلکس ہالز، خالد لطیف، سین ایروائن

رنگ پور رائیڈرز

ناصر حسین، عبدالرزاق، جنید صدیق، امراؤالقیس، مہدی معروف، شمس الرحمن، تاپوش گوش، محمد شریف، فائیڈل ایڈورڈز، کیون اوبرائن، شرجیل خان، انور علی، راجہ علی ڈار

ڈھاکہ گلیڈی ایٹرز

شکیب الحسن، محمد اشرفل، انم الحق، مشرفی مرتضیٰ، رقیب الحسن، مشرف حسین، سومیا سرکار، لیتن داس، شاہد آفریدی، لیوک رائٹ، اویس شاہ، تلکارتنے دلشان، لیستھ مالنگا، جوشوا کوب، کرس لیڈل، ڈیرن اسٹیونز، کوشال لوکوراچی

کھلنا رائل بنگال

ناظم الدین، شہریار نفیس، فرہاد رضا، شہادت حسین، میزان الرحمن، محمد میتھن، دلار محمد، نجم السلام، نبیل صمد، شعیب ملک، عمر اکمل، اویس ضیاء، عمر امین، احمد شہزاد، رکی ویسلو، حارث سہیل، بلاول بھٹی، شین ہارووڈ

چٹاگانگ کنگز

محمود اللہ، نعیم اسلام، روبیل حسین، عرفات سنی، انعام الحق جونیئر، آفتاب احمد، مارشل ایوب، عمران نذیر، ڈیوائن براوو، وہاب ریاض، روی بوپارہ، ریان ٹین ڈوچیٹ، جیکب اورم، کیون کوپر، برینڈن ٹیلر، سعید انور جونیئر

کیا ٹیسٹ میچوں کا عالمی کرکٹ سے خاتمہ قریب ہے؟

ٹیسٹ کرکٹ کو سدا سے ہی کھیل کی "معراج" کا درجہ حاصل ہے، جس میں شرکت کے خواب آج بھی ہر کھلاڑی دیکھتا ہے، کسی بھی دور میں اس طرز کی کرکٹ کی "اہمیت" کم نہیں ہوئی لیکن ون ڈے اور پھر ٹوئنٹی کرکٹ کی آمد نے لوگوں کے ذہن بدل کر رکھ دیئے اور منتظمین بھی کم وقت میں زیادہ "کمائی" کے عادی ہو کر رہ گئے اور ٹیسٹ کرکٹ کو بلند ترین مقام دینے والے کھلاڑی بھی صرف مختصر فارمیٹ کی خاطر طویل دورانیے کی کرکٹ کو "تیاگ" کر کم مدت میں زیادہ پیسہ حاصل کرنے کی دوڑ میں مصروف دکھائی دینے لگے۔ کھلاڑیوں کے خیالات کی تبدیلی کے اثرات تیزی سے ٹیموں میں بھی نمودار ہوئے ہیں جنہوں نے ٹیسٹ کرکٹ کو "حرف آخر" سمجھنے کے باوجود مختصر فارمیٹ کی طرف اپنی توجہ مبذول کر لی ہے۔ ون ڈے کرکٹ میں شہرت سمیٹ کر آگے بڑھنے والا ملک سری لنکا اس حوالے سے سرفہرست ہے جس نے حالیہ عرصے میں مختصر فارمیٹ کی کرکٹ سے فوائد سمیٹنے کی خاطر ٹیسٹ کرکٹ کو بڑی سفاکی کے ساتھ قربان کرنے کا آغاز کیا ہے اور ٹیسٹ کرکٹ کو بچانے اور اس کا وجود قائم رکھنے کے لئے سرگرم کھیل کی گورننگ باڈی بھی اس بارے میں خاموش ہے۔

گذشتہ دنوں کرکٹ سری لنکا نے جنوبی افریقی کرکٹ بورڈ سے درخواست کی کہ وہ اگلے برس جولائی تا اگست کھیلی جانے والی تین ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز کو ایک سال یا زائد عرصے تک ملتوی کر دے تاکہ سری لنکا میں ایک سہ فریقی سیریز کا انعقاد کرایا جا سکے۔ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ مجوزہ ٹرائنگولر سیریز بھی نئے سرے سے شیڈول کی گئی ہے جس میں ویسٹ انڈیز اور بھارت کی ٹیمیں بھی شرکت کریں گی۔ گذشتہ برس ستمبر میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئی پی ایل سے متصادم ویسٹ انڈیز کے خلاف دو ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز کو ختم کر کے اس کی جگہ تین ملکی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جائے تاکہ مالی بحران میں مبتلا سری لنکن کرکٹ کو سہارا مل سکے۔ آئندہ جون میں چیمپئنز ٹرافی سے قبل ویسٹ انڈیز کے دورے پر جانے کے بجائے سری لنکا نے اس سیریز کے انعقاد کا پلان تیار کر لیا تھا لیکن اب یہ مختصر دورانیے کے میچوں پر مشتمل سیریز چیمپئنز ٹرافی کے بعد ہی کھیلی جا سکے گی کیونکہ جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ سیریز کے بعد سری لنکا کو اتنا وقت ہی نہیں ملے گا کہ اس کا انعقاد ممکن ہو سکے کیونکہ سری لنکن پریمیئر لیگ کا دوسرا ایڈیشن بھی درمیان میں حائل ہے۔ کرکٹ جنوبی افریقہ کا کہنا تھا کہ سری لنکا کی درخواست پر غور کرتے ہوئے انہیں کسی فیصلے پر پہنچنے سے پہلے اپنے براڈکاسٹر کے مفاد کا خیال بھی رکھنا پڑے گا۔ کرکٹ جنوبی افریقہ کے قائم مقام چیف ایگزیکٹو جیکس فال کا کہنا تھا کہ وہ ٹیسٹ سیریز ملتوی کرنے کے حق میں نہیں کیونکہ اس کے لئے باقاعدہ طریقہ کار سے گذرنا پڑے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ دوسرے ممالک کی مدد کے خواہاں ہیں لیکن کسی بھی چیز کو ملتوی کرنے کی کوئی ٹھوس وجہ بھی ہونا چاہئے کیونکہ ٹیسٹ سیریز کو ختم کرنے سے براڈکاسٹنگ کے ایشوز بھی ہو سکتے ہیں۔

ایسا لگ رہا تھا کہ کرکٹ جنوبی افریقہ کی جانب سے سری لنکا کو مثبت جواب نہیں مل سکے گا لیکن دو عشروں تک ٹیسٹ کرکٹ سمیت انٹرنیشنل کرکٹ سے محروم رہنے والے ملک نے سری لنکا کی درخواست منظور کرتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان ٹیسٹ سیریز 2015ء کے وسط تک موخر کر دی۔ کرکٹ جنوبی افریقہ کے قائم مقام چیف ایگزیکٹو جیکس فال جو اپنے براڈکاسٹر کی مشکلات کا رونا رو رہے تھے ایک نیا خیال لے کر سامنے آئے جن کا کہنا تھا کہ اس فیصلے کے نتیجے میں ان کے کھلاڑیوں کو چیمپئنز ٹرافی کے بعد مناسب آرام مل جائے گا جو کہ آئندہ سال جون میں انگلینڈ میں کھیلی جائے گی۔ جیکس فال کا کہنا تھا کہ سری لنکا سے ان کے تعلقات بہت اچھے ہیں لہٰذا ان کی مدد کرنا لازمی تھا جبکہ اس فیصلے کے سبب کھلاڑی بھی اپنے اوپر بوجھ کو کم کر سکیں گے جنہیں جولائی دو ہزار تیرہ سے مارچ دو ہزار چودہ تک گیارہ ٹیسٹ کھیلنا پڑتے۔

واضح رہے کہ سری لنکا کی جانب سے ٹیسٹ میچز ختم کرنے کا یہ پہلا مطالبہ نہیں ہے کیونکہ ویسٹ انڈیز کے خلاف دو ٹیسٹ کی سیریز ختم کرنے کے علاوہ اس نے بھارت کے خلاف رواں سال جولائی میں دو ٹیسٹ میچوں کو بھی پانچ ون ڈے اور ایک ٹی ٹوئنٹی میں تبدیل کر دیا تھا جبکہ مارچ میں آئی پی ایل کی وجہ سے انگلینڈ کے خلاف تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز بھی دو ٹیسٹ تک محدود کر دی گئی تھی کیونکہ سری لنکا کے کھلاڑیوں کو بھارتی لیگ میں شرکت کے سبب مذکورہ ٹیسٹ سیریز کھیلنے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ یہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے کہ بھارتی لیگ کو آئی سی سی سالانہ کرکٹ پروگرام میں "ونڈو" فراہم کرنے کی راہ میں مزاحم ہے لیکن مختلف ممالک اپنے کھلاڑیوں کی ایونٹ میں شرکت یقینی بنانے کے لئے انٹرنیشنل کرکٹ کی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کر رہے اور بڑی چالاکی کے ساتھ آئی پی ایل کا ایونٹ کیلنڈر میں شامل نہ ہوتے ہوئے بھی سالانہ پروگرام میں ایک مستقل جگہ پانے میں کامیاب ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بین الاقوامی کرکٹ مسلسل نقصان کا سامنا کر رہی ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ ممالک بھارتی مفادات کی راہیں ہموار کرنے میں ان کا ساتھ نبھا رہے ہیں جبکہ خود سری لنکن کھلاڑی بھی بڑے فخر کے ساتھ یہ بات بتاتے ہیں کہ انہیں نئے سال میں زیادہ ٹیسٹ کرکٹ نہیں کھیلنا ہے اور اگر ان کی ٹیم میں قیادت تبدیل ہوئی تو ان کے نئے کپتان پر زیادہ دباؤ نہیں ہوگا۔

میچوں کے انعقاد کی اس اکھاڑ پچھاڑ میں سب سے زیادہ نقصان ظاہر ہے کہ ٹیسٹ کرکٹ کو اٹھانا پڑ رہا ہے لیکن آئی سی سی میں اب وہ کس بل ہی نہیں رہے کہ بھارتی پیسے کی طاقت کے آگے دم بھی مار سکے جس نے اپنی بات رکھنے کے لئے اب ڈے اینڈ نائٹ ٹیسٹ کرکٹ کو منظوری کا "لبادہ" فراہم کر کے مختلف ممالک کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ آپس میں طے کر کے ٹیسٹ میچوں کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ ڈے اینڈ نائٹ ٹیسٹ میچوں کا "شوشا" بھی ایسے ممالک کے لئے کھڑا کیا گیا ہے جو ٹیسٹ کرکٹ کھیلنا ہی نہیں چاہتے اور اگر چاہتے بھی ہیں تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ انہیں اپنی مرضی اور سہولت کے مطابق کھیلیں اور سری لنکا اس حوالے سے پیش پیش ہے جس کے سالانہ ٹیسٹ میچوں کی تعداد تیزی سے کم ہوتی جا رہی ہے اور اس نے محدود اوورز کی کرکٹ کو ہی اپنی تمام تر توجہ کا محور بنایا ہوا ہے۔

اس سے بھی زیادہ دلچسپ صورت حال یہ ہے کہ ڈے اینڈ نائٹ ٹیسٹ میچوں کی منظوری تو دے دی گئی ہے لیکن کوئی نہیں جانتا کہ ان کا انعقاد کب شروع ہوگا کیونکہ تا حال وہ گیند ہی منظر عام پر نہیں آسکی جو اس طرز کے میچوں میں استعمال ہو سکے۔ آئی سی سی نے "پنک" بال کا تجربہ کیا اور کچھ میچوں میں "اورنج" بال بھی استعمال کی گئی لیکن ان گیندوں کی کوالٹی اتنی کمتر ہے کہ بعض میچوں میں چار سے پانچ گیندیں بھی استعمال کرنا پڑیں کیونکہ یہ اپنا رنگ جلد ہی کھو بیٹھتی ہیں اور ساتھ ہی ان کی شکل بھی جلد خراب ہو جاتی ہے جس کے سبب کوئی بھی ان پر چانس لینے کو تیار نہیں۔ پھر یہ مسئلہ بھی منہ کھولے کھڑا ہے کہ کچھ کھلاڑی ڈے اینڈ نائٹ کرکٹ کو قبول کرنا چاہتے ہیں تو کچھ کی جانب سے مخالفت اس وقت شروع ہوئی ہے جب اس طرز کے ٹیسٹ میچز کا آغاز بھی نہیں ہوا ہے۔ آسٹریلیا کے مائیک ہسی اور جنوبی افریقہ کے الویرو پیٹرسن کا مشترکہ خیال ہے کہ ڈے اینڈ نائٹ ٹیسٹ میچوں کا متعارف کرایا جانا کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوگی۔ مائیک ہسی کو خدشہ ہے کہ دن میں شروع ہو کر رات کو ختم ہونے والا کھیل عدم توازن کا شکار ہو جائے گا کیونکہ دن کے اوقات میں بیٹنگ کرنے والی ٹیم فائدے میں رہے گی جبکہ رات کو کھیلنے والی ٹیم کو نقصان کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ٹیسٹ میچ کرکٹ کو پسند کرتے ہیں لیکن ڈے اینڈ نائٹ ٹیسٹ کے پرستار نہیں کیونکہ دن اور رات کو بیٹنگ کرتے ہوئے اکثر اوقات غیر ضروری ایڈوانٹیج حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس بات سے بھی نفرت کریں گے کہ کوئی ٹیم مشکل حالات میں پھنس کر شکست سے دوچار ہو جائے۔ الویرو پیٹرسن کا کہنا ہے کہ شائقین کے نکتہ نظر سے یہ بات اچھی ہو سکتی ہے لیکن مناسب گیند تلاش کرنا اب بھی ایک رکاوٹ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ابھی تک ایسی گیند دستیاب نہیں جو 80 اوورز چل سکے اور اس کا رنگ اور ہیئت بھی نہ بدلے لیکن دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے اور اس کا فیصلہ آئی سی سی پر چھوڑتے ہیں۔

کچھ بھی ہو دور حاضر میں ٹیسٹ کرکٹ مشکلات سے دوچار ہونے کے قریب پہنچ رہی ہے اور آئی سی سی اس معاملے میں بالکل بے بس اور لاچار ہو کر رہ گئی ہے جس کے پاس اتنی قوت ہی نہیں کہ وہ کسی ملک کو اس بات پر آمادہ کر سکے کہ وہ طویل دورانیے کی کرکٹ چھوڑ کر مختصر فارمیٹ پر ہی انحصار کیوں کر رہا ہے اور یہی سب سے سنگین صورت حال ہے جس نے عالمی سطح پر ٹیسٹ کرکٹ کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔

گرین شرٹس کے بیٹنگ کوچ کیلئے کئی امیدوار سامنے آگئے!!

طویل غور وفکر کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ نے چند ہفتے قبل قومی کرکٹ ٹیم کے لیے کل وقتی بیٹنگ کوچ کے حصول کے لیے اشتہار دیا۔ آئی سی سی ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے دوران جاوید میانداد کی بلے بازوں کے لیے مشاورت کے بعد اب باقاعدہ بیٹنگ کوچ کی تقرری پاکستان کرکٹ بورڈ کی موجودہ انتظامیہ کی ٹیم کو پیشہ ورانہ انداز میں لے کر آگے چلنے کی پالیسی کی عکاس ہے۔ اس حوالے سے معروف ویب سائٹ نے آسٹریلیا کے سابق بلے باز اور موجودہ تجزیہ کار ڈین جونز سے گفتگو کی جن کا کہنا تھا کہ انہوں نے پاکستان کے بیٹنگ کوچ کے لیے درخواست جمع نہیں کروائی ہے کیونکہ وہ کل وقتی نہیں بلکہ جز وقتی بنیادوں پر پاکستانی بلے بازوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ڈین جونز گزشتہ سال پاکستان کے ہیڈ کوچ کے لیے امیدواروں میں شامل تھے لیکن قرعہ فال ڈیو واٹمور کے نام نکلا اور ڈین جونز کو تمام تر خواہش کے باوجود یہ عہدہ نہیں مل سکا۔ اب جبکہ وہ ساؤتھ آسٹریلیا کے بیٹنگ کوچ ہیں اور بنگلہ دیش اور سری لنکا کی پریمیئر لیگز میں کوچنگ کی خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ اپنے پاس اتنا وقت نہیں پاتے کہ پاکستان کے لیے کل وقتی خدمات انجام دے پائیں۔ ڈین جونز نے کہا کہ متعدد پاکستانی کھلاڑیوں نے سری لنکن پریمیئر لیگ کے دوران ان سے مدد مانگی تھی اور انہیں مشورے اور رہنمائی فراہم کر کے بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ سب جانتے ہیں کہ میں پاکستانی کھلاڑیوں کا بڑا مداح ہوں اور یہاں آنا پسند کرتا ہوں اور اگر جز وقتی بنیادوں پر بیٹنگ کوچ کے عہدے پر کام کرنے کا موقع دیا جائے تو میں ضرور اس پر غور کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کیونکہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے کل وقتی کوچ کے لیے اشتہار دیا تھا اس لیے میں نے درخواست نہیں جمع کروائی کیونکہ میں کل وقتی کردار نہیں نبھا پاؤں گا۔ انہوں نے پاکستان کرکٹ بورڈ کی کل وقتی بنیادوں پر بیٹنگ کوچ کی تقرری کی سوچ پر بھی سوال اٹھایا اور کہا کہ جز وقتی بنیادوں پر اسے موثر انداز میں نبھایا جا سکتا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ پاکستان کرکٹ ٹیم کو ہر سیریز میں ایک کل وقتی بیٹنگ کوچ کی ضرورت ہے، چاہے وہ ٹیسٹ سیریز ہو یا محدود اوورز کی سیریز۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں ایسے بیٹنگ کوچ کی ضرورت ہے جو سیریز کے آغاز سے قبل ان کے ساتھ کام کرے اور حکمت عملی مرتب کرے۔ گالف کے کھلاڑیوں کو ہمہ وقت کوچ کی ضرورت نہیں ہوتی اور میں نہیں سمجھتا کہ بلے بازوں کو بھی ایسے کسی ساتھی کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ پھر یہ جدید زمانہ ہے اگر کسی کھلاڑی کو کوئی مسئلہ درپیش ہے تو وہ بذریعہ فون یا ای میل رابطہ کر سکتا ہے۔ ایک دہائی سے زائد عرصے پر محیط کیریئر کے دوران 18 ٹیسٹ سنچریاں بنانے والے ڈین جونز نے مزید کہا کہ بیٹنگ کوچ سیریز کے اختتام پر تجزیہ کر سکتا ہے کہ کھلاڑیوں نے کتنی اچھی کارکردگی دکھائی اور بہتری کے امکانات کن کن شعبوں میں ہیں اور یوں اس کے ذریعے مستقبل میں بلے بازوں کے لیے حکمت عملی ترتیب دے۔ میرا نہیں خیال کہ آپ کو اس کے لیے کوچ کی ضرورت نہیں ہوتی کہ ایک ٹیسٹ میچ کے دوران آپ کو کیسے بیٹنگ کرنی ہے۔ مجھے ٹیسٹ میچ یا سیریز کے دوران یہ سمجھنے کے لئے کہ مجھے کس طرح بلے بازی کرنی ہے، کبھی کسی کوچ کی ضرورت نہیں پڑی اور اگر آپ ماضی پر نظر دوڑائیں تو کرکٹ کی تاریخ کے عظیم ترین کھلاڑیوں کو بھی کوچ کی ضرورت نہیں رہی۔ بیٹنگ کوچ اس صورت میں موثر ہوتا ہے جب چند کھلاڑیوں کو کسی سیریز کے حوالے سے منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کہ انہیں چند مخصوص بالرز کو کیسے کھیلنا ہے۔ پاکستان کے سابق بلے باز اور ماضی میں طویل پابندی کا شکار رہنے والے سلیم ملک اب تک بیٹنگ کوچ کے عہدے کے لیے واحد تصدیق شدہ امیدوار ہیں، لیکن پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین ذکا اللہ نے واضح کیا ہے کہ بورڈ سابق کپتان سلیم ملک کو قومی کرکٹ ٹیم کا بیٹنگ کوچ مقرر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ سلیم ملک نے قومی ٹیم کے بیٹنگ کوچ کی اسامی کے درخواست دے رکھی ہیں۔ سلیم ملک جنہیں اپنے کیریئر کے دوران میچ فکسنگ کے الزامات کا سامنا رہا ہے۔ جسٹس ملک قیوم کی رپورٹ کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ نے سلیم ملک پر پابندی عائد کر دی تھی لیکن آٹھ سال بعد پاکستان عدالتوں نے سلیم ملک سے پابندی ہٹا دی گئی تھی۔ سلیم ملک کا کہنا ہے کہ پاکستانی عدالتوں نے ان پر لگی پابندیوں کو ختم کر دیا ہے اور وہ بیٹنگ کوچ کی اسامی کے لیے کوالیفائی کرتے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے صدر نے کہا ہے کہ بورڈ نے کوالیفائیڈ کوچ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہم صرف ان لوگوں کو بیٹنگ کوچ کی اسامی کے لیے غور کریں گے جو قابلیت کے معیار پر پورا اترتے ہوں۔ سلیم ملک ایک مرتبہ پہلے بھی پی سی بی کے زیر انتظام چلنے والی نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں عہدہ حاصل کرنے کے قریب تھے لیکن آئی سی سی کی مداخلت کی وجہ سے پاکستان کرکٹ بورڈ نے انہیں کوچ مقرر کرنے سے اجتناب کیا تھا۔ سلیم ملک نے قومی کرکٹ ٹیم کے بیٹنگ کوچ کے لیے درخواست دینے کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان کرکٹ بورڈ اور آئی سی سی انہیں کلیئر کر چکے ہیں اور اب وہ کرکٹ کے معاملات میں شامل ہو سکتے ہیں۔ سلیم ملک نے 103 ٹیسٹ میچ اور 283 میچوں میں پاکستان کی نمائندگی کی ہے۔

سلیم ملک نے 12 ٹیسٹ میچوں میں پاکستان کی کپتانی بھی کی ہے۔ گو کہ اسی خبریں بھی سامنے آئی ہیں کہ سابق کپتان ظہیر عباس نے بھی عہدے کے لیے درخواست دی ہے۔ ان درخواستوں پر ایک ذمہ دار کمیٹی غور کرے گی جو انتخاب عالم، کرنل نوشاد علی اور رمیز راجہ پر مشتمل ہے۔ ماضی کے عظیم بیٹسمین ظہیر عباس نے کہا ہے کہ اگر مجھے بیٹنگ کوچ بننے کا موقع مل گیا تو کوشش ہوگی کہ اپنے جیسے دو تین بیٹسمین پاکستان ٹیم کو دے دوں۔ پاکستان کے پاس بیٹنگ کے شعبے میں صلاحیت کی کمی نہیں ہے صرف بیٹسمینوں کو فائن ٹیون کرنا ہے۔ سابق کپتان نے کہا کہ جب میں پاکستان ٹیم کا منیجر تھا۔ تو اکثر کھلاڑی مجھ سے مشورہ لینے اور ٹپس لینے آتے تھے۔ ماضی میں بھارتی بیٹسمین اظہر الدین اور سری لنکا کے اروندا ڈی سلوا وغیرہ مجھ سے مشورہ کرنے آتے تھے۔ ایک بار باب وولمر نے پاکستان کرکٹ بورڈ سے شکایت کی تھی کہ میں ہیڈ کوچ ہوں کھلاڑی ظہیر عباس سے مشورہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ مجھے کسی کوچنگ ڈگری کی ضرورت ہے اور نہ میں لیول ون یا لیول فور کوچنگ کورس کروں گا۔ میری ڈگری پاکستان کے لیے کارکردگی اور ایک سو سے زائد فرسٹ کلاس سنچریاں ہیں۔ اگر پاکستان کرکٹ بورڈ مجھے چانس دیتا ہے تو میں بیٹنگ کے مسائل کو اپنے تجربے سے دور کرلوں گا۔ گذشتہ دنوں سیالکوٹ اسٹالینز کا منیجر اس لیے بنا تا کہ مجھے پتہ چل سکے کہ بیس اوورز کی کرکٹ میں کیا کیا جدت ہوئی ہے۔ ظہیر عباس نے کہا کہ واٹمور اپنا کام کرے گا اور مجھے اپنا کام کرنا ہے۔

دورہ بھارت، پاکستان کرکٹ ٹیم بیٹنگ مسائل سے جان چھڑا سکے گی؟؟؟

ان دنوں بین الاقوامی کرکٹ میں میچوں کی بھرمار ہے، مختلف لیگز، ایک دن کی کرکٹ کے برعکس، زور کرکٹ کے اصل حسن ٹیسٹ کرکٹ کی جانب ہے، بھارت کا ثبوت دینے کا وقت ہے، اور حالیہ ٹیسٹ کرکٹ کو دیکھنے کے بعد یہ لکھنے میں مجھے کوئی عار نہیں محسوس ہو رہا کہ ٹیسٹ کرکٹ کی جانب کرکٹرز کا لگاؤ ابھی ختم نہیں ہوا، نہ ہی اس طرز کی کرکٹ میں کرکٹرز کی بھوک ختم ہوئی ہے، اور اس کا ثبوت ہے حالیہ عرصے میں کھیلے گئے ٹیسٹ میچ، برسبین میں مضبوط جنوبی افریقہ کے بولنگ اٹیک کے سامنے دوسری اننگز میں آسٹریلوی قائد مائیکل کلارک نے ناقابل شکست 259 رنز اسکور کئے، میر پور میں میزبان بنگلہ دیش کے مقابلے پر ویسٹ انڈیز کے سابق کپتان شیونرائن چندر پال نے پہلی اننگز میں 203 رنز بنا ڈالے۔ اور احمد آباد میں انگلینڈ کے سامنے گجرات سے تعلق رکھنے والے بھارت کے نئے بیٹنگ ہیرو پجارا نے سچن ٹنڈولکر، گوتم گمبھیر، وراٹ کوہلی کی موجودگی میں 206 رنز اسکور کر ڈالے۔ ایک طرف بین الاقوامی کرکٹ میں تجربے کار کرکٹرز رنز کے انبار لگا رہے ہیں، نئے ستارے اپنی کارکردگی سے چمک رہے ہیں، ادھر پاکستان کرکٹ میں بلے بازی ایک مسئلہ بنا ہوا ہے، ماضی کی طرح شکست کی ذمہ داری ہر بار بیچارے بیٹسمینوں کے کاندھوں پر ڈالنے کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے، اور کیوں نہ رہے، ہمارے بیٹسمین اہم موقعوں پر اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر پاتے، اور اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کرکٹ بورڈ نے اب بیٹنگ کوچ کے لئے بھی اشتہار دے دیا ہے، بیٹنگ کوچ کی دوڑ میں شامل افراد نے اپنے کوائف جمع بھی کروا دیئے ہیں، یہ سب کچھ ایک ایسے موقع پر ہو رہا ہے جب پاکستان کرکٹ ٹیم بھارت کا سامنا ان ہی کے ملک میں کرنے کے لئے پر تول رہی ہے، تو جنوبی افریقہ کا کٹھن دورہ بھی مستقبل کے چیلنج کے طور پر سامنے دکھائی دے رہا ہے، ادھر پاکستان کرکٹ بورڈ نے دورہ بھارت سے قبل لیجنڈ فاسٹ بولر وسیم اکرم اور سابق کپتان انضمام الحق جنھوں نے 8830 ٹیسٹ اور 11739 ون ڈے کرکٹ میں رنز اسکور کئے، انھیں کھلاڑیوں کو کیمپ میں بلا کر قیمتی مشورے دینے کے لئے بلانے کا فیصلہ بھی کیا ہے، ویسے اس میں کوئی برائی بھی نہیں، مشورہ لینے میں کوئی برائی نہیں، دونوں اپنے وقت کے عظیم کرکٹرز رہے ہیں، بھارت میں جا کر میزبان ملک کے خلاف کھیلنے کا دباؤ کیسا ہوتا ہے، اسے کس انداز میں جھیلنا ہے، اس کا سامنا کس انداز میں کرنا ہے، وسیم اکرم اور انضمام الحق کی ہمارے کرکٹرز کیساتھ ملاقات کا ایک بڑا مقصد نظر آتا ہے، لیکن جس طرح تصویر کے دو پہلو ہوا کرتے ہیں، اسی طرح یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہے، سری لنکا میں ورلڈ ٹی 20 سے قبل چیئرمین پی سی بی کی خصوصی ہدایات پر ڈائریکٹر جنرل جاوید میانداد سری لنکا گئے، انہوں نے بیٹسمینوں کو مشورے دیئے، اور اب اس کام کے لئے جس شخصیت کا انتخاب کیا گیا ہے، وہ کوئی اور نہیں انضمام الحق ہے، جو ٹیسٹ کرکٹ میں جاوید میانداد کے 8832 رنز کے بعد پاکستان کی طرف سے سب سے زیادہ ٹیسٹ رنز اسکور کرنے والا بیٹسمین ہے۔ قومی ٹیم کے ہیڈ کوچ ڈیو واٹمور ہیں، جنھوں نے 7 ٹیسٹ میچوں میں 2 نصف سنچریوں کیساتھ 293 رنز اسکور کئے، ان دنوں قذافی اسٹیڈیم لاہور میں پریذیڈنٹ کپ کے میچوں کے دوران تو اسٹیڈیم میں دکھائی دیتے ہیں، لیکن شائد بیٹسمینوں کے معاملے میں ابھی کوئی ایسی گتھی ضرور ہے جسے وہ سلجھا نہیں پا رہے، تب ہی تو کبھی جاوید میانداد تو انضمام الحق اور اب تو بیٹنگ کوچ کی ضرورت بھی پڑ گئی ہے، بولرز کی مدد کے لئے 17 ٹیسٹ اور 19 ون ڈے وکٹیں حاصل کرنے والے محمد اکرم ہیں، لیکن بیٹنگ کوچ بھی آ جائے تو محترم واٹمور صاحب کا کام کیا رہ جائے گا، منصوبہ بندی، اس کے لئے کپتان کے طور پر ٹیسٹ اور ون ڈے میں مصباح الحق اور ٹی 20 میں محمد حفیظ ہیں۔ پاکستان کی بیٹنگ لائن اپ میں ٹیسٹ کپتان مصباح الحق، یونس خان، توفیق عمر، اظہر علی، اسد شفیق، عمر اکمل اور محمد حفیظ ایسے بیٹسمین ہیں جو ان دنوں قومی ٹیم کیساتھ مستقل بنیادوں پر ساتھ ہیں، مجھے نہیں لگتا دورہ بھارت میں بیٹسمین زیادہ بڑا مسئلہ ہوں گے، ہاں دورہ جنوبی افریقہ میں ہمارے بیٹسمینوں کا ہی امتحان ہوگا؟ لیکن قومی ٹیم کیساتھ جو بھی بیٹنگ کوچ کے طور پر سامنے آئے گا، وہ آنے والے دورہ جنوبی افریقہ کے لئے تو کم از کم ہاتھ کھڑے کر دے گا، کہ میرے پاس کوئی جادو کا چراغ تھوڑا ہی ہے، جو میں رگڑوں اور بیٹس مین رنز بنانے شروع کر دیں، گھوم پھر کر سوال وہیں آ جاتا ہے، محترم ڈیو واٹمور جنھیں قومی ٹیم کیساتھ منسلک ہوئے کم و بیش سال ہونے کو ہے، وہ قومی ٹیم کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ وہ پاکستان کرکٹ کو کیا دے کر جائیں گے؟ اگر ڈیو واٹمور کی موجودگی میں ہم یو اے ای میں آسٹریلیا سے ون ڈے سیریز دو ایک سے ہار جاتے ہیں، اور جنوبی افریقہ کے دورے میں کوچ مثبت نتائج نہیں دے پاتے تو کیا وجہ بتا پائیں گے؟

طویل غور و فکر کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ نے چند ہفتے قبل قومی کرکٹ ٹیم کے لیے کل وقتی بیٹنگ کوچ کے حصول کے لیے اشتہار دیا۔ آئی سی سی ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے دوران جاوید میانداد کی بلے بازوں کے لیے مشاورت کے بعد اب باقاعدہ بیٹنگ کوچ کی تقرری پاکستان کرکٹ بورڈ کی موجودہ انتظامیہ کی ٹیم کو پیشہ ورانہ انداز میں لے کر آگے چلنے کی پالیسی کی عکاس ہے۔ اس حوالے سے آسٹریلیا کے سابق بلے باز اور موجودہ تجزیہ کار ڈین جونز کا کہنا تھا کہ میرا نہیں خیال کہ پاکستان کرکٹ ٹیم کو ہر سیریز میں ایک کل وقتی بیٹنگ کوچ کی ضرورت ہے، چاہے وہ ٹیسٹ سیریز ہو یا محدود اوورز کی سیریز۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں ایسے بیٹنگ کوچ کی ضرورت ہے جو سیریز کے آغاز سے قبل ان کے ساتھ کام کرے اور حکمت عملی مرتب کرے۔ گالف کے کھلاڑیوں کو ہمہ وقت کوچ کی ضرورت نہیں ہوتی اور میں نہیں سمجھتا کہ بلے بازوں کو بھی ایسے کسی ساتھی کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ پھر یہ جدید زمانہ ہے اگر کسی کھلاڑی کو کوئی مسئلہ درپیش ہے تو وہ بذریعہ فون یا ای میل رابطہ کر سکتا ہے۔ ایک دہائی سے زائد عرصے پر محیط کیریئر کے دوران 18 ٹیسٹ سنچریاں بنانے والے ڈین جونز نے مزید کہا کہ بیٹنگ کوچ سیریز کے اختتام پر تجزیہ کر سکتا ہے کہ کھلاڑیوں نے کتنی اچھی کارکردگی دکھائی اور بہتری کے امکانات کن کن شعبوں میں ہیں اور یوں اس کے ذریعے مستقبل میں بلے بازوں کے لیے حکمت عملی ترتیب دے۔ میرا نہیں خیال کہ آپ کو اس کے لیے کوچ کی ضرورت نہیں ہوتی کہ ایک ٹیسٹ میچ کے دوران آپ کو کیسے بیٹنگ کرنی ہے۔ مجھے ٹیسٹ میچ یا سیریز کے دوران یہ سمجھنے کے لئے کہ مجھے کس طرح بلے بازی کرنی ہے، کبھی کسی کوچ کی ضرورت نہیں پڑی اور اگر آپ ماضی پر نظر دوڑائیں تو کرکٹ کی تاریخ کے عظیم ترین کھلاڑیوں کو بھی کوچ کی ضرورت نہیں رہی۔ بیٹنگ کوچ اس صورت میں موثر ہوتا ہے جب چند کھلاڑیوں کو کسی سیریز کے حوالے سے منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کہ انہیں چند مخصوص بالرز کو کیسے کھیلنا ہے۔ پاکستان کے سابق بلے باز ظہیر عباس کا کہنا ہے کہ پاکستان کے پاس بیٹنگ کے شعبے میں صلاحیت کی کمی نہیں ہے صرف بیٹسمینوں کو فائن ٹیون کرنا ہے۔ سابق کپتان نے کہا کہ جب میں پاکستان ٹیم کا منیجر تھا۔ تو اکثر کھلاڑی مجھ سے مشورہ لینے اور ٹپس لینے آتے تھے۔ ماضی میں بھارتی بیٹسمین اظہر الدین اور سری لنکا کے اروندا ڈی سلوا وغیرہ مجھ سے مشورہ کرنے آتے تھے۔ ایک بار باب وولمر نے پاکستان کرکٹ بورڈ سے شکایت کی تھی کہ میں ہیڈ کوچ ہوں کھلاڑی ظہیر عباس سے مشورہ کرتے ہیں۔ ویسے رچرڈ پائی بس، آنجہانی باب وولمر اور جیف لاسن کی موجودگی میں بھی ہم آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ جیسی ٹیموں کے خلاف کوئی معرکہ نہیں سرانجام دے پائے۔ ویسے آنجہانی باب وولمر کے ہوتے ہوئے پاکستان ٹیم نے 2005 میں بھارت کو بھارت میں ون ڈے سیریز میں شکست سے دوچار کیا تھا، دیکھیں، ڈیو واٹمور کی موجودگی ہمارے لئے کتنی خوش قسمت ثابت ہوتی ہے۔ (حسام نسیم)

کیوی کپتان راس ٹیلر کی عہدے سے برخاستگی اور کیوی کرکٹ کی معذرت

کبھی ہمارا خیال تھا کہ کھلاڑیوں کے ساتھ بدسلوکی اور ناانصافی صرف پاکستان میں ہی کی جاتی ہے لیکن نیوزی لینڈ کے کپتان راس ٹیلر کو جن حالات کا سامنا کرنا پڑا اس کے بعد یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ تمام ممالک میں یہ مسائل یکساں ہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ پاکستان کی طرح ان میں تسلسل نہیں اور اگر بورڈ کی غلطی یا کوتاہی ہے تو اس کی معذرت بھی کر لی جاتی ہے۔ راس ٹیلر نیوزی لینڈ کے سب سے بہترین بیٹسمین ہی نہیں کپتانی کے سب سے اہم اور اہل امیدوار بھی ہیں لیکن انہیں سری لنکا کے خلاف آخری ٹیسٹ میں کامیابی کے بعد یہ پیغام دیا گیا کہ ٹیم کی قیادت تبدیل کی جارہی ہے جس پر ظاہر ہے کہ راس ٹیلر نے شدید ردعمل ظاہر کیا لیکن اس پیغام کو غلط انداز سے ٹیلر تک پہنچانے والے ٹیم کے کوچ مائیک ہیسن اس تمام کھیل کے ذمے دار تھے جنہوں نے اچھے بھلے کھلاڑی کو اشتعال دلا کر گھر بیٹھنے پر مجبور کردیا۔ اگرچہ کہ کیوی کرکٹ کے سربراہ نے اس معاملے پر معذرت کرلی ہے اور امکان ہے کہ راس ٹیلر کی ایک بار پھر واپسی ممکن ہوجائے گی لیکن ان کے بغیر کھیلی جانے والی کرکٹ میں کیویز کو جو نقصان اٹھانا پڑے گا اس کا مداوا نہیں ہوسکے گا۔

سری لنکا کے دورے کے اختتام پر نیوزی لینڈ کی ٹیم کے کوچ مائیک ہیسن نے ایک اجلاس میں راس ٹیلر کو مطلع کیا تھا کہ وہ ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی کی قیادت سے دستبردار ہوجائیں لیکن انہیں ٹیسٹ ٹیم کی قیادت پر برقرار رکھا جائے گا۔ یہ بات غلط نہ تھی کیونکہ وطن واپسی پر کیوی کرکٹ کونسل نے وکٹ کیپر بیٹسمین برینڈن میک کلم کو ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی کی کپتانی دینے کا فیصلہ کرلیا۔ راس ٹیلر نے یہ بات علم میں آنے کے بعد کہ انہیں قیادت سے ہٹایا جارہا ہے جنوبی افریقہ کے خلاف اگلی سیریز کھیلنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ بری طرح اپ سیٹ ہیں اور آرام کرنے کے ساتھ ہی اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہتے ہیں۔ ان کی جانب سے اس بیان کے بعد کوچ مائیک ہیسن نے مختلف قسم کی وضاحتیں شروع کردیں جن پر راس ٹیلر کو مزید غصہ آگیا اور انہوں نے یہ سوال اٹھادیا کہ اگر وہ مضبوط کپتان نہیں تھے تو انہیں ٹیسٹ ٹیم کی کپتانی کیوں دی گئی تھی۔ راس ٹیلر کا کہنا تھا کہ انہیں یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ آخر مائیک ہیسن کہنا کیا چاہتے ہیں کیونکہ ان کی اپنی بات ان کے اپنے ہی موقف کو رد کررہی ہے۔ ٹیلر کے مطابق کوچ کا کہنا تھا کہ اس ٹیم کو ایک مضبوط کپتان کی ضرورت ہے اور وہ ایک مضبوط کپتان نہیں ہیں لیکن اگر وہ ایک مضبوط کپتان نہیں ہیں تو پھر انہیں ٹیسٹ ٹیم کی قیادت کیوں دی جارہی تھی۔ راس ٹیلر نے واقعہ کی مکمل تفصیل میں جاتے ہوئے کہا کہ ہیسن نے انہیں مخاطب کرکے کہا تھا کہ وہ نیوزی لینڈ کے ڈائریکٹر آف کرکٹ جان بوکانن کو یہ مشورہ دینا چاہ رہے ہیں کہ جنوبی افریقہ کے دورے میں ایک نئے کپتان کی ضرورت ہے اور اس میں الگ کپتانوں کا کوئی معاملہ نہیں تھا اور اگر ہر فارمیٹ میں الگ کپتان کی بات تھی تو اس کی وضاحت کیوں نہیں کی گئی۔ سابق کپتان نے الزام عائد کیا کہ جولائی میں جان رائٹ کی جگہ سنبھالنے کے بعد سے مائیک ہیسن نے ان کی قطعی حمایت نہیں کی ہے بلکہ مختلف طریقوں سے ان کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے دورے سے معذرت کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ شدید دباؤ کے عالم میں وہ سو فیصدی کارکردگی دکھانے سے قاصر تھے لہٰذا انہوں نے انکار کردیا کیونکہ وہ ایک خراب ماحول میں ٹیم کا حصہ بن کر اسے نقصان نہیں پہنچانا چاہتے تھے۔ ٹیلر کے مطابق چار، پانچ ماہ سے وہ اس دباؤ تلے کھیل رہے ہیں لیکن اب بہتر یہی ہے کہ وہ اس ٹیم سے کچھ عرصے کے لئے الگ ہوجائیں جو ان کے بغیر بھی اچھے کھیل کا مظاہرہ کرسکتی ہے۔

ٹیلر کی جانب سے اس اقدام کے بعد برینڈن میک کلم کو بھی میدان میں کودنا پڑا جنہوں نے وضاحت کی کہ کپتانی کی تبدیلی میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ متنازعہ حالات میں انہیں راس ٹیلر کی جگہ ٹیسٹ ٹیم کی کپتانی بھی دے دی گئی تو ان کی واحد پریشانی یہ تھی کہ اب اس ٹیم کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ قیادت کے پیچھے نہیں بھاگ رہے تھے بلکہ انہیں یہ اعزاز اچانک دیا گیا ہے اور وہ راس ٹیلر کے بھی پریشان ہیں کہ وہ اس معاملے کو کس طرح سنبھال رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی جذباتی فیصلہ کربیٹھیں جس کا بھگتان پوری نیوزی لینڈ کرکٹ کو اٹھانا پڑے۔ ادھر کپتانی ملنے کے باوجود میک کلم کی پریشانی بڑھ رہی تھی تو دوسری جانب سابق کھلاڑی اور ماہرین بھی راس ٹیلر کے ساتھ کئے جانے والے سلوک پر بری طرح چراغ پا تھے جنہوں نے صاف الفاظ میں ملوث افراد کو اپنے عہدوں سے مستعفی ہونے کا مشورہ دے دیا۔ کیوی کرکٹ چیف کرس مولر کی جانب سے اس واقعے پر معذرت کے باوجود ان پر کڑی تنقید کی جارہی تھی، کرس مولر نے عوامی سطح پر راس ٹیلر اور ان کی فیملی سے معذرت کی کہ مائیک ہیسن کی ٹیلر سے براہ راست بات چیت سے ایسی صورت حال پیدا ہوئی جس میں وہ انہیں پوری بات سمجھانے میں ناکام رہے لیکن انہوں نے یہ بات بھی واضح کی کہ اس غلط فہمی کے باوجود کسی کو بھی اس کے عہدے سے نہیں ہٹایا جائے گا۔

نیوزی لینڈ کے سابق بیٹسمین اور کوچ مارک گریٹ بیچ نے کیوی کرکٹ چیف سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ راس ٹیلر کو قومی ٹیم کی قیادت سے برطرف کرنے پر انہیں اپنا عہدہ چھوڑ دینا چاہئے۔ سابق بیٹسمین اور کوچ مارک گریٹ بیچ کا خیال ہے کہ کیوی ٹیم کو آگے بڑھانے کا واحد راستہ انقلابی تبدیلیاں ہیں جن کے بغیر مسائل کا حل ناممکن ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بورڈ کے چیئرمین گذشتہ دو سے تین سال کے دوران بہت سارے خفیہ معاملات میں ملوث رہے ہیں اور اب وقت آچکا ہے کہ وہ اپنے عہدے سے الگ ہوجائیں کیونکہ حالات یہ بات ثابت کررہے ہیں کہ وہی تمام مسائل کے ذمے دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے اقدامات اور تبدیلیوں کی ضرورت ہے جن کی بدولت بہتری پیدا ہوسکے اور ان کا آغاز اوپری سطح سے ہونا چاہئے۔ گریٹ بیچ نے راس ٹیلر سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ملک کی جانب سے کھیلنا چاہتے ہیں لیکن لوگ ان کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کررہے ہیں، یہ ایک افسوسناک بات ہے کیونکہ وہ نیوزی لینڈ کے بہترین کھلاڑی ہیں اور ان کے بغیر یہ ٹیم ایک کمزور حریف بن کر رہ جائے گی۔ سابق کھلاڑی جان رائٹ اور بعض دیگر کھلاڑیوں نے بھی ٹیلر کی حمایت کرتے ہوئے کیوی کرکٹ حکام کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

کیوی ٹیم کی قیادت سنبھالنے والے وکٹ کیپر بیٹسمین برینڈن میک کلم کا کہنا ہے کہ وہ ٹیم میں راس ٹیلر اور جیسی رائیڈر کی جلد واپسی کے لئے پرامید ہیں، وہ دونوں کھلاڑیوں سے مسلسل رابطے میں ہیں اور امکان ہے کہ ان کے واپس لوٹ آنے میں زیادہ عرصہ نہیں لگے گا۔ مارچ میں جیسی رائیڈر نے ذاتی مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لئے کھیل سے غیر معینہ مدت کا بریک لے لیا تھا البتہ جولائی میں انہوں نے مکمل سیزن کھیلنے پر آمادگی ظاہر کردی اور ڈومیسٹک کرکٹ میں وہ بہترین کھیل کا مظاہرہ بھی کررہے ہیں۔ جنوبی افریقہ روانگی کے وقت برینڈن میک کلم کا کہنا تھا کہ وہ جیسی رائیڈر سے رابطے میں ہیں جن کی کارکردگی بہت اچھی جارہی ہے اور انہیں خوشی ہے کہ وہ ایک بار پھر کامیابی سے رنز بنا رہے ہیں جس کی بدولت ان کی ٹیم میں واپسی کچھ زیادہ دور نہیں ہے، وہ ایک ورلڈ کلاس کھلاڑی ہیں اور وہ اس بات کو انٹرنیشنل کرکٹ میں پہلے ہی ثابت کرچکے ہیں۔ میک کلم کے مطابق یہ بدقسمتی ہے کہ رائیڈر بعض وجوہات کی بناء پر فی الحال دستیاب نہیں ہیں۔ نئے کیوی کپتان کو اس بات کی بھی امید ہے کہ علیحدہ کپتانوں کا آئیڈیا مسترد کرکے کھیل سے وقفہ لینے والے راس ٹیلر کو بھی وہ جلد ہی ٹیم میں دیکھ سکیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹیلر ایک مشکل وقت سے گذر رہے ہیں لیکن ان کی اور ٹیم کی نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں، جیسی رائیڈر کی طرح وہ بھی ایک اہم کھلاڑی اور ٹیم کے سب سے اچھے بیٹسمین ہیں جو ٹیم میں واپس آجائیں گے، ان کا ہونا کافی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی ورلڈ کلاس کھلاڑی ہیں۔

یہ بات کافی حیران کن ہے کہ برینڈن میک کلم بھی راس ٹیلر کی واپسی کی امید ہی کررہے ہیں جنہیں پہلا بیان یہ دینا چاہئے تھا کہ وہ ٹیسٹ کپتانی نہیں کرنا چاہتے اور یہ عہدہ ٹیلر ہی سنبھالیں تو بہتر ہوگا اور جب یہ غلط فہمی دور ہوگئی تھی کہ مائیک ہیسن کپتانی کی تبدیلی سے متعلق پیغام صحیح طور پر نہیں پہنچا سکے تو اس کی تلافی کرتے ہوئے ٹیلر کو جنوبی افریقہ بھیجنے میں کوئی قباحت نہیں تھی لیکن شاید جو کچھ سامنے آیا ہے بات اس سے کہیں زیادہ ہے۔ میک کلم کا کم وقت میں معاملات سے ہم آہنگ ہونے کا گلہ اور ٹیلر کی حمایت صرف ایک رسمی سی بات ہے ورنہ یہ بات سب ہی جانتے ہیں کہ ان کی جانب سے بھی اب راس ٹیلر کو کوئی خاص حمایت نہیں مل رہی تھی۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیوی کرکٹ اس بحران کو کیسے حل کرتی ہے اور راس ٹیلر کی کن حالات میں اور کب واپسی ممکن ہوتی ہے۔

مہیلا جیاوردنے نے قیادت چھوڑ دی، راس ٹیلر فارغ کر دیئے گئے!!

عالمی کپ 2011 میں شکست اور اس کے بعد کمار سنگاکارا کے قیادت چھوڑ دینے کے بعد عارضی طور پر ٹیم سری لنکا پر اک دور گزرا، جس میں وہ سخت مسائل سے دوچار رہی اور پے در پے شکستوں نے اس کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ یہاں تک کہ رواں سال جنوری میں قیادت کے فرائض ایک مرتبہ پھر تجربہ کار بلے باز مہیلا جیاوردنے کو سونپ دیے گئے۔ جیاوردنے تین سال قبل کپتانی سے دستبردار ہو گئے تھے اور جب گمبھیر صورتحال میں ایک مرتبہ پھر سری لنکا کی قیادت سنبھالی تو توقعات کے عین مطابق بہت شاندار نتائج دیے۔ لیکن بورڈ کے مسائل اور شاید کچھ اندرونی معاملات انہیں ایک مرتبہ پھر قیادت چھوڑنے پر مجبور کر رہے ہیں اور آسٹریلیا پہنچتے ہی انہوں نے اعلان کر دیا کہ یہ دورہ بحیثیت کپتان ان کا آخری دورہ ہوگا اور اس کے بعد وہ سری لنکا کی قیادت نہیں سنبھالیں گے۔ 23 جنوری کو ہوبارٹ میں ہونے والا آسٹریلیا۔ سری لنکا پانچواں ایک روزہ مقابلہ ان کا قائد کی حیثیت سے آخری میچ ہوگا البتہ جیاوردنے کا کہنا ہے کہ وہ قیادت چھوڑنے کے باوجود ٹیم کے لیے بلے بازی میں اپنی خدمات پیش کرتے رہیں گے۔ ممکنہ طور پر نائب کپتان انجیلو میتھیوز مستقل بنیادوں پر ان کے جانشین ہوں گے سری لنکا اور آسٹریلیا کے درمیان پہلے ٹیسٹ سے قبل پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جیاوردنے نے کہا کہ وہ اعلان کے حوالے سے اس سیریز کے خاتمے تک انتظار کر سکتے تھے لیکن اب یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ یہ سیریز کپتان کی حیثیت سے ان کی آخری سیریز ہوگی۔ جیاوردنے نے چار سال تک قیادت سنبھالنے کے بعد 2009 میں کپتانی چھوڑ دی تھی اور گزشتہ سال عالمی کپ میں شکست کے بعد مقرر کیے گئے کپتان تلکارتنے دلشان کی مسلسل ناکامی کے بعد دوبارہ انہیں یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ بحیثیت قائد جیاوردنے کے دوسرے عہد میں سری لنکا کی کارکردگی میں نمایاں فرق آیا اور ٹیم نے نہ صرف آسٹریلیا میں سہ فریقی ٹورنامنٹ میں عمدہ کارکردگی دکھائی بلکہ عالمی نمبر ایک انگلستان کے خلاف بھی یادگار کامیابی سمیٹ کر تین سال بعد ٹیم کو کوئی ٹیسٹ سیریز جتوائی۔ اس کے علاوہ سری لنکا ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے فائنل تک بھی پہنچا۔ سری لنکا کے دوسرے تجربہ کار کھلاڑی کمار سنگاکارا نے عالمی کپ 2011 کے فائنل میں شکست کے بعد قیادت سے استعفیٰ دے دیا تھا اور وہ بھی دوبارہ قیادت سنبھالنے کے خواہاں نہیں یہی وجہ ہے کہ نائب کپتان میتھیوز ہی سب سے مضبوط امیدوار رہ گئے ہیں۔ انہیں حال ہی میں سری لنکا کا ٹی ٹوئنٹی کپتان بھی بنایا گیا تھا جب ورلڈ ٹی ٹوئنٹی میں شکست کے بعد جے وردنے نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا تھا وہ ممکنہ طور پر دو سال کے عرصے میں سری لنکا کے چوتھے کپتان ہوں گے۔ نئے کپتان کا پہلا امتحان بنگلہ دیش کے خلاف ہوم سیریز ہوگی جس کے بعد سال کا اہم ترین ٹورنامنٹ چیمپئنز ٹرافی ہوگا جبکہ ویسٹ انڈیز میں سہ فریقی ٹورنامنٹ اور پاکستان کا دورہ بھی شامل ہوگا سری لنکن کرکٹ ٹیم کے کپتان مہیلا جیاوردنے نے چند ہفتے قبل ہی اس بات کا اشارہ دیا تھا جیاوردنے کو رواں برس جنوری میں تلکارتنے کی جگہ قیادت کی ذمہ داری سونپی گئی تھی وہ اس سے قبل 2009 میں بھی کپتانی سے علیحدہ ہو چکے ہیں مہیلا جیاوردنے نے کہا کہ وہ آسٹریلیا کے دورہ کے بعد سری لنکن کرکٹ ٹیم کی ایک روزہ اور ٹیسٹ ٹیم کی کپتانی سے دستبردار ہو جائیں گے اور یہ ذمہ داری ان کے نائب کپتان کو سونپ دی جائے گی، میرے فیصلے کے پیش نظر یہ خواہش کارفرما ہے کہ میں جتنا ہو سکے میتھیوز کی معاونت کروں تاکہ جلد از جلد اور بہترین انداز میں کپتانی کے گر سیکھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم کی دوبارہ کپتانی چیلنج سمجھ کر قبول کی تھی اور امید ہے کہ مجھے بورڈ کی جانب سے دوبارہ عہدے کیلئے نہیں کہا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا سری لنکن کرکٹ ٹیم کو اس وقت نوجوان قائد کی ضرورت ہے جو ورلڈ کپ 2015 تک ٹیم کے امور کو دیکھے۔ انہوں نے کہا کہ میتھیوز سنجیدہ اور عقلمند کپتان ہیں اور ان کی حالیہ کارکردگی بہت ہی شاندار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ابتدائی طور پر میتھیوز کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تاہم وہ اپنے آپ کو جلد ہی حالات کے مطابق ڈھال لیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ بطور کھلاڑی وہ ٹیم کا حصہ ہیں تاہم قیادت کا بوجھ ان کی کارکردگی پر اثر انداز ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے وہ اس سے الگ ہو رہے ہیں۔ جب تک ٹیم کو ضرورت ہوئی وہ کھیلتے رہیں گے۔ یاد رہے کہ اپریل 2011 میں کمار سنگاکارا کے بحیثیت کپتان استعفے کے بعد ہی میتھیوز کا نام نئے کپتان کے طور پر لیا جانے لگا تھا لیکن اس وقت انہیں نسبتاً نوجوان اور ناتجربہ کار تصور کرتے ہوئے ذمہ داری تلکارتنے دلشان کو سونپ دی گئی جو بعد ازاں دوسری بار جیاوردنے کو منتقل ہو گئی تھی 35 سالہ بیٹسمین جیاوردنے کا کہنا ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ ٹیم کی قیادت نائب کپتان انجیلو میتھیوز کے حوالے کی جائے میں آسٹریلیا کے دورے کے بعد کپتانی نہیں کرنا چاہتا۔ امید ہے کہ مجھے دوبارہ کپتانی کے لیے نہیں کہا جائے گا۔ ہمیں ایک نوجوان قیادت کی ضرورت ہے اور سری لنکا کی ٹیم میں آسان ہے کہ ایک نوجوان کپتان اس وقت آئے جب سینئر کھلاڑی ٹیم میں موجود ہوں تاکہ وہ مدد کر سکیں۔ مہیلا جیاوردنے کا کہنا ہے کہ پچیس سالہ نائب کپتان میتھیوز کپتان کے طور پر اچھے رہیں گے۔ میتھیوز وہ کھلاڑی ہیں جن کے بارے سب کا خیال ہے کہ وہ ہی کپتان ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر میتھیوز کو کپتان بنایا جاتا ہے تو کپتانی کی منتقلی آسان رہے گی۔ ٹیم میں کمار سنگاکارا، دلشان اور میں موجود ہوں گا اور سخت حالات میں ہم اس کی اصلاح کر سکیں گے اور وہ اسی طرح سیکھے گا۔ ہوبارٹ میں کھیلا جانے والا ٹیسٹ میچ جے وردنے کا 136واں ٹیسٹ میچ تھا۔

نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کے کپتان راس ٹیلر کو نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کی کپتانی کے عہدے سے ہٹا دیا گیا جب کہ وکٹ کیپر بلے باز برینڈن مک کولم کو نیا کپتان بنا گیا ہے یاد رہے کہ راس ٹیلر نے اس سے قبل کہا تھا کہ وہ صرف ٹیسٹ ٹیم کے کپتان رہنا چاہتے ہیں جب کہ محدود اوورز کی کرکٹ میں وکٹ کیپر بلے باز کو کپتانی سونپنا چاہتے ہیں جب کہ راس ٹیلر پروٹیز کے خلاف کھیلی جانیوالی سیریز کا حصہ بھی نہیں ہوں گے۔ نیوزی لینڈ کرکٹ بورڈ کے چیف ایگزیکٹو ڈیوڈ وائٹ نے اپنی پریس کانفرنس میں اس بات کا عندیہ دیا کہ برینڈن مک کولم کو تینوں طرز کی کرکٹ میں کیویز کا کپتان بنایا جا سکتا ہے۔ برینڈن مک کولم اس سے قبل بھی 12 ایک روزہ ٹی 20 میچز میں کیویز کی کپتانی کے فرائض انجام دے چکے ہیں جب کہ ٹیسٹ ٹیم کے کپتان بننے کی صورت میں وہ نیوزی لینڈ کے 28ویں ٹیسٹ کپتان ہیں۔ اگرچہ راس ٹیلر انٹرنیشنل کرکٹ سے کنارہ کشی کا اشارہ دے رہے ہیں تاہم ان کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ آئندہ سال فروری کے مہینے میں انگلینڈ کے خلاف کھیلی جانیوالی سیریز میں ٹیم کا حصہ ہوں گے۔ سری لنکا کے ساتھ ٹیسٹ سیریز برابر ہونے کے باوجود راس ٹیلر کے مستقبل کے بارے میں بہت زیادہ قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں جب کہ اس سے قبل نیوزی لینڈ گذشتہ سال جنوبی افریقہ، بھارت اور کالی آندھی سے سیریز ہار چکا تھا۔ راس ٹیلر کی قیادت میں نیوزی لینڈ ٹیم کی پوزیشن انتہائی خراب رہی جب کہ ایک روزہ میچز میں کیویز کی ٹیم 9ویں پوزیشن پر پہنچ چکی ہے جب کہ حالیہ ورلڈ ٹی 20 میں بھی نیوزی لینڈ سپر ایٹ میں ہی باہر ہوئی۔ دوسری جانب راس ٹیلر اور کوچ مائیک ہیسن کے درمیان تعلقات پر بھی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ بعض اوقات دونوں کے تعلقات میں تناؤ دیکھنے کو آیا۔ نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کے وکٹ کیپر بلے باز برینڈن مک کولم کو کیویز کا نیا کپتان منتخب کر لیا گیا ہے۔ راس ٹیلر کی کپتانی میں نیوزی لینڈ رواں سال جنوبی افریقہ، بھارت اور ویسٹ انڈیز سے سیریز ہاری جس پر نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کے کوچ مائیک ہیسن نے راس ٹیلر کو تجویز پیش کی تھی کہ وہ صرف ٹیسٹ ٹیم کے کپتان رہیں تاہم ٹیلر نے یہ تجویز مسترد کر دی تھی جب کہ کرکٹ بورڈ نے کوچ کی اس تجویز کو سراہا۔ نیوزی لینڈ کرکٹ بورڈ کے سربراہ ڈیوڈ وائٹ نے پریس کانفرنس کے دوران برینڈن مک کولم کو کپتان بنانے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ کپتانی کا مسئلہ عوام کے سامنے اٹھایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ راس ٹیلر اب بھی ہمارے لیے قابل احترام ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کھلاڑیوں کے دل میں ان کیلئے کوئی بری بات ہے ان کا کہنا تھا کہ راس ٹیلر جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں ذاتی مصروفیات کے باعث ٹیم کا حصہ نہیں ہوں گے تاہم فروری کے مہینے میں کھیلی جانے والی سیریز میں وہ ٹیم میں شامل ہوں گے۔ نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کے نئے کپتان برینڈن میک کولم نے کہا کہ وہ ٹیم میں اوپننگ بلے باز جیسی رائیڈر اور سابق کپتان راس ٹیلر کی واپسی کیلئے پرامید ہیں۔ جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز کے لیے روانگی سے قبل ائیرپورٹ پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ رائیڈر کو ٹیم میں لانے کیلئے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں جب کہ اس حوالے سے انہوں نے اوپننگ بلے باز سے بات چیت بھی کی ہے۔ میک کولم کا کہنا تھا کہ جیسی رائیڈر اس وقت بہترین فارم میں ہیں، انہوں نے حالیہ فرسٹ کلاس سیریز میں عمدہ کارکردگی پیش کی ہے، مجھے امید ہے کہ وہ جلد ہی دوبارہ ٹیم کا حصہ ہوں گے تاہم اب یہ فیصلہ انہوں نے ہی کرنا ہے کہ وہ دوبارہ کب ٹیم کا حصہ بنیں گے۔ میک کولم نے امید ظاہر کی راس ٹیلر بھی جلد ہی دوبارہ ٹیم کا حصہ ہوں گے، کپتانی سے ہٹائے جانے کے بعد وہ مشکل لمحات سے دوچار ہیں جس کی وجہ سے ان کی واپسی کیلئے تھوڑا وقت لگ سکتا ہے۔ مجھ سمیت پوری ٹیم چاہتی ہے کہ وہ جلد ہی دوبارہ ٹیم کا حصہ ہوں۔ یاد رہے کہ جیسی رائیڈر نے اپنی مصروفیات کے باعث نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم سے غیر معینہ مدت کیلئے علیحدگی اختیار کر لی تھی تاہم حال ہی میں ہی وہ دوبارہ فرسٹ کلاس کرکٹ سیریز میں حصہ لے رہے ہیں جس میں انہوں نے ویلنگٹن کی جانب سے کھیلتے ہوئے سینٹرل ڈسٹرکٹس کے خلاف 174 گیندوں پر 162 رنز بنا کر ٹیم مینجمنٹ اور کپتان کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ ٹیم میں دوبارہ شمولیت اختیار کرنے کے حوالے سے جیسی رائیڈر نے غیر ملکی میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مجھے قومی ٹیم میں جانے کی دوبارہ کوئی جلدی نہیں میں ابھی فرسٹ کلاس میں مصروف ہوں اور اس حوالے کرسمس کے بعد اپنے منیجر سے مشورے کے بعد فیصلہ کروں گا۔ ادھر نیوزی لینڈ کے سابق کپتان مارٹن کرو نے راس ٹیلر کو کپتانی سے ہٹانے کے فیصلے پر احتجاجاً اپنا بلیزر جلا ڈالا۔ مارٹن کرو نے نیوزی لینڈ حکام کا ٹیلر کو کپتانی سے ہٹانے کی خبر سنتے ہی اپنا کوٹ جلا ڈالا۔ انہوں نے اس فیصلے پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ٹیلر کو کپتانی سے ہٹانا سراسر ناانصافی ہے۔ نیوزی لینڈ میں کرکٹ ٹیم کی کپتانی کا معاملہ سنگین تر ہو گیا ہے، صورتحال کو ٹھنڈا کرنے کیلئے ملکی کرکٹ حکام نے روس ٹیلر سے باقاعدہ معذرت کر لی ہے۔ آفیشلز نے تسلیم کیا ہے کہ ٹیلر کو اس انداز سے قیادت سے ہٹایا جانا ہتک آمیز تھا۔ 28 سالہ راس ٹیلر جو پہلے ہی دورۂ جنوبی افریقہ سے دستبردار ہو چکے ہیں انہوں نے نیوزی لینڈ حکام کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔

راس ٹیلر اور مہیلا جیاوردنے

مہندرا سنگھ دھونی کے بعد بھارت کا نیا کپتان کون؟؟

بھارت کو اپنی سرزمین پر انگلینڈ سے ستائیس برس بعد پہلی بار ٹیسٹ سیریز میں شکست ہوئی ہے جس کے بعد کپتان مہندر سنگھ دھونی کو ہٹانے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ یہ مطالبہ کرنے والوں میں سابق کپتان سنیل گواسکر، سابق چیف سلیکٹر شری کانت اور دوسرے کئی کھلاڑیوں شامل ہیں۔ دھونی کی جگہ کس کھلاڑی کو کپتان بنایا جائے اس پر ویرات کوہلی کے نام پر سب سے زیادہ لوگ متفق ہیں۔ ہندوستانی ٹیم کی ٹیسٹ کرکٹ میں گزشتہ اٹھارہ ماہ میں بے حد مایوس کن کارکردگی رہی ہے۔ اس دوران بھارت نے انگلینڈ اور آسٹریلیا میں سیریز میں شکست کھائی لیکن اب اپنے ہی ملک میں سیریز میں شکست کے بعد دھونی پر تنقید زیادہ ہوگئی ہے گواسکر نے ناگپور ٹیسٹ کے بعد کہا کہ دھونی سیریز میں کہیں بھی کنٹرول میں نہیں نظر آئے۔ دوسری جانب سابق بیٹسمین سری کانت نے کہا ہے کہ دھونی کی سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ مشکل حالات میں کیا کرنا چاہیے۔ انہیں ٹیسٹ کپتان سے ہٹانا چاہیے۔ اگر میں سلیکٹر ہوتا تو انہیں کپتانی سے ہٹا دیتا لیکن ٹیم میں بطور وکٹ کیپر اور بیٹسمین ضرور رکھتا۔ سابق کرکٹر گواسکر کا کہنا ہے ناگپور ٹیسٹ کے چوتھے دن سے پہلے تک مجھے لگتا تھا کہ دھونی کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ لیکن کوہلی کی سنچری کے بعد مجھے لگتا ہے کہ وہ کپتانی کا بوجھ سنبھالنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ گواسکر نے کہا کہ کپتانی میں تبدیلی کو مثبت تبدیلی کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ انگلستان کے ہاتھوں تاریخی شکست کے ساتھ ہی وہ ہنگامہ برپا ہو گیا، جس کا خدشہ تھا، یعنی مہندر سنگھ دھونی کی قیادت پر چہار سو انگلیاں اٹھنے لگی ہیں۔ ڈوبتی کشتی میں سے تو اب وہ سوار بھی اترنے لگے ہیں، جنہیں بہر حال، دھونی اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ مسلسل ڈیڑھ سال کی بدترین کارکردگی کے باوجود وہ ابھی تک کپتان کی حیثیت سے برقرار رہے ہیں، ورنہ ماضی میں ہندوستان میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہاں تک کہ اجیت واڈیکر، جنہوں نے مسلسل تین ٹیسٹ سیریز جتوائیں، جن میں انگلستان اور ویسٹ انڈیز کے خلاف انہی کے ملکوں میں تاریخی فتوحات بھی شامل تھیں، محض ایک سیریز میں 3-0 کی شکست کی مار ثابت ہوئے، جب 1974 میں انگلستان سے ہارے اور ان سے قیادت چھن گئی۔ یہی حال بشن سنگھ بیدی سے لے کر کپل دیو اور سنیل گاوسکر تک تمام کپتانوں کا رہا، جن میں سے کسی کی بھی بورڈ نے رسی اتنی دراز نہیں کی جتنی کہ دھونی کی گئی ہے۔ آسٹریلیا اور انگلستان کے خلاف ایسی سیریز شکستیں، جن کی توقع ہرگز بھارت جیسی ٹیم سے نہ تھی، دھونی کو قیادت سے نہ ہٹا سکیں۔ یہاں تک کہ نیوزی لینڈ اور ویسٹ انڈیز جیسی ٹیموں کے خلاف اپنی ہی سرزمین پر بھی بھارت نے بہت مشکل سے سیریز جیتیں۔ اور بالآخر انگلستان کے خلاف اس سیریز میں 1-0 سے برتری حاصل کرنے کے باوجود شکست سے دوچار ہونا بہت بڑا المیہ قرار پایا اور اس پوری سیریز میں جو چیز کھل کر سامنے آئی وہ تھی دھونی میں قیادت کی اہلیت کا فقدان۔ انگلستان کے خلاف گزشتہ سال کی کلین سویپ کی شکست کے بعد دبی دبی آوازیں سامنے آئی، آسٹریلیا کے خلاف بدترین ہار نے چند اور لبوں پر ڈلے ہوئے تالے توڑے، اور چند ماہ قبل مہندر امرناتھ نے ان سے ٹیسٹ قیادت چھوڑ دینے کا مطالبہ کیا، جس کا انہیں خمیازہ بھی بھگتنا پڑا اور انہیں سلیکشن پینل سے باہر نکال دیا گیا اور دھونی برقرار رہے۔ لیکن اب لیجنڈری سنیل گاوسکر اور سابق چیئرمین سلیکٹرز کرشنا چاری شری کانت نے بھی کہہ ڈالا ہے کہ دھونی اب ٹیسٹ قیادت کو چھوڑ دیں تو اچھا ہے۔ شری کانت کہتے ہیں کہ دھونی اب تھکا ماندہ لگتا ہے، اسے نہیں معلوم کہ جب حالات گرفت سے نکل رہے ہوں تو کیا کرنا چاہیے۔ اسے ہرگز ٹیسٹ قیادت نہیں دینی چاہیے۔ اگر میں اب بھی چیئرمین سلیکٹر ہوتا تو بحیثیت وکٹ کیپر بلے باز ضرور ٹیم میں شامل کرتا لیکن قیادت دوبارہ اس کے حوالے نہ کرتا۔ لیکن سب سے بڑا سوال یہ ابھرتا ہے کہ ان کی جگہ کون سنبھالے گا؟ سنیل گاوسکر کہتے ہیں کہ ناگپور ٹیسٹ کے چوتھے روز تک تو انہیں بالکل اندازہ نہیں تھا، لیکن اس روز ویرات کوہلی کی سنچری دیکھ کر یقین ہوا ہے کہ اس نوجوان بلے باز میں قیادت کی اہلیت موجود ہے۔ ان دونوں کھلاڑیوں کے نقطہ نظر کے برعکس بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا کہتا ہے کہ بی سی سی آئی کے اندرونی حلقے گوتم گمبھیر کو ٹیسٹ قیادت سونپنا چاہتے ہیں۔ کولکتہ نائٹ رائیڈرز کے قائد کی حیثیت سے کامیابیوں کی بدولت بھی گمبھیر کا پلڑا بھاری دکھائی دیتا ہے۔ وہ چھ ایک روزہ مقابلوں میں ملک کی قیادت بھی کر چکے ہیں اور تمام ہی مقابلے جیتے ہیں۔ یہ حلقے سمجھتے ہیں کہ کوہلی گمبھیر کے نائب تو بنائے جا سکتے ہیں، لیکن اس عمر میں ان پر قیادت کا بوجھ ڈالنا نامناسب ہوگا۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سارو گنگولی بھی ٹیم پر تنقید کرنے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں شامل ہو

گئے ہیں۔ انہوں نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انگلینڈ کیخلاف ٹیسٹ سیریز میں بھارتی ٹیم کی کارکردگی ناقص رہی، کپتان مہندر سنگھ دھونی پر بھی اس حوالے سے کافی دباؤ ہے، انہیں چاہیے کہ وہ تینوں فارمیٹس میں سے ایک کی کپتانی چھوڑ کر اپنے کھیل پر توجہ دیں کیونکہ کپتانی کے دباؤ کی وجہ سے ان کی اپنی کارکردگی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ سارو گنگولی نے کہا کہ دھونی ٹیسٹ کی نسبت ایک روزہ کرکٹ میں قومی ٹیم کی بہتر انداز میں کپتانی کر رہے ہیں، ٹیسٹ سیریز میں بھی دھونی کی کارکردگی اتنی اچھی نہیں رہی لہٰذا میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ان کی کارکردگی کو بہتر کرنے کیلئے بورڈ کو چاہیے کہ ان سے ایک فارمیٹ کی قیادت واپس لے تاکہ دھونی اپنے کھیل پر توجہ دے سکیں۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سارو گنگولی نے انگلینڈ سے مسلسل 2 ٹیسٹ میچز میں شکست کے باوجود مہندرا سنگھ دھونی پر تنقید سے گریز کرتے ہوئے کہا ہے کہ ٹیم منیجمنٹ دھونی سے پوچھیں کہ وہ کس فارمیٹ میں ٹیم کی قیادت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھونی کو تمام فارمیٹس میں ٹیم کی کپتانی نہیں کرنی چاہی تاہم میرے کہنے کا مقصد ہرگز نہیں کہ آپ دھونی کو قیادت سے محروم کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ دھونی نے بحیثیت کپتان اور کھلاڑی ٹیم کو فتوحات میں اہم کردار ادا کیا ہے، لیکن اگر موجودہ صورتحال یہی رہی تو پھر ایسا نہ ہو کہ دھونی کپتانی کے ساتھ ساتھ پلیئر کی حیثیت سے بھی کھیلنا چھوڑ دیں۔ سارو گنگولی نے مہندر سنگھ دھونی طرف داری کرتے ہوئے کہا کہ جب ٹیم کا بالنگ اٹیک گزشتہ کئی عرصے سے پرفارمنس نہ دے رہا ہو تو ایسی صورتحال میں ٹیم کی قیات کرنے میں کافی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، دھونی بیٹنگ لائن میں بھی ٹیم کو سہارے کی غرض سے نمبر 7 پر بلے بازی کیلئے آتے ہیں جو کہ کافی ذمہ داری والی بات ہے۔ سابق سلیکٹر مہندر امرناتھ نے مہندر سنگھ دھونی کی کپتانی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ کولکتہ ٹیسٹ میچ میں ان کی کارکردگی خراب رہی جس کی وجہ سے ملک کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا، اس لئے دھونی کو اب ٹیم سے فارغ کر دینا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دھونی کو کپتانی سے مستعفی ہو جانا چاہئے کیونکہ ملک میں ان سے بہتر وکٹ کیپر اور بیٹسمین موجود ہیں جنہیں ان کی وجہ سے موقع نہیں مل رہا۔ سابق سلیکٹر مہندر امرناتھ کے اس بیان نے تو گویا جلتی پر تیل کا کام کیا ہے، جس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ انگلستان اور آسٹریلیا کے خلاف

سیریز میں کلین سویپ کے بعد سلیکٹرز نے مہندر سنگھ دھونی کو ہٹانے کا فیصلہ کر لیا تھا، لیکن بورڈ سربراہ این شری نواسن کی مداخلت کی وجہ سے اس فیصلے پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ اس ہنگامہ خیز بیان کے بعد چاروں طرف سے بی سی سی آئی اور اس کے سربراہ کے کردار پر انگلیاں اٹھنے لگیں تو بالآخر بورڈ کو بھی بیان جاری کرنا پڑا جن کا کہنا ہے کہ وہ امرناتھ کے اِن الزامات کا جواب نہیں دینا چاہتے بی سی سی آئی کے سیکرٹری سنجے جگدالے نے اتنا ضرور کہا کہ بورڈ کو کپتان اور کوچ پر مکمل اعتماد ہے اور ہم پوری حمایت ان پر صرف کریں گے۔ مہندر امرناتھ کا کہنا ہے کہ سلیکٹرز آسٹریلیا کے خلاف بدترین شکست کے بعد کسی نوجوان کھلاڑی کو ٹیم کی قیادت سونپنا چاہتے تھے لیکن صدر شری نواسن نے مداخلت کی، اور سلیکٹرز کے فیصلے کو مسترد کر دیا۔ یہ خبریں ذرائع ابلاغ میں بہت زیادہ گردش کرتی رہی ہیں کہ امرناتھ کے عین اس وقت سلیکٹر کے عہدے سے فارغ ہو جانے کی اہم وجہ بورڈ کے ساتھ اختلافات تھے، جبکہ وہ چیف سلیکٹر بننے جا رہے تھے۔ بھارتی اخبار انڈین ایکسپریس کے مطابق امرناتھ کے علاوہ نریندر ہروانی اور راجا وینکٹ نے جنوری میں آسٹریلیا میں سہ فریقی سیریز کے لیے دستے کے انتخاب کے موقع پر دھونی کو قیادت سے ہٹانے کی سفارش کی تھی۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان راہول ڈریوڈ نے انگلینڈ کے خلاف ٹیم کی حالیہ کارکردگی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کھلاڑیوں کی اہلیت پر سوالات اٹھا دیئے ان کا کہنا ہے کہ آج کل پلیئرز انڈین پریمئر لیگ کی وجہ سے ٹیسٹ میچز میں شاندار پرفارمنس دینے میں ناکام دکھائی دیتے ہیں جو تمام پلیئرز کی صلاحیتوں اور کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ انہوں نے کہا کہ انگلینڈ کے ہاتھوں بھارتی ٹیم کی شکست پر تمام مداحوں اور شائقین میں غم و غصہ پایا جاتا ہے ٹیم اچھی پرفارمنس دے سکتی تھی مگر ہم شکست سے دوچار ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انگلینڈ نے ہمیں ہرا کر آئینہ دکھایا ہے ہمیں ٹیم کو بہترین بیٹنگ لائن اپ اور مستقل مزاجی سے ٹیسٹ کرکٹ میچز کھیلنے کی طرف راغب کرنا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسپن بولنگ ہماری قوت ہے لیکن روی چندرن ایشون اور پرا گیان اوجھا توقعات کے مطابق کارکردگی نہیں دکھا سکے جبکہ ہماری مضبوط بیٹنگ لائن انگلش اسپنرز کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگئی۔ بھارتی ٹیم کی فیلڈنگ بھی غیر معیاری رہی، فٹنس لیول بھی ناقص نظر آیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہارسے نہیں بلکہ ہارنے کے طریقے سے بھارتی کرکٹ شائقین کا غصہ جائز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہوم گراؤنڈ میں بھارتی اسپنرز کی ناکامی فکر کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ دھونی الیون نے 3 بار ٹاس جیتا اور وکٹ بھی سازگار تھی مگر پھر بھی فائدہ نہیں اٹھا سکے، کامیاب ٹیمیں وہ ہی ہوتی ہیں جن میں کھلاڑی متحد ہو کر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں۔ بھارتی ٹیم کے سابق کپتان اظہر الدین نے ٹیم کی شکست پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ٹیم میں نئے کھلاڑیوں کو موقع دیا جائے۔ بھارتی کپتان مہندرا سنگھ دھونی نے انگلینڈ کے ہاتھوں مسلسل 2 ٹیسٹ میچز میں شکست کے باوجود قیادت سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے کپتان مہندرا سنگھ دھونی نے کہا کہ میں کپتانی نہیں چھوڑوں گا، قائد وہی اچھا ہوتا ہے جو مشکل وقت میں رہنمائی کرے۔ انہوں نے ناکامی کا نزلہ بیٹنگ لائن پر ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ میرے لیے آسان ترین راستہ ہے کہ اس برے وقت سے جان چھڑاؤں اور کپتانی چھوڑ دوں لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ اس فیصلے کا وقت نہیں ہے، میں بھاگنے والا نہیں، ذمہ داری لوں گا اور ٹیم کو بحران سے نکالوں گا البتہ مستقبل کیا ہوگا یہ فیصلہ کرنا میرا نہیں بھارتی کرکٹ بورڈ کا کام ہے۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے کپتان مہندر سنگھ دھونی نے انگلینڈ کے خلاف ٹیم کی ناقص کارکردگی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے مانے ہوئے عظیم کھلاڑیوں کی ریٹائرمنٹ کے بعد سب کو توقع تھی کہ ٹیم پر برا وقت آئے گا لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ عارضی ہے۔ کچھ عرصے سے مبصرین یہ بات تواتر سے کہہ رہے تھے کہ راہول ڈریوڈ اور وی وی ایس لکشمن جیسے شاندار بیٹسمینوں کے جانے کے بعد نوجوان کھلاڑیوں پر دباؤ آئے گا۔ ہمیں اس صورتحال کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اس قسم کے حالات سے مستقبل میں بھی سامنا پڑ سکتا ہے، یہ درست ہے کہ گزشتہ دو میچز میں ہماری کارکردگی بہت خراب رہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ آئندہ بھی لگاتار دو ٹیسٹ میچز ہار جائیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ناقدین کھلاڑیوں کے پیچھے پڑ جائیں اور انہیں ٹیم سے نکالنے کے مشورے دینا شروع کر دیں، ہمیں انہی نوجوانوں پر بھروسہ اور حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آگے کی جانب دیکھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خود پر ہونے والی تنقید پر زیادہ تشویش نہیں کیونکہ انہی لوگوں نے مجھے بے پناہ محبت دی ہے اور جب یہ میری تعریف کرتے ہیں تو میں خود کو ساتویں آسمان پر محسوس کرتا ہوں، نکتہ چینی کو بھی میں اس تناظر میں دیکھتا ہوں۔ مہندرا سنگھ دھونی نے کہا کہ وہ ٹیم کی قیادت سے دستبردار نہیں ہوں گے اور وہ اب بھی خود کو اس عہدے کے لئے خود کو موزوں تصور کرتے ہیں۔

12 سال کے بعد پہلا موقع ہے کہ بھارتی ٹیم کو اپنی سرزمین پر مسلسل 2 میچز میں شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ناگپور ٹیسٹ کی شکست کے بعد اتنی پیشرفت تو ہو چکی ہے کہ کم از کم یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ دھونی ٹیسٹ ٹیم کے کپتان نہیں رہیں گے، ہاں اس سوال کا جواب ابھی باقی ہے کہ اب قیادت کا تاج کس کے سر پر سجے گا۔ (حسام نسیم)

کیا بنگلہ دیش کی ٹیم ٹیسٹ درجے کی حقدار ہے!!!

بنگلہ دیش کی ٹیم کی اب تک کی کارکردگی کچھ زیادہ متاثر کن نہیں ہے مگر اس کی کرکٹ کے معیار میں بہتری لانے کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟ بنگلہ دیش کو 12 سال قبل ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والی ٹیم کا درجہ ملا تھا تو اس وقت کرکٹ کی دنیا آج کی دنیا سے بہت مختلف تھی۔ ٹی ٹوئنٹی اس وقت ایک خواب کی مانند تھا۔ ادھر جنوبی افریقہ کے سابق کپتان ہنسی کرونیئے پر میچ فکسنگ کے باعث پابندی عائد کردی گئی تھی، جس کی وجہ سے کرکٹ کی دنیا بدنامی کا شکار تھی اس موقعے پر یہ بنگلہ دیش کے لیے فخر کا مقام تھا کہ وہ اب کرکٹ کھیلنے والے ممالک کی فہرست میں شامل ہو گئے تھے۔ جب بنگلہ دیش کے کھلاڑی امین الاسلام نے بھارت کے خلاف پہلے ہی میچ میں سنچری بنا ڈالی اور بنگلہ دیش نے چار سو رنز سکور کیے تو انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کا بنگلہ دیش کو ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے والی ٹیم کا درجہ دینے کا فیصلہ دانشمندانہ لگا لیکن بدقسمتی سے بنگلہ دیش کو اس کے بعد سے کوئی اچھی خبر نہیں ملی اس نے 73 میچز میں سے 63 میچ ہارے ہیں جو تین میچ بنگلہ دیش نے جیتے ہیں ان میں ایک 2005 میں اپنے ہی ملک میں زمبابوے کی ٹیم سے اور دو 2009 میں ویسٹ انڈیز کے خلاف اس وقت جب ویسٹ انڈیز کے بڑے کھلاڑی میچ سے باہر تھے یہ نہایت خراب اعداد و شمار ہیں تو اب بنگلہ دیش کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے کہ اس کی کرکٹ کے معیار میں بہتری آئے؟ بنگلہ دیش کے سابق کوچ اسٹورٹ لا کا کہنا ہے ٹیم کو اپنے اہداف کچھ کم کرنے ہوں گے۔ میں جانتا ہوں کہ ٹیم اپنے آپ کو بہترین ٹیم کے طور پر دیکھنا چاہتی ہے لیکن یہ کام آہستہ آہستہ کرنا ہوگا۔ ٹیم کا خیال ہے کہ یہ ان کا حق ہے، لیکن ان کو پہلے کمزور ٹیموں کے ساتھ کھیلنا چاہیے جیسے کہ افغانستان اور آئرلینڈ۔ جہاں ایک طرف اسٹوارٹ لا کا مشورہ معقول لگتا ہے وہاں اس مشورے پر شاید عمل نہ ہو۔ آئرلینڈ کی ٹیم کے بولر ٹرینٹ جونسٹن کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش ان سے کھیلنے سے خوفزدہ ہے کہ کہیں ان کا ٹیسٹ کا درجہ متاثر نہ ہو۔ آئرلینڈ بھی ٹیسٹ کا درجہ لینے کا خواہشمند ہے اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس نے پچھلے ورلڈ کپ میں انگلینڈ، پاکستان اور بنگلہ دیش کو شکست دی تھی۔ اسٹوارٹ کا کہنا ہے میں آئرلینڈ سے متفق ہوں۔ انہوں نے اپنی ٹیم کی ورلڈ کپ میں نمائندگی احسن طریقے سے کی ہے، اور افغانستان نے بھی۔ انہوں نے زیادہ میچ نہیں جیتے لیکن انہوں نے وہ جذبہ دکھایا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آئرلینڈ اور افغانستان کو ٹیسٹ کرکٹ کا درجہ دے دیا جائے لیکن ایک چیمپئن ٹرافی ہو جس میں ان دونوں ٹیموں کے ساتھ بنگلہ دیش اور زمبابوے کی ٹیمیں بھی ہوں۔ کیوں نہ اس طریقے سے ٹیسٹ درجے میں سب سے نچلی ٹیموں اور ایسوسی ایٹ ٹیموں کی ترقی کی جائے۔ اسٹوارٹ لا کی اس تجویز کو آئرلینڈ کی ٹیم کی حمایت حاصل ہے۔ آئرلینڈ کے وکٹ کیپر نیل اوبرائن کہتے ہیں اگر ہم بنگلہ دیش، زمبابوے یا نیوزی لینڈ کے خلاف کھیل رہے ہوں تو میرے خیال میں ہم ان کو آسانی سے جیتنے نہیں دیں گے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہم ایم سی جی میں آسٹریلیا کو شکست دیں گے لیکن یہ اچھا ہوگا اگر ہم دوسری ٹیموں کے ساتھ کھیلیں تا کہ ہمیں معلوم ہو کہ ہم کتنے پانی میں ہیں۔ بنگلہ دیش کی ٹیم نے اب تک بہتر کارکردگی نہیں دکھائی اور ٹیم میں ٹیسٹ کے اچھے کھلاڑی پیدا نہیں کیے ہیں۔ بنگلہ دیش میں ایک ہی آل راؤنڈر شکیب الحسن ہے، لیکن ان کی اوسط بھی 39 رنز سے کم ہے اس کے علاوہ ایک ہی بیٹسمین تمیم اقبال ہیں جن کی اوسط 30 سے زیادہ ہے۔ بنگلہ دیش کے سابق کوچ اسٹوارٹ لا کا کہنا ہے کہ یہ ٹیم جیتنے کی صلاحیت رکھتی ہے، لیکن اگر ہار جائے تو بری طرح ہارتی ہے۔ اس ٹیم کے ساتھ درمیانہ راستہ کوئی نہیں ہے۔ یا تو بھرپور جارحانہ کھیل یا پھر کچھ نہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ کھیل کر ہی سیکھیں گے اور بہتر ہوں گے چاہے وہ چار روزہ کرکٹ ہی کیوں نہ ہو۔ لا کا کہنا ہے، بنگلہ دیش کو آئی سی سی سے بہت مدد ملتی ہے لیکن اب ان کو اپنی مدد خود کرنی ہے۔ آگے جانے کا طریقہ چھوٹے چھوٹے قدم لینا ہے۔ سری لنکا کی طرف دیکھیں اور سیکھیں۔ سری لنکا 20 سال تک کھیلتا رہا اور پھر ورلڈ کپ کا فاتح بنا۔ بنگلہ دیشی بیٹسمین تمیم اقبال نے کہا کہ جتنا ہم ٹیسٹ میچز کھیلیں گے، اتنا ہی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں گے۔ ہم بہتری کی باتیں تو کرتے ہیں لیکن میچ پریکٹس اور بیٹنگ لائن اپ پر کم توجہ دیتے ہیں۔ ہماری ٹیم ویسٹ انڈیز کے خلاف ڈھاکہ ٹیسٹ کے چوتھے روز تک ٹاپ پر رہی لیکن فائنل سیشن ہم خراب کھیلے اور میچ ہار گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں میچ کی شکست کے بارے میں کوئی وضاحت پیش نہیں کر رہا۔ لیکن ہمیں بھرپور محنت کر کے میچ ڈرا یا جیتنا چاہیے تھا۔ ویسٹ انڈیز سے ٹیسٹ اور واحد ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں شکست کے بعد وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ پلیئرز نے ون ڈے سیریز میں عمدہ کھیل پیش کیا اور ٹیسٹ میچ میں زبردست فائٹ کی۔ انہوں نے مشفق رحیم اور محمود اللہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ دونوں نوجوان کھلاڑیوں نے شائقین کا دل جیت لیا ہے انہوں نے ساتھی اوپنرز کو مشورہ دیا ہے کہ جیت سے ہی کرکٹ کا اختتام نہیں ہوتا۔ تمیم اقبال کو اب تک بین الاقوامی میچز میں سنچری نہ بنانے کا افسوس ہے۔ انہوں نے اپنی آخری سنچری 2012 جون مانچسٹر میں بنائی تھی اب تک وہ 17 نصف سنچریاں بنانے میں کامیاب رہے اور حالیہ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میچ میں 88 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ گزشتہ میچز میں مسلسل اچھی کارکردگی سے کھلاڑیوں کے اعتماد اور حوصلے میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان کو دورِ بھارت پر رضامند نہیں ہونا چاہیے تھا: احسان مانی

بین الاقوامی کرکٹ کونسل کے سابق صدر احسان مانی نے کہا ہے کہ پاکستان کو اپنی شرائط پر بھارت کا دورہ کرنا چاہیے تھا، اور جس طرح بھارت کے دورے رضامندی ظاہر کی گئی ہے، اس سے پاکستان کرکٹ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ جوابی دورے کی یقین دہانی کے بغیر بھارت جانے کا فیصلہ کرنا سمجھ سے بالاتر ہے احسان مانی نے کہا کہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے بھارت کے دورے پر رضامندی کا اظہار کر کے ایک بڑی غلطی کی ہے۔ اگر بھارت کا دورہ کرنے کا فیصلہ سیاسی بنیادوں پر بھی کیا گیا تھا، تو یہ بورڈ کا کام تھا کہ وہ سیاسی قیادت کے ذریعے بھارت سے یقین دہانی حاصل کرے کہ وہ اس دورے کے جواب میں پاکستان کے خلاف جوابی سیریز کھیلے گا، چاہے وہ کسی تیسرے مقام پر ہی کیوں نہ منعقد کی جائے، لیکن ایسا کچھ نہیں کیا گیا۔ احسان مانی نے ماضی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت پاکستان کے خلاف دو مرتبہ سیریز کھیلنے سے انکار کر چکا ہے، جس کی پاکستان کرکٹ بورڈ کو بھاری قیمت چکانی پڑی۔ ممبئی حملوں کے بعد بھارت نے جس طرح پاکستان کو بین الاقوامی کرکٹ میں تنہا کرنے کی کوششیں کیں، اس کے بعد تو کوئی ایسا قدم اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی بورڈ پر یہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اگر وہ پاکستان کے خلاف کھیلنے سے انکار کرے تو اس کے نتیجے میں پاکستان کو 70 سے 80 ملین ڈالرز کا نقصان ہوگا، اس لیے انہوں نے نیوٹرل مقام پر کھیلنے سے بھی انکار کر دیا۔ لیکن یہ مختصر سیریز، جواب پاکستان کھیلنے جا رہا ہے، اس سے بھارت کو 100 ملین ڈالرز سے زائد کی آمدنی ہوگی بلکہ ممکن ہے کہ 150 ملین ڈالرز کی بھی ہو جائے۔ اور ہم بھارت کو اتنی خطیر رقم کمانے کے لیے اپنی ٹیم بھیج رہے ہیں، اور وہ بھی بغیر کسی جوابی دورے کی یقین دہانی کے۔ انہوں نے کہا کہ اس لیے پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کی واپسی اور بورڈ کے خسارے کو کم کرنے کے لیے یہ سیریز ہرگز کارآمد نہیں ہوگی۔ پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کی واپسی کے حوالے سے ایک سوال پر احسان مانی نے کہا کہ کسی حد تک ایسا لگتا ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ ہر قیمت پر ملک میں بین الاقوامی کرکٹ واپسی چاہتا ہے، اور اس کے لیے ہر دروازہ کھٹکھٹاتا پھر رہا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل مسئلہ اپنی جگہ جوں کا توں موجود ہے، جو بورڈ کے دائرہ اختیار میں بھی نہیں، اور وہ مسئلہ ہے پاکستان میں امن و امان کی صورتحال، جو سازگار نہیں ہے۔ اس لیے بنگلہ دیش اور دیگر ممالک سے دورے کی بھیک مانگنے سے بہتر ہے کہ حکومت پاکستان کے ساتھ بیٹھ کر معاملات کو طے کیا جائے اور ایسا ماحول بنایا جائے جس میں دوسرے ممالک دورہ کرنے کو آسان سمجھیں۔

پاکستان کا دورہ کرنے والے کھلاڑی یہاں آ کر قیدیوں کی طرح نہیں رہنا چاہتے، اس حال میں کہ وہ ہوٹل نہ جا پائیں، لوگوں سے نہ مل سکیں اور اسلحہ بردار کمانڈوز کے جلو میں میدان آئیں اور واپس جائیں، یہ ہرگز پاکستان میں کرکٹ واپس لانے کا درست طریقہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے تو ہمیں خود کو قائل کرنا ہوگا کہ یہاں مہمانوں کا آنا محفوظ ہے اور پھر اس کے بعد ہی دوسرے لوگ آنا پسند کریں گے۔ اگر صورتحال محفوظ نہیں تو پاکستان میں کرکٹ کھیلنے کے لیے دیگر ممالک کو مدعو کرنا سراسر پاگل پن ہوا کیونکہ اگر دوسری مرتبہ کوئی حادثہ پیش آ گیا تو اس کے نتائج پاکستان اور پاکستان کرکٹ کے لیے بہت سنگین ہوں گے۔ 2003 میں آئی سی سی کے صدر بننے والے احسان مانی نے کہا کہ پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کی واپسی کے لیے ہمیں دوسری ٹیموں کا اعتماد جیتنا ہوگا۔ مثلاً آسٹریلیا کے خلاف تین ایک روزہ مقابلے کھیلنے کے لیے ہم ایک مقابلہ دبئی، دوسرا ابوظہبی میں کھیلنے کے بعد انہیں کہہ سکتے ہیں کہ ایک مقابلہ لاہور یا کراچی میں ہو جائے۔ اس طرح آہستہ آہستہ دیگر ممالک کا اعتماد بحال ہوگا بنگلہ دیش جیسے ممالک پر زور دینا کہ وہ آئیں اور کھیلیں، مجھے نہیں لگتا کہ وہ راضی ہوں گے ہم نے دیکھا کہ بنگلہ دیش نے آخر میں انکار کر دیا اور معذرت کر لی کہ وہ اپنی ٹیم نہیں بھیج سکتے۔ ہم نے ناک بھوں چڑھائی اور انہیں دھمکایا تو وہ بولے اچھا ہم دورہ کریں گے لیکن کسی نے عدالت کا رخ کر لیا اور پاکستان ٹیم بھیجنے کے خلاف حکم امتناعی حاصل کر لیا۔

جنگجو وکٹ کیپر مارک باؤچر، کیریئر کا افسوس ناک اختتام!!

چند ریکارڈز ایسے ہیں، جنہیں کرکٹ میں ناقابل عبور ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ چند بہت ہی عظیم کھلاڑی لب بام تک پہنچتے ہیں اور ان کی کمند ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسا کہ عظیم کرکٹر سر ڈان بریڈمین کا 100 رنز کا اوسط حاصل نہ کرپانا، اور حنیف محمد کا دو رنز کے فاصلے سے 500 رنز کی انفرادی اننگز سے محروم ہو جانا۔ بالکل اسی طرح 3 دسمبر کو پیدا ہونے والے مارک باؤچر بھی ہیں، جو 998 بین الاقوامی شکار کے ساتھ ہی مایوس کن انداز میں دنیائے کرکٹ سے رخصت ہوئے۔ 3 دسمبر 1976 کو ایسٹ لندن، جنوبی افریقہ میں پیدا ہونے والے مارک باؤچر، 15 سال تک جنوبی افریقی کرکٹ ٹیم کا حصہ رہے۔ انہوں نے بین الاقوامی کیریئر کا آغاز اکتوبر 1997 میں پاکستان کے خلاف شیخوپورہ ٹیسٹ سے کیا۔ وہ 500 ٹیسٹ کیچ پکڑنے والے تاریخ کے پہلے وکٹ کیپر تھے۔ اکتوبر 2007 میں سب سے زیادہ ٹیسٹ شکار کا آسٹریلیا کے این ہیلی کا ریکارڈ توڑا، اور پھر پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ کیریئر کے بیشتر حصے میں ان کا مقابلہ آسٹریلیا کے ایڈم گلکرسٹ سے رہا۔ گو کہ وکٹوں کے آگے وہ گلی کے پائے کے کھلاڑی نہ تھے لیکن وکٹوں کے پیچھے سخت مقابلے کے بعد انہیں ہمیشہ کے لیے پیچھے چھوڑ دیا باؤچر کی خاص بات ان کی شاندار فٹنس بھی تھی مسلسل 75 ٹیسٹ مقابلوں میں جنوبی افریقہ کی نمائندگی کی ٹیسٹ میں پانچ سنچریاں بنانے کے علاوہ مختصر طرز کے بھی بہت عمدہ کھلاڑی تھے 44 گیندوں پر سنچری بنانے اور 22 یا اس سے کم گیندوں پر تین نصف سنچریاں بنانے کے ریکارڈ ان کے پاس ہیں۔

مارک باؤچر کے کیریئر پر ایک نظر

فارمیٹ	میچ	رنز	بہترین	اوسط	100	50	اسٹمپ/کیچ
ٹیسٹ	147	5515	125	30.30	5	35	532/23
ون ڈے	295	4686	147*	28.57	1	26	403/22
ٹی ٹوئنٹی	25	268	36*	17.86	0	0	18/1

نہ صرف یہ کہ ان کے اعداد و شمار، وکٹوں کے پیچھے اور آگے، ایک بہترین کھلاڑی کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ مرد بحران کی حیثیت سے جو کردار جنوبی افریقی ٹیم میں نبھایا، اس نے پروٹیز دستے کا جزو لاینفک بنا دیا تھا تاریخ کا بہترین میچ قرار دیے جانے والے آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ معرکے کے بھی اہم کھلاڑی تھے جب مارچ 2006 میں جنوبی افریقہ نے 435 رنز کے ریکارڈ ہدف کا تعاقب کیا تھا۔ اختتامی لمحات میں 50 رنز کی ناقابل شکست اننگز تراشی۔ جبکہ وکٹوں کے پیچھے سرعت و مہارت کی گواہی اعداد و شمار دے ہی رہے ہیں۔ باؤچر کے کیریئر کا بہترین مقابلہ بلاشبہ ایک روزہ کرکٹ تاریخ کا بھی بہترین مقابلہ تھا، جس میں حتمی لمحات میں ان کی نصف سنچری نے جنوبی افریقہ کو فتح سے ہمکنار کیا ان کے قابل رشک کیریئر کا اختتام بہت ہی افسوسناک انداز میں ہوا۔ رواں سال انگلستان کے خلاف اہم ترین سیریز سے قبل ایک ٹور میچ کے دوران ان کی ایک آنکھ شدید زخمی ہو گئی۔ چوٹ اتنی کاری ثابت ہوئی کہ انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جانا پڑا اور پھر وطن واپس روانہ کر دیا گیا۔ بائیں آنکھ پر لگنے والی چوٹ دراصل ساتھی گیند باز عمران طاہر کی گیند پر حریف ٹیم سمرسیٹ کے بلے باز جمال حسین کے بولڈ ہونے سے اڑنے والی بیلز کی وجہ سے لگی۔ باؤچر فوری طور پر لیٹ گئے اور پھر انہیں اس عالم میں میدان سے باہر لایا گیا کہ ان کی آنکھ سے خون بہہ رہا تھا۔ یوں 147 ٹیسٹ میچز اور 295 ایک روزہ مقابلوں میں ملک کی نمائندگی کے بعد مارک باؤچر بادل نخواستہ دنیائے کرکٹ کو خیرباد کہہ گئے۔ وہ نہ صرف 150 ٹیسٹ میچز کھیلنے سے محروم رہ گئے بلکہ وکٹوں کے پیچھے ایک ہزار بین الاقوامی شکار کرنے والے تاریخ کے پہلے وکٹ کیپر بننے سے بھی۔ انھوں نے ٹیسٹ میں وکٹوں کے پیچھے 555 شکار کیے تھے جبکہ ایک روزہ میں ان کے شکاروں کی تعداد 424 تھی۔ بقیہ ٹی ٹوئنٹی کے 19 شکاروں کو ملایا جائے تو یہ کل تعداد 998 بنتی ہے اور کوئی شبہ نہیں تھا کہ وہ انگلستان میں چار ٹیسٹ میچز کی سیریز میں یہ سنگ میل عبور نہ کرتے لیکن وائے ری قسمت!! ان میں سے ٹیسٹ کے 555 شکار، بذات خود ایک ریکارڈ ہیں جبکہ ایک روزہ میں 424 کے ساتھ وہ دوسرے سب سے کامیاب وکٹ کیپر تھے۔ 1998، 2000 اور 2006 میں سال کے بہترین کھلاڑی کا قومی اعزاز جیتا جبکہ وزڈن نے 2009 میں سال کا بہترین کھلاڑی قرار دیا تھا۔ جنوبی افریقہ نے ان کی سالگرہ کے دن آسٹریلیا میں تاریخی فتح سمیٹ کر انہیں زبردست تحفہ دیا واضح رہے کہ انگلستان کے خلاف مذکورہ سیریز، جس سے قبل باؤچر زخمی ہو گئے تھے، میں جیتنے کے بعد جب جنوبی افریقہ نے ٹیسٹ کی عالمی نمبر ایک پوزیشن بھی ہتھیائی تو کپتان اور دیگر کھلاڑیوں نے اس جیت کو مارک باؤچر کے نام کیا تھا۔

سب سے زیادہ شکار کرنے والے وکٹ کیپر

وکٹ کیپر	ملک	پیریڈ	پیریڈ	میچ	شکار	کیچ	اسٹمپ
مارک باؤچر	جنوبی افریقہ	1997	2012	467	998	952	46
ایڈم گلکرسٹ	آسٹریلیا	1996	2008	396	905	813	92
آئین ہیلی	آسٹریلیا	1988	1999	287	628	560	68
کمار سنگا کارا	سری لنکا	2000	2012	493	580	462	118
ایم ایس دھونی	بھارت	2004	2012	320	518	416	102
روڈنی مارش	آسٹریلیا	1970	1984	188	479	463	16
جیف ڈوجون	ویسٹ انڈیز	1981	1991	250	474	448	26
بریندن میک کولم	نیوزی لینڈ	2002	2012	330	434	401	33
معین خان	پاکستان	1990	2004	288	434	341	93
کامران اکمل	پاکستان	2002	2012	240	420	341	41

ایلسٹر کک کی ریکارڈ ساز اور ریکارڈ شکن اننگز!!

انگلستان اور بھارت کے درمیان چار ٹیسٹ میچز کی سیریز کا اہم ترین معرکہ کولکتہ کے تاریخی ایڈن گارڈنز میں ہوا جہاں مہمان کپتان ایلسٹر کک تاریخ پر تاریخ رقم کرتے چلے گئے۔ 190 رنز کی شاندار اننگز کے دوران انہوں نے جو قیمتی ترین ریکارڈز اپنے نام کیے، ان میں میں 7 ہزار ٹیسٹ رنز کا سنگ میل عبور کرنے والے کم عمر ترین کھلاڑی کا اعزاز اور انگلستان کی جانب سے سب سے زیادہ ٹیسٹ سنچریاں بنانے کا کارنامہ سب سے نمایاں ہیں۔ محض 27 سال کی عمر میں کیریئر کی 23 ویں سنچری داغ کر وہ انگلستان کی جانب سے سب سے زیادہ ٹیسٹ سنچریاں بنانے والے بلے باز بن گئے ہیں۔ انہوں نے 1920 کی دہائی میں کرکٹ کیریئر کا آغاز کرنے والے عظیم انگلش کھلاڑی والی ہیمنڈ کا 22 سنچریوں کا ریکارڈ توڑا۔ ہیمنڈ نے 20 سالہ کیریئر میں 85 ٹیسٹ مقابلے کھیلے اور 58.45 کے شاندار اوسط سے 7249 رنز بنائے، جس میں 22 سنچریاں بھی شامل تھیں۔ ان کے علاوہ عظیم کولن کاؤڈرے اور جیفری بائیکاٹ بھی کیریئر میں 22، 22 سنچریاں بنا چکے ہیں جبکہ کک کے ساتھی کھلاڑی کیون پیٹرسن بھی 22 سنچریوں کا ریکارڈ رکھتے ہیں اور فی الحال صرف وہی ہیں جو اس ریکارڈ میں کک کا تعاقب کر سکتے ہیں۔

انگلستان کی جانب سے سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے کھلاڑی

بلے باز	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ایلسٹر کک	87	154	7117	294	49.42	23	29
والی ہیمنڈ	85	140	7429	336*	58.45	22	24
کیون پیٹرسن	91	155	7335	227	49.89	22	28
کولن کاؤڈرے	114	188	7624	182	44.06	22	38
جیفری بائیکاٹ	108	193	8114	193	246*	22	42

سب سے زیادہ سنچریاں بنانے کا اعزاز بھارت کے سچن ٹنڈولکر کو حاصل ہے جنہوں 23 سالہ کیریئر میں اب تک 51 سنچریاں بنائی ہیں۔ علاوہ ازیں ایلسٹر کک 7 ہزار رنز کا سنگ میل عبور کرنے والے کم عمر ترین کھلاڑی بھی بنے ہیں۔ انہوں نے 27 سال 347 دن کی عمر میں بھارت کے عظیم سچن ٹنڈولکر سے یہ اعزاز چھینا ہے جنہوں نے 28 سال 193 دن کی عمر میں 7 ہزار رنز بنا کر نیا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ سچن نے یہ کارنامہ نومبر 2001 میں جنوبی افریقہ کے خلاف بلوم فانٹین ٹیسٹ میں انجام دیا تھا جو ان کے کیریئر کا 85 واں مقابلہ تھا۔ ان دونوں اہم ریکارڈز کے علاوہ کک بحیثیت کپتان اپنے ابتدائی پانچوں ٹیسٹ میچز میں سنچریاں اسکور کر کے بھی تاریخ میں نام امر کر چکے ہیں۔ وہ یہ کارنامہ انجام دینے والے تاریخ کے واحد کھلاڑی ہیں۔ کک نے پہلی بار مارچ 2010 میں بنگلہ دیش کے خلاف چٹاگانگ ٹیسٹ میں انگلستان کی قومی ٹیم کی قیادت کی تھی اور پہلی اننگز میں 173 رنز بنا کر فتح میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اسی مہینے میں ڈھاکہ میں ہونے والے اگلے ٹیسٹ میں کک نے دوسری اننگز میں ناقابل شکست 109 رنز بنائے۔

پھر قیادت واپس اینڈریو اسٹراس کو ملی جنہوں نے رواں سال جنوبی افریقہ کے خلاف مایوس کن شکست کے بعد قیادت سے استعفیٰ دیتے ہوئے دنیائے کرکٹ کو خیرباد کہہ دیا اور انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ نے کک کو نیا ٹیسٹ کپتان مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ بحیثیت کپتان کک کی پہلی ذمہ داری ہی بہت بھاری تھی، یعنی بھارت کا دورہ کرنا جس میں وہ زبردست انداز میں کامیاب رہے ہیں۔ احمد آباد میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ میں گو کہ ان کی سنچری میچ بچانے میں ناکام رہی لیکن 176 رنز بنا کر انہوں نے اپنی فارم کا بھرپور ضرور اظہار کیا۔ ممبئی میں انگلستان کی تاریخی فتح میں انہوں نے پہلی اننگز میں 122 رنز بنا کر اپنا حصہ ڈالا اور کولکتہ میں ٹیسٹ کے تیسرے روز وہ بدقسمتی سے اس وقت رن آؤٹ ہو گئے جب وہ ڈبل سنچری سے محض 10 قدم کے فاصلے پر تھے۔ انہوں نے 377 گیندوں پر 2 چھکوں اور 32 چوکوں کی مدد سے 190 رنز بنائے۔ کک کی شاندار بلے بازی ظاہر کرتی ہے کہ وہ اس وقت زندگی کی بہترین فارم میں موجود ہیں اور قیادت کا تازہ بوجھ بھی ان کے بلے کو رنز اگلنے سے نہیں روک سکتا۔

سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے سرفہرست 5 بلے باز

بلے باز	میچ	رنز	بہترین	اوسط	100	50
سچن ٹنڈولکر	193	15638	248*	54.67	51	66
جیک کیلس	158	12980	224	56.92	44	56
رکی پونٹنگ	168	13378	257	51.85	41	62
راہول ڈراوڈ	164	13288	270	52.31	36	63
سنیل گواسکر	125	10122	236*	51.12	34	45

انگلینڈ کے سابق کپتان گراہم گوچ کے خیال میں انگلینڈ کے موجودہ کپتان ایلسٹر کک سچن ٹنڈولکر اور رکی پونٹنگ جتنے رنز بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ستائیس سالہ ایلسٹر کک انگلینڈ کی طرف سے سب سے زیادہ سنچریاں بنانے کا ریکارڈ قائم کر چکے ہیں۔ انتالیس سالہ سچن ٹنڈولکر اس وقت 51 ٹیسٹ سنچریاں اسکور کر کے عالمی ریکارڈ قائم کر چکے ہیں۔ سچن ٹنڈولکر ٹیسٹ اور ون ڈے میچوں میں سنچریوں کی سنچری مکمل کر چکے ہیں۔ گراہم گوچ سمجھتے ہیں کہ کسی بیٹسمین کی عمر میں ستائیس سے پینتیس سال کی عمر انتہائی اہم ہوتی ہے۔ گراہم گوچ کے خیال میں ستائیس سالہ ایلسٹر کک ابھی تک اپنی بیٹنگ کے عروج پر نہیں پہنچے ہیں اور اپنے کھیل کو مزید بہتر کر سکتے ہیں۔ ایلسٹر کک نے انڈیا کے دورے کے دوران انتہائی عمدہ بیٹنگ کی اور ممبئی اور کولکتہ میں سنچریاں سکور کر کے اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار کر چکے ہیں۔ ایلسٹر کک 7103 رنز بنا کر انگلینڈ کی طرف سے سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں دوسرے نمبر پر پہنچ چکے ہیں۔ انگلش بیٹسمینوں میں سے گراہم گوچ نے صرف ایلسٹر کک سے زیادہ رنز اسکور کیے ہیں۔ گراہم گوچ سمجھتے ہیں کہ ایلسٹر کک کے سچن ٹنڈولکر کے درجے کے بلے بازوں کی فہرست میں شامل ہونے کے لیے کئی عوامل اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایلسٹر کک نے اپنی فٹنس اور کھیل کو جاری رکھنے کی خواہش کو زندہ رکھا تو پھر وہ بھی اسی بلندی پر پہنچ سکتے ہیں جہاں سے رکی پونٹنگ نے کرکٹ کو خیرباد کہا ہے۔ گراہم گوچ نے ایلسٹر کک کی بطور بیٹسمین تربیت میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ گوچ کہتے ہیں کہ ایلسٹر کک موجودہ پوزیشن تک پہنچنے کے لیے انتھک محنت کی ہے۔

بحیثیت ٹیسٹ کپتان ایلسٹر کک کی بیٹنگ کارکردگی

تاریخ	سال	بمقابلہ	بمقام	اننگ 1	اننگ 2	ٹوٹل
12 مارچ	2010	بنگلہ دیش	چٹاگانگ	173	39	212
20 مارچ	2010	بنگلہ دیش	ڈھاکہ	21	109*	130
15 نومبر	2012	بھارت	احمد آباد	41	176	217
23 نومبر	2012	بھارت	ممبئی	122	18*	140
5 دسمبر	2012	بھارت	کولکتہ	190	1	191
13 دسمبر	2012	بھارت	ناگپور	1	13	14

عہد زریں ختم، سچن ٹنڈولکر ون ڈے کرکٹ سے ریٹائر ہو گئے!!

عہد حاضر کے بریڈ مین، کرکٹ کے دیوتا اور ریکارڈز کے بے تاج بادشاہ سچن رمیش ٹنڈولکر نے بالآخر ایک روزہ میچوں کو خیرباد کہہ ہی دیا اور 23 برسوں پر محیط سچن کا طویل اور حیرت انگیز کیریئر یک لخت اپنے اختتام کو پہنچ گیا، اور وہی ہوا جس کا ڈر ان کے مداحوں کو اکثر پریشان کرتا تھا، یعنی ایک شاندار کیریئر کا افسوسناک اختتام، سچن کے اس ناگہانی فیصلے کی توقع یقیناً کسی نے نہیں کی تھی۔ نیوزی لینڈ اور انگلینڈ کے خلاف ناقابل فہم مظاہروں کے سبب ان کے ریٹائرمنٹ کے مطالبات اگرچہ زور پکڑ چکے تھے، اس کے باوجود کوئی توقع نہیں کر رہا تھا کہ سچن یوں اچانک اور پاکستان کے خلاف اہم ترین سیریز سے قبل ایک روزہ کرکٹ کو الوداع کہہ دیں گے۔ انگلینڈ کے خلاف بھارت کی حالیہ بدترین شکست جس میں ٹیم انڈیا کے بیشتر ارکان نااہل ثابت ہوئے، ان میں ایک نام اس عظیم بلے باز کا بھی تھا۔ کولکتہ ٹیسٹ کی پہلی اننگ میں 76 رنز کے علاوہ سچن انگلستان کے خلاف کھیلے گئے تینوں ٹیسٹ میچوں میں بری طرح ناکام رہے۔ اس باری کو اگر چھوڑ دیا جائے تو گزشتہ 9 ٹیسٹ باریوں میں سچن کا اسکور کچھ اس طرح تھا۔ 2، 5، 8، 8، 13، 27، 17 اور 19۔ اس سے قبل نیوزی لینڈ کے خلاف گھریلو میدانوں پر ہی سچن بری طرح ناکام رہے تھے۔ جس کے بعد ان کی اہلیت پر چہار جانب انگلیاں اٹھنے لگی تھیں۔ حتیٰ کہ سنیل گواسکر نے سچن کے عجیب و غریب انداز میں مسلسل بولڈ ہونے پر دو ٹوک لفظوں میں یہ کہہ دیا تھا کہ انہیں اب ریٹائر ہو جانا چاہئے۔ نیوزی لینڈ کے خلاف کھیلی گئی اس سیریز کے بعد انگلینڈ نے جہاں بھارتی ٹیم کے پرانے زخموں کو مزید گہرا کر دیا وہیں انگلستان کا یہ تاریخی دورہ سچن کے لئے بھی نہ صرف یہ کہ پریشان کن رہا بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ اسی دورے نے سچن کو اس حتمی فیصلے تک پہنچنے پر مجبور کر دیا تو غلط نہ ہوگا۔ احمد آباد ٹیسٹ کے بعد بھارتی کرکٹ کی تاریخ کی جس بدترین کہانی کی شروعات ہوئی اس کے ہر باب کے اختتام کے بعد میڈیا کی تلوار سچن پر گرتی رہی۔ کب جاگے سچن، یووان کو موقع دو جیسے فقرے فضا میں گونجنے لگے۔ یہ گونج نئی نہیں تھی لیکن اس دفعہ یقیناً یہ سچن کے لئے ساعت شکن ہو گئی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ روایتی حریف پاکستان کے دورے سے قبل ہی سچن نے اپنی زندگی کا اہم ترین فیصلہ بورڈ کے سامنے رکھ ڈالا۔ بورڈ کے لئے تو یہ خبر ہزار مرحلہ انتظار ختم ہوا جیسی خوشخبری لے کر آئی۔ صدر این سرینی واسن نے خندہ پیشانی سے اس فیصلے کا استقبال کیا سچن اور بورڈ کے درمیان اس ایجاب و قبول کے عین بعد پاکستان کے خلاف کھیلی جانے والی ایک روزہ سیریز کے لئے بھارتی ٹیم کا اعلان بھی کر دیا گیا واقعات کا یہ ربط سچن کے شائقین کو کہاں گوارہ تھا؟ نتیجتاً غیر معتبر ذرائع سے یہ خبریں بھی موصول ہوئیں کہ بھارتی ٹیم کے انتخاب سے قبل سچن نے بورڈ کے صدر این سرینی واسن کو فون پر پاکستان کے خلاف کھیلی جانے والی ایک روزہ سیریز کے لئے اپنی دستیابی کے متعلق بتایا تھا لیکن صدر نے ان کی خراب فارم کے سبب یہ مشورہ دیا کہ وہ انگلینڈ اور آسٹریلیا کے خلاف کھیلے جانے والے میچوں پر توجہ دیں۔ ابھی ٹیم میں حالات کے پیش نظر ردوبدل ناگزیر ہو گئی ہے۔ بورڈ کے اس بے باکانہ فیصلے نے ہی سچن کو لامحالہ کرکٹ سے الگ ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ باتیں غیر مصدقہ ہونے کے باوجود یہ سوال ضرور پیدا کرتی ہیں کہ آخر سچن نے پاکستان کے خلاف کھیلے جانے والے کسی میچ کو اپنے ریٹائرمنٹ کے لئے کیوں نہیں منتخب کیا؟

سچن کے ریٹائرمنٹ کی وجہ کچھ بھی رہی ہو، اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ گزشتہ کئی ماہ سے سچن اپنے کیریئر کے آزمائشی دور سے گزر رہے تھے۔ ان کے لئے ریٹائرمنٹ کا فیصلہ ایک مشکل ترین فیصلہ ہوتا جا رہا تھا۔ صحیح وقت کے انتخاب میں یقیناً وہ پس و پیش میں تھے۔ اور اسی پس و پیش میں انہوں نے کئی قیمتی مواقع گنوا دیئے۔ عالمی کپ 2011 کے عین بعد اگر وہ ایک روزہ کرکٹ کو خیرباد کہہ دیتے تو یہ نہ صرف کرکٹ کی تاریخ کا حسین ترین الوداعیہ ہوتا بلکہ عالمی کپ 2011 کے بعد بھارتی ٹیم کو ملنے والی رسوائیوں کے داغ سے کم از کم اس عظیم بلے باز کا دامن تو محفوظ رہتا اور دنیا اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہ رہتی کہ ایک عظیم کھلاڑی کی سبکدوشی ٹیم کو یتیم کر دیتی ہے۔ سچن ٹنڈولکر ابتدا میں فاسٹ بولر بننا چاہتے تھے۔ وہ 1987 میں چنئی میں قائم فاسٹ بولنگ اکیڈمی میں تربیت کے لیے گئے، وہاں اس وقت چیف کوچ سابق آسٹریلوی فاسٹ بولر ڈینس للی تھے۔ انہوں نے ٹنڈولکر کی بیٹنگ صلاحیت دیکھتے ہوئے انہیں بیٹنگ کا مشورہ دیا۔ ٹنڈولکر نے برصغیر میں 1987 میں کھیلے گئے ورلڈ کپ میں بال بوائے کی حیثیت سے خدمات بھی انجام دیں۔ ان کا کام باؤنڈری لائن پار کر جانے پر گیند کو اٹھا کر میدان میں واپس پھینکنا تھا۔ 1992 میں انہوں نے 19 سال کی عمر میں انگلش کاؤنٹی یارکشائر سے معاہدہ کیا۔ وہ یارکشائر کی نمائندگی کرنے والے پہلے غیر جب کہ کاؤنٹی کرکٹ کھیلنے والے بھارت کے کم عمر ترین کھلاڑی ہیں۔ ان کا پسندیدہ کھلاڑی کوئی کرکٹر نہیں بلکہ سابق امریکی ٹینس اسٹار جان میکنرو ہیں۔ سچن نے اپنے کیریئر کے پہلے ٹیسٹ میں جو پیڈز استعمال کیے وہ انہیں سنیل گواسکر نے تحفے میں دیے تھے۔ ایک ایسے موقع پر جب پاکستان تاریخی دورے پر بھارتی سرزمین پہنچا سچن کا ایک روزہ کرکٹ کو خیرباد کہنا کئی شائقین کرکٹ کے لیے گراں ثابت ہوگا۔ جو اپنے ہیرو کو کم از کم اس تاریخی سیریز میں تو آخری مرتبہ کھیلتے دیکھنا چاہتے تھے۔ ویسے سچن نے آخری ایک روزہ پاکستان کے خلاف ہی رواں سال ایشیا کپ میں کھیلا تھا، جہاں انہوں نے نصف سنچری بنائی۔ جبکہ سچن کا پہلا ایک روزہ بھی روایتی حریف پاکستان کے خلاف ہی تھا جو انہوں نے 1989 میں گوجرانوالہ میں کھیلا۔ ان دونوں مقابلوں کے درمیان سچن نے 463 ایک روزہ بین الاقوامی مقابلے کھیلے۔ جن میں انہوں نے 18 ہزار 426 رنز اور 49 سنچریاں بنائیں، یہ سب کے سب عالمی ریکارڈز ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے حوالے سے جاری کردہ بیان میں سچن نے کہا کہ میں نے ایک روزہ طرز کی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ میں ایک عالمی کپ فاتح دستے کا رکن رہنے کا خواب پورا ہونے پر خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ میں ٹیم کے مستقبل کے لیے نیک خواہشات رکھتا ہوں اور ان تمام افراد کا ممنون ہوں جنہوں نے گزرے ہوئے سالوں میں مجھے اپنی محبت سے نوازا۔ سچن نے 6 ایک روزہ عالمی کپ ٹورنامنٹس میں شرکت کی اور 2011 میں ورلڈ کپ جیتنے والے دستے کے رکن بنے۔ اس تاریخی فتح کے بعد ڈیڑھ سال کے عرصے میں انہوں نے محض دو ایک روزہ مقابلے کھیلے اور اپنی ریٹائرمنٹ کے لیے بھی اس دن کا انتخاب کیا جس روز بھارت نے پاکستان کے خلاف محدود اوورز کی سیریز کے لیے اپنے اسکواڈز کا اعلان کیا ہے۔

ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
آسٹریلیا	71	70	3077	175	44.59	9	15
بنگلہ دیش	12	11	496	114	49.60	1	2
برمودا	1	1	57	57*	-	-	1
انگلینڈ	37	37	1455	120	44.09	2	10
آئرلینڈ	2	2	42	38	21.00	0	0
کینیا	10	9	647	146	107.83	4	1
نمیبیا	1	1	152	152	152.00	1	0
نیدرلینڈ	2	2	79	52	39.50	0	1
نیوزی لینڈ	42	41	1750	186*	46.05	5	8
پاکستان	69	67	2526	141	40.09	5	16
جنوبی افریقہ	57	57	2001	200*	35.73	5	8
سری لنکا	84	80	3113	138	43.84	8	17

یو اے ای	2	2	81	63	40.50	0	1
ویسٹ انڈیز	39	39	1573	141*	52.43	4	11
زمبابوے	34	33	1377	146	49.17	5	5
ہوم	164	160	6976	200*	48.11	20	38
بیرون ملک	147	146	5065	163*	37.24	12	24
نیوٹرل	152	146	6385	152	49.11	17	34

بھارتی کرکٹ بورڈ نے کہا ہے کہ ٹنڈولکر کے ون ڈے کرکٹ سے ریٹائر ہونے کے فیصلے سے حیرانگی نہیں ہوئی۔ بھارتی بورڈ کے چیف رتنا کر شیٹھی نے کہا کہ ہم ٹنڈولکر کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹنڈولکر درست وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ ورلڈ کپ 2015 میں نوجوان ٹیم کی تیاری کیلئے ٹنڈولکر نے دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ دوسری طرف بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سارو گنگولی نے کہا ہے کہ ماسٹر بیٹسمین ٹنڈولکر کو پاک بھارت سیریز ضرور کھیلنی چاہیے تھی مگر انہوں نے جو فیصلہ کیا وہ درست ہی ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سلیکٹرز نے ٹنڈولکر پر ریٹائرمنٹ لینے کے لئے کوئی پریشر نہیں ڈالا۔ کوئی سلیکٹر انہیں ون ڈے ٹیم سے ڈراپ نہیں کر سکتا تھا۔ پاکستان کے سابق کپتان انضمام الحق کا کہنا ہے کہ مایہ ناز بھارتی بیٹسمین سچن ٹنڈولکر کی ریٹائرمنٹ سے ون ڈے انٹرنیشنل کرکٹ کا ایک سنہری دور ختم ہوگیا، انہیں پاکستان کے خلاف ون ڈے سیریز کے بعد ریٹائر ہونا چاہیے تھا۔ سابق پاکستانی کپتان کا کہنا ہے کہ سچن ٹنڈولکر نئے آنے والے کھلاڑیوں کیلئے رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں، انہیں پاکستان کے خلاف ون ڈے سیریز کے بعد ریٹائر ہونا چاہیے تھا تاکہ شائقین انہیں بہتر طور پر الوداع کہہ سکتے۔ انضمام الحق نے کہا کہ سچن ٹنڈولکر کی ریٹائرمنٹ سے ون ڈے انٹرنیشنل کرکٹ کا ایک سنہری دور ختم ہوگیا۔

ٹی ٹوئنٹی اور ون ڈے سیریز کیلئے بھارت میں موجود پاکستانی کرکٹرز نے ایک روزہ سے ریٹائر ہونے والے بھارتی لیجنڈ سچن ٹنڈولکر کو خراج تحسین پیش کرنے میں کسی بخل سے کام نہیں لیا اور دل کھول کر ان کی تعریف کی ہے۔ پلیئرز کہنا ہے کہ لٹل ماسٹر کی توصیف کے لیے الفاظ نہیں مل رہے۔ قومی ٹی ٹوئنٹی کے کپتان محمد حفیظ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اور میرے ساتھی کھلاڑی یہ سوچ کر دکھی ہو رہے ہیں کہ ٹنڈولکر کو اب محدود اوورز کے میچز کے دوران ایکشن میں نہیں دیکھ سکیں گے۔ درحقیقت میں ان کی شدید کمی محسوس کروں گا، انہوں نے اپنی شاندار بیٹنگ سے دنیا بھر میں خطرناک سے خطرناک بولنگ اٹیک کے ساتھ بچوں کے کھلونے جیسا برتا کیا، میں سچن ٹنڈولکر کو ان کی خدمات پر سلوٹ کرتا ہوں۔ فاسٹ بولر عمر گل نے کہا کہ انہوں نے بھارت میں کرکٹ کی بے پناہ خدمت کی، خاص کر نوجوان پلیئرز کی تربیت میں ان کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل رہا۔ بھارتی ٹیم میں ان کی موجودگی سے ویرات کوہلی اور سریش رائنا جیسے نوجوان پلیئرز نے بہت کچھ سیکھا۔ فاسٹ بولر سہیل تنویر نے کہا کہ میں نے ٹنڈولکر کو بولنگ کرکے بہت لطف لیا، میں جانتا تھا کہ ان کے سامنے بولنگ کرتے ہوئے کسی معمولی سے غلطی کی بھی گنجائش ہرگز نہیں، وہ اچھی سے اچھی گیند کو باؤنڈری کے باہر پہنچا سکتے ہیں۔ ہر کھلاڑی کی زندگی میں یہ دن ضرور آتا ہے جب اسے کھیل کو خیرباد کہنا پڑتا ہے، ان کے کارنامے بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں، ان کے کارنامے لفظوں میں بیان بھی نہیں کیے جاسکتے۔ میں ان کے شاندار مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ ٹیسٹ کرکٹ میں مزید کئی سنچریاں اسکور کریں۔ نوجوان بیٹسمین عمر امین نے کہا کہ میں نے گذشتہ ایشیا کپ میں بھارت کے خلاف میچ کھیلا تھا لیکن بدقسمتی سے ٹنڈولکر اس میچ میں نہیں تھے میں ان کے بارے میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ اگر کرکٹ کوئی مذہب ہوتا تو سچن اس کے خدا ہوتے۔

463 میچوں میں اپنے جلوے بکھیر چکے سچن کی بدنصیبی کہیئے یا ان کے شائقین کی کم نصیبی کہ اس عظیم بلے باز کو اس کے آخری ایک روزہ میچ میں خراج عقیدت پیش نہ کیا جاسکا۔ اس طرح ان کے مداحوں کی یہ تمنا بھی پوری نہ ہوسکی کہ وہ اپنے پرستار کور کی پونٹنگ، مرلی دھرن اور اسٹیو وا کی طرح اپنا آخری سلام پیش کریں۔ یہ شاید کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان مارچ 2012 میں ایشیا کپ میں کھیلا گیا پانچواں میچ سچن کا آخری ایک روزہ میچ ثابت ہوگا۔ اس میچ میں سچن نے 52 رن بنائے تھے، ساتھ ہی بھارت نے شاندار طریقے سے پاکستان کو 6 وکٹوں سے شکست دی تھی۔ لیکن اس وقت کسی نے سوچا بھی نہ تھا کہ یہ میچ تاریخ کے صفحات پر کسی اور اعتبار سے بھی محفوظ ہو رہا ہے۔ درحقیقت سچن کے بہترین ایک روزہ کیریئر کا یہ قابل افسوس اور تکلیف دہ اختتام تھا۔ اب ان کا ٹیسٹ کرکٹ سفر کتنی منزلیں طے کرتا ہے یہ تو وقت ہی بتائے گا البتہ کرکٹ کے ہر شائق کی یہی تمنا رہے گی کہ ان منزلوں کی انتہا میں کوئی گھن نہ لگنے پائے اور سچن اپنے ٹیسٹ کیریئر سے پورے آب و تاب اور احترام کے ساتھ رخصت ہوں۔

سچن ٹنڈولکر کے چند اہم ریکارڈز ایک نظر میں

سچن ٹنڈولکر نے سال 1989 میں پاکستان کے خلاف اپنے بین الاقوامی کرکٹ کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت سے اب تک انہوں نے بے شمار نئے ریکارڈ قائم کیے۔ ون ڈے میں دو سو رنز کی اننگز ہو یا پھر ٹیسٹ میں پچاس سے زیادہ سنچریاں، سچن ٹنڈولکر بیٹنگ کے میدان میں ہر لحاظ سے سپر ہٹ رہے۔

ان کے چند اہم ریکارڈز مندرجہ ذیل ہیں

ٹیسٹ کرکٹ

1۔ ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ 15645 رنز۔
2۔ ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ سنچریاں (51)
3۔ 15 ہزار ٹیسٹ رنز بنانے والے دنیا کے پہلے کھلاڑی۔
4۔ ایک کیلنڈر سال میں سب سے زیادہ یعنی چھ بار ایک ہزار یا اس سے زیادہ رنز بنانے والے پہلے کھلاڑی۔
5۔ ایک اننگز میں 150 یا اس سے زیادہ رنز سب سے زیادہ بار بنانے والے کھلاڑی۔
6۔ سب سے کم عمر میں ٹیسٹ سنچری بنانے والے بھارتی کھلاڑی۔
7۔ بیس سال کی عمر سے پہلی پانچ ٹیسٹ سنچریاں بنانے والے پہلے کھلاڑی۔
8۔ سب سے زیادہ ٹیسٹ کھیلنے والے بھارتی کھلاڑی 194 ٹیسٹ
9۔ غیر ملکی سرزمین پر سب سے زیادہ رنز بنانے والے بھارتی کھلاڑی۔
10۔ غیر ملکی سرزمین پر سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے کھلاڑی۔
11۔ سچن ان کھلاڑیوں میں شامل ہیں جنہوں نے ٹیسٹ کھیلنے والے ہر ملک کے خلاف سنچریاں بنائی ہیں۔

ون ڈے کیریئر ریکارڈ! (بیٹنگ)

میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50
463	452	18426	200*	44.83	21367	49	96

ون ڈے کیریئر ریکارڈ! (بالنگ)

میچ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	4w
463	8054	6850	154	5/32	44.48	5.10	6

ون ڈے انٹرنیشنل میچز کے ریکارڈز

1۔ ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی (18426)
2۔ ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے کھلاڑی (49)
3۔ سب سے زیادہ ون ڈے کھیلنے والے کھلاڑی۔
4۔ مسلسل سب سے زیادہ ون ڈے کھیلنے والے کھلاڑی (463)
5۔ سب سے زیادہ میدانوں پر کھیلنے والے کھلاڑی۔
6۔ ون ڈے میں ڈبل سنچری بنانے والے پہلے کھلاڑی۔
7۔ ایک کیلنڈر سال میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی۔
8۔ ایک کیلنڈر سال میں سب سے زیادہ سنچری بنانے والے کھلاڑی۔
9۔ ورلڈ کپ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی۔
10۔ ون ڈے میں 10 ہزار رنز بنانے والے پہلے کھلاڑی۔

بین الاقوامی کرکٹ کیریئر میں سچن ٹنڈولکر نے 195 چھکے اور 2016 چوکے لگانے کے ساتھ ساتھ 140 کیچز بھی پکڑے۔ مسلسل سب سے زیادہ ون ڈے کھیلنے والے کھلاڑی کا اعزاز بھی ان کے نام ہے۔ انہوں نے اپنا آخری میچ 18 مارچ 2012 کو میرپور بنگلہ دیش میں پاکستان ہی کے خلاف کھیلا تھا جس میں وہ 52 رنز بنا کر سعید اجمل کی بال پر یونس خان کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوئے تھے۔

سچن ٹنڈولکر نے اپنے 23 سالہ کیریئر میں بیٹنگ کے ریکارڈز پر اجارہ داری قائم کی، وہ ٹیسٹ اور ون ڈے میں سب سے زیادہ رنز اور سنچریز اسکور کرنے والے بیٹسمین ہیں لیکن اتفاق سے وہ اپنے کیریئر کے پہلے ون ڈے انٹرنیشنل میں صفر پر آؤٹ ہوگئے تھے۔ انہوں نے اس فارمیٹ میں اپنی پہلی نصف سنچری کیریئر کے 9ویں میچ میں اسکور کی جب کہ سنچری بنانے کیلئے انہیں 79 میچز تک انتظار کرنا پڑا۔ ان کی سارو گنگولی کی اوپننگ جوڑی نے ون ڈے کرکٹ میں بھارت کیلئے بیش بہا کارنامے انجام دیے۔ دونوں کے درمیان انٹرنیشنل میچز میں 26 سنچری پارٹنرشپ قائم ہوئیں جن میں سے 21 بار بحیثیت اوپنر تھیں۔ یہ دونوں ہی عالمی ریکارڈ ہیں۔ (حسام نسیم)

ون ڈے انٹرنیشنل کریئر آغاز! بمقابلہ پاکستان بمقام گجرانوالہ 18 دسمبر 1989

آخری ون ڈے انٹرنیشنل میچ! بمقابلہ پاکستان بمقام ڈھاکہ 18 مارچ 2012

خوبصورت پیس میری بالنگ کی اصل طاقت ہے!! اشوک ڈینڈا

سیدھے ہاتھ سے تیز گیند اور بیٹنگ کرنے والے اشوک ڈینڈا تا حال بھارتی ٹیم میں اپنی جگہ مستحکم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ 25 مارچ 1984 کو کولکتہ میں جنم لینے والے اشوک بھیم چندرا ڈینڈا کو بھارت کی طرف سے دس اوڈی آئی اور پانچ ٹی ٹوئنٹی میچوں شرکت کا اعزاز حاصل ہوا ہے اور دونوں فارمیٹ میں اس کی وکٹوں کی تعداد 19 ہے جو کہ ہرگز بری کارکردگی نہیں کہی جاسکتی۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ 2009 میں عالمی کیریئر کا آغاز کرنے والے اس کھلاڑی کو تین سال میں محض 15 میچ کھیلنے کو ملے جس سے اس کی صلاحیتوں کا درست اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ کولکتہ سے تین گھنٹے کی مسافت پر واقع چھوٹے سے گاؤں نجن پور سے تعلق رکھنے والے اشوک ڈینڈا کو نیٹ پر گیند کرتے دیکھ کر اس کے ابتدائی کوچ اتول دیو برمن حیران رہ گئے۔ اس کے بعد کالی گھاٹ کلب اور آسٹریلین انسٹی ٹیوٹ آف اسپورٹس سے اس نے کھیلا۔ ڈینڈا کا فرسٹ کلاس ڈیبو 2005-06 کے سیزن میں بنگال کی طرف سے ہوا۔ وہ اپنی ٹیم کا مستقل ممبر تھا جس نے رانجی ٹرافی کے فائنل تک کوالیفائی کیا 8 میچوں میں 16 وکٹیں اس کی بہتر پرفارمنس کو اجاگر کر رہی تھیں۔ 2008 کے آئی پی ایل کے ابتدائی ایڈیشن میں اسے کولکتہ نائیٹ رائیڈرز کے اسکواڈ کا حصہ بنایا گیا۔ عمدہ پرفارمنس کے باوجود وہ آج بھی اس امید پر قائم ہے کہ جلد اسے بھارتی ٹیم کا حصہ بننے کا موقع ملے گا۔ زیر نظر انٹرویو میں وہ اس بات کا اعادہ کرتا بھی نظر آتا ہے۔

ایلن ڈونلڈ نے تمہیں ہائی کلاس بالر تسلیم کرتے ہوئے تمہارے منفرد بالنگ ایکشن کو بھی سراہا ہے خاص کر جب تم گیند پھینکنے سے قبل لمبی جمپ لیتے ہو؟

ایلن ڈونلڈ جو کہ پونے واریئر کے کوچ بھی ہیں انہوں نے مجھے اس سال آئی پی ایل میں دیکھا اور وہ جانتے تھے کہ میں ہر وقت اپنی سو فیصد پرفارمنس کی کوشش کرتا ہوں۔ وہ میری اس محنت کو سراہتے تھے جو کہ میں کرتا تھا اور میرے کام کو پسند بھی کرتے تھے وہ میرے انرجی لیول کے ساتھ خوش تھے۔

حد سے زیادہ لمبی جمپ تمہارے جسم کو متاثر نہیں کرے گی؟

یہ ایک قدرتی عمل ہے میں بچپن سے ہی اتنے لمبے جمپ سے گیند کراتا رہا ہوں اور یہ میرے جسم کو قطعی متاثر نہیں کرتی۔ اور نہ ہی کسی نے میرے اس ایکشن کو تبدیل کرنے کیلئے کہا اس کا مطلب ہے کہ یہ ایکشن بالکل درست ہے۔

تم 28 ویں سال کو کراس کر چکے ہو کیا اس عمر میں آکر یہ محسوس کیا کہ تینوں میں سے اس فارمیٹ کے لئے زیادہ بہتر ہو؟

میں ہمیشہ ایک بات اپنے ذہن میں رکھتا ہوں کہ مجھے تینوں فارمیٹ کی کرکٹ کیلئے خود فٹ رکھنا ہے اور اس کے لئے میں سخت محنت کرتا ہوں ایکسر سائز کے ذریعے خود کو فٹ رکھتا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ کبھی یہ نہیں سوچا کہ بس یہ ایک فارمیٹ میرے لئے بہتر ہے۔

کیا یہ بات تمہاری حوصلہ شکنی نہیں کرتی کہ تم بھارتی ٹیم کا مستقل حصہ نہیں ہو؟

میں اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کرتا کہ میں ٹیم کا حصہ ہوں یا نہیں؟ میں تو اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ عرصے ٹیم کے لئے سو فیصد میچ فٹنس رکھوں۔ تاکہ میں ٹیم کا مستقل حصہ بن سکوں اگر آپ اچھی پرفارمنس دیں گے تو لازمی ٹیم کا حصہ بن کر رہینگے۔ میں اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر کہوں گا کہ اگر میں ڈومیسٹک کرکٹ میں اچھی کارکردگی دوں گا تو خود بخود بھارتی ٹیم کا حصہ بن جاؤں گا۔

ڈومیسٹک میں تمہاری ٹیم کوئی بڑی ٹیم نہیں سمجھی جاتی۔ کیا یہ بات تمہیں خوف زدہ نہیں کرتی کہ اس طرح تم سلیکشن کمیٹی یا بڑی ٹیم کے سلیکٹرز کی نگاہوں میں نہیں آسکو گے؟

میں اس قسم کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتا میں سمجھتا ہوں کہ بنگال کی ٹیم ایک اچھی سائیڈ ہے۔ یہاں جونیئر سینیئر کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں تمام لڑکے کھیل کو انجوائے کرتے ہیں۔ اور یہ ہماری کامیابی کی کنجی بھی ہے۔

کسے سمجھتے ہو کہ اس نے تمہارے کیریئر میں اہم کردار ادا کیا؟

ظہیر (خان) بھائی نے میری بہت زیادہ مدد کی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ کس طرح مختلف پلان کے ذریعے بلے بازوں کا شکار کیا جاسکتا ہے اور یہ انہی کی مہربانی ہے کہ آج میں اوور اور راؤنڈ دی اسٹمپ گیند کراتا ہوں اس کے علاوہ سارو گنگولی اور میرے ذاتی کوچ اتل دیو برمن نے بھی میری بہت مدد کی ہے۔

کچھ اپنے ہیروز کے بارے میں بتائیں؟

اس ضمن میں کسی ایک نام لینا مشکل ہے ہاں مجھے گلین میک گراتھ بریٹ لی اور جواگل سری ناتھ کو بالنگ کرتے دیکھنا اچھا لگتا ہے۔ حالانکہ میں کسی بالر کی کاپی نہیں کرتا لیکن ان بالرز سے کچھ سیکھنے کی کوشش کرتا ہوں کہ ان کی مہارت سے کچھ حاصل ہو جائے تو ایک خواب پورا ہو جائیگا۔

تمہاری بالنگ کی کامیابی کا راز کیا ہے؟

میں سمجھتا ہوں کہ وکٹ ٹو وکٹ بالنگ کرانا، ایک ہی ایریا کو ٹارگٹ بنا کر گیند کرانا، البتہ ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی میں زیادہ تر باؤنسرز اور سلو گیندوں کا استعمال کرتا ہوں۔ یہ مختصر فارمیٹ کی کرکٹ کیلئے بہترین ہتھیار ہیں میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میری خوبصورت پیس میری بالنگ کی اصل طاقت ہے میں 140 کی اسپیڈ سے سوئنگ کرانے کی اہلیت رکھتا ہوں۔

تم شارٹ پچ گیندوں کا کثرت سے استعمال نہیں کرتے؟

یہ میرا نیچرل طریقہ ہے اور میں اس طرح سے وکٹیں لینے میں کامیاب بھی رہا ہوں لیکن میں خود کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں اور اب میں ڈیتھ بالنگ کو امپروو کر رہا ہوں۔ میں آج کل نیٹ پر اپنی یارکر گیندوں پر بھی بہت زیادہ محنت کر رہا ہوں۔

بچپن کی کوئی یادیں شیئر کرینگے؟

میں اپنے گاؤں میں بیشتر وقت ٹینس بال اور فٹبال کھیلتا رہا ہوں میں ایک طویل عرصے تک کرکٹ کی بال سے نہ کھیل سکا 1999 میں جب میں کولکتہ آیا تو یہاں مجھے پہلی مرتبہ ڈیوک بال سے گیند کرانے کا موقع ملا اور مجھے بہت زیادہ مزا اس گیند کو کرا کر آیا میں اپنی جان لڑا کر فاسٹ گیند کراتا رہا۔

طویل قامت ہونا فاسٹ بالنگ کیلئے فائدہ مند نہیں؟

میں نے کبھی اس بارے میں نہیں سوچا۔ میں تو صرف ایک بات جانتا ہوں سائز کوئی مسئلہ نہیں ہے (قہقہہ)

اشوک ڈینڈا کی کارکردگی (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ون ڈے	10	3	18	16	6.00	-	-
ٹی ٹوئنٹی	5	1	19	19	19.00	-	-

بالنگ کارکردگی

فارمیٹ	میچ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی
ون ڈے	10	449	472	9	2/44	52.44	6.30
ٹی ٹوئنٹی	5	90	121	10	4/19	12.10	8.06

اشوک ڈینڈا

قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ کی تصویری جھلکیاں

لاہور لائنز، نئی قومی ٹی ٹوئنٹی چیمپئن بن گئی!!

پاکستان کی قومی کرکٹ کے سب سے بڑے ٹورنامنٹ میں لاہور کے شیروں نے ملک بھر کی ٹیموں کو پچھاڑ کر اپنی بادشاہت کا اعلان کردیا یہ دوسرا موقع ہے کہ لاہور لائنز نے قومی ٹی ٹوئنٹی کپ جیتا ہے اور اس مرتبہ فائنل میں زیر ہونے والی ٹیم فیصل آباد کی تھی، جو قومی ٹیسٹ کپتان مصباح الحق کی قیادت میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرکے فائنل تک پہنچی لیکن حفیظ الیون کو زیر کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہی۔ فائنل بھی لاہور لائنز کے دیگر تمام مقابلوں کی طرح یکطرفہ رہا اور 33 رنز کی جیت کے باعث لاہور گزشتہ سال کھونے والے اعزاز کو دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ لاہور نے پہلی بار 2010 میں قومی ٹی ٹوئنٹی کپ جیتا تھا، اور گزشتہ سال اپنے اعزاز کے دفاع میں ناکامی کے بعد اس سال ہوم گراؤنڈ پر بہت سخت حریف ثابت ہوا اور پورے ٹورنامنٹ میں نہ صرف ناقابل شکست رہا بلکہ اس نے فائنل سمیت تمام ہی مقابلے بھاری مارجن سے جیتے۔ فیصل آباد، جس نے 2005 میں پہلا قومی ٹی ٹوئنٹی کپ جیتا تھا، فائنل میں مکمل طور پر بجھا بجھا نظر آیا اور اک لمحے کے لیے بھی میچ پر اپنی گرفت حاصل کرتا نہیں دکھائی دیا۔ قذافی اسٹیڈیم میں موجود لاہور کے ہزاروں حامیوں کے لیے اپنی ٹیم کو باآسانی فتح حاصل کرتے دیکھنا ایک یادگار لمحہ تھا۔ لاہور لائنز نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور ناصر جمشید کی اننگز کی بدولت ابتدائی نصف حصے میں ملنے والی تحریک کی بدولت 154 رنز کا بھاری مجموعہ اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوا۔ ناصر جمشید نے 28 گیندوں پر 42 رنز بنائے، جس کی وجہ سے ابتدائی 10 لاہور 9 سے زائد کے بھاری اوسط سے 91 رنز بنانے میں کامیاب ہوا۔ ٹورنامنٹ کے گولڈن بوائے احمد شہزاد نے ناصر کے ساتھ مل کر عمدہ آغاز کیا اور انہوں نے خرم شہزاد اور عمران خالد کے دو اوورز میں دو، دو چوکے بھی رسید کیے لیکن پانچویں اوور کی پہلی گیند پر اسد علی کو چوکا رسید کرنے کے بعد مڈ آن پر فرخ شہزاد کے اک خوبصورت کیچ کا شکار ہو گئے۔ فرخ شہزاد نے ایک اٹھتے ہوئے شاٹ پر پیچھے کی جانب دوڑتے ہوئے کیچ تھاما اور سب سے بڑا خطرہ ٹل گیا۔ لیکن اس کے باوجود ابتدائی 10 اوورز تک میچ مکمل طور پر لاہور کے حق میں جھکا ہوا تھا، یہاں تک کہ گیارہویں اوور میں ناصر جمشید فرخ شہزاد کے ایک اور عمدہ کیچ کے باعث آؤٹ ہو گئے اس مرتبہ فرخ نے لانگ آن پر آگے کی جانب جست لگاتے ہوئے خوبصورت کیچ تھاما۔ اگلے ہی اوور میں کپتان محمد حفیظ کا لوٹ جانا رنز بنانے کی رفتار کو دھیما کر گیا۔ اکمل برادران یعنی کامران اور عمر اکمل جو اپنی تیز رفتار بلے بازی کے باعث مشہور ہیں، توقعات کے مطابق کارکردگی نہ دکھا سکے اور احسان عادل کے ایک خوبصورت اوور میں دونوں اپنی وکٹیں گنوا بیٹھے۔ عمر نے 20 اور کامران نے 18 رنز بنائے۔ آخری دونوں اوورز میں لاہور نے وکٹیں گنوائیں لیکن ناصر جمشید، احمد شہزاد اور محمد حفیظ کی ڈالی گئی بنیاد اتنی مضبوط تھی کہ اسکور پھر بھی 154 تک پہنچ ہی گیا۔ جو لاہور کی مضبوط بالنگ اور فیصل آباد کی کمزور بیٹنگ کو دیکھتے ہوئے کافی سے زیادہ تھا۔ فیصل آباد کی جانب سے احسان عادل نے سب سے زیادہ تین وکٹیں حاصل کیں۔ کئی بین الاقوامی کھلاڑیوں کی حامل لاہور کی مضبوط ٹیم کے خلاف 155 رنز کے ہدف کا تعاقب فیصل آباد کے لیے ایک امتحان تھا۔ حریف کپتان محمد حفیظ نے بہت ہی عمدہ بالنگ کا مظاہرہ کیا اور اپنے چار اوورز میں صرف 11 رنز دیکر 4 وکٹیں حاصل کیں جبکہ عبدالرزاق نے 2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ فیصل آباد کے کپتان مصباح الحق نے اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کی، لیکن ہدف تک پہنچنا ان کے بس کی بات ہی نہ تھی۔ وہ 37 گیندوں پر 37 رنز بنا کر آخری اوور میں آؤٹ ہوئے۔ ان کے علاوہ صرف علی وقاص 25 رنز کے ساتھ قابل ذکر بلے باز رہے۔ چھ بلے بازوں کی اننگز تو دہرے ہندسے میں بھی داخل نہ ہو سکیں۔ حفیظ کے چار شکاروں کے علاوہ دو وکٹیں عبدالرزاق اور ایک وکٹ ضیاالحق کو ملی۔ محمد حفیظ کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ آخر میں تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں فاتح لاہور لائنز کو 20 لاکھ روپے نقد اور ٹورنامنٹ ٹرافی دی گئی جبکہ احمد شہزاد کو بہترین بلے باز، اسد علی کو بہترین بالر، گلریز صدف اور کامران اکمل کو بہترین وکٹ کیپر اور یاسر عرفات، عمران اللہ اسلم، عمر اکمل اور فرخ شہزاد کو بہترین فیلڈر کے اعزازات دیے گئے۔ آخر میں آتش بازی کا شاندار مظاہرہ بھی کیا گیا۔

ایونٹ کے بہترین بلے باز (145 یا زائد رنز)

بیٹسمین	ٹیم	میچ	رنز	بہترین	اوسط	100	50
احمد شہزاد	لاہور لائنز	8	391	107	48.87	1	3
[illegible]	بہاولپور	7	262	89	37.42	0	2
نوید ملک	راولپنڈی	6	239	77	47.80	0	3
عمران فرحت	لاہور ایگلز	6	223	112*	44.60	1	1
شرجیل خان	حیدرآباد	6	215	101*	43.00	1	1
محمد حفیظ	لاہور لائنز	8	209	65	41.80	0	3
شعیب ملک	سیالکوٹ	6	203	51	50.75	0	2
عمر اکمل	لاہور لائنز	8	193	55*	38.60	0	1
مصباح الحق	فیصل آباد	8	189	72*	37.80	0	1
فواد عالم	کراچی ڈولفنز	6	187	65*	46.75	0	1
خرم منظور	کراچی ڈولفنز	6	181	60	30.16	0	3
یونس خان	ایبٹ آباد	6	171	*48	42.75	0	0
[illegible]	حیدرآباد	6	169	71*	33.80	0	1
ناصر جمشید	لاہور لائنز	8	168	42	24.00	0	0
فرخ شہزاد	فیصل آباد	8	166	57*	23.71	0	1
[illegible]	ملتان	7	162	46	40.50	0	0
[illegible]	فیصل آباد	8	160	53	20.00	0	1
[illegible]	اسلام آباد	6	159	45	53.00	0	0
عمر امین	راولپنڈی	6	155	52*	38.75	0	1
گلریز صدف	ملتان	7	152	39	25.33	0	0
عمران نذیر	سیالکوٹ	6	148	65	24.66	0	1
شعیب مقصود	ملتان	7	146	38	24.33	0	0

ایونٹ کے بہترین بالرز (10 یا زائد وکٹ)

بالرز	ٹیم	میچ	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	4w
اسد علی	فیصل آباد	8	209	15	3-19	13.93	0
کامران حسین	بہاولپور	7	171	12	4-23	14.25	1
محمد حفیظ	لاہور لائنز	8	132	11	4-11	12.00	2
کاشف صدیق	بہاولپور	7	152	11	3-11	13.81	0
محمد عرفان	ملتان	7	153	11	3-8	13.90	0
احسان عادل	فیصل آباد	4	109	10	4-28	10.90	1
ذوالفقار بابر	ملتان	7	125	10	4-15	12.50	1
جیلات خان	کوئٹہ	6	152	10	5-23	15.25	1
رانا نوید	سیالکوٹ	6	155	10	2-14	15.50	0
محمد طلحہ	بہاولپور	7	226	10	3-43	22.60	0

ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں پاکستان نے بھارت کے خلاف کامیابیوں کا کھاتہ کھول لیا!

پانچ سال کے طویل عرصے کے بعد کھیلی گئی پہلی پاک۔ بھارت باضابطہ سیریز کا اولین معرکہ ہی اعصاب شکن ثابت ہوا جہاں آخری اوور میں شعیب ملک کے چھکے نے پاکستان کو فتح سے نوازا۔ شعیب کے علاوہ محمد حفیظ اور بالرز سعید اجمل، محمد عرفان اور عمر گل نے بھی بہت عمدہ کارکردگی دکھائی اور فتح میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی کرکٹ کی تاریخ میں پاکستان کی بھارت کے خلاف پہلی فتح تھی۔ بنگلور میں میدان میں موجود اور ٹیلی وژن سے نظریں چپکائے کروڑوں تماشائیوں کو اک ایسا مقابلہ دیکھنے کو ملا جو کبھی کسی مہمان اور کبھی میزبان ٹیم کے حق میں پلٹتا رہا۔ بھارتی اوپنرز کی 77 رنز کی رفاقت نے جہاں میزبان ٹیم کو بالادست پوزیشن پر پہنچایا، وہیں پاکستانی بالرز کا شاندار جوابی وار اسے مقابلے کی سطح پر لے آیا۔ 134 رنز کے ہدف کے تعاقب میں بالکل ابتدائی لمحات ہی میں 3 وکٹیں گنوانے کے بعد پاکستان کے شعیب ملک اور محمد حفیظ کی سنچری شراکت نے بھارت کو لب گور تک پہنچا دیا لیکن پھر بھی میچ کا فیصلہ آخری اوور ہی میں ہوا جب پاکستان کو تین گیندوں پر چھ رنز کی ضرورت تھی اور شعیب نے رویندر جدیجا کو چھکا لگا کر پاکستان کو پانچ وکٹوں سے جیت اور سیریز میں 0 - 1 کی ناقابل شکست برتری دلا دی۔ پاکستان کے لیے اک نسبتاً آسان ہدف کا تعاقب پھولوں کی سیج نہ تھا، اس کو بالکل ابتدائی لمحات ہی میں نوجوان گیند باز بھونیشور کمار، جو اپنا پہلا ٹوئنٹی مقابلہ کھیل رہے تھے، نے تقریباً شکست کے دہانے پر پہنچا دیا تھا۔ اننگز کے پہلے اوور میں کئی مرتبہ ناصر جمشید کو چکمہ دینے کے بعد انہوں نے اندر آتی ایک خوبصورت گیند پر ناصر کی گلی کھڑ کا دی۔ احمد شہزاد نے اشوک ڈنڈا کو ایک ہی اوور میں دو چوکے لگا کر جوابی وار ضرور لگایا لیکن تیسرے اوور میں پہلے احمد شہزاد وکٹوں کے پیچھے کیچ تھما گئے اور اس اوور کی آخری گیند پر کمار نے ناقابل یقین سوئنگ کے ذریعے عمر اکمل کو واپسی کی راہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ مہمان پاکستان کے لیے حالات انتہائی سنگین تھے، صرف 12 رنز پر وہ اپنے تین نمایاں بلے بازوں سے محروم ہو چکا تھا۔ اس موقع پر ٹیم کے دو تجربہ کار ترین کھلاڑی شعیب ملک اور کپتان محمد حفیظ نے حالات کو سنبھالا اور ابتدائی 10 اوورز تک بہت سنبھل کر کھیلنے کے بعد جب انہوں نے اننگز کو اگلے گیئر میں ڈالا تو کوئی بھارتی گیند باز ان کو روکنے کی ہمت نہ کر سکا۔ جب پاکستانی اننگز کا گیارہواں اوور شروع ہوا تو اسکور محض 45 رنز تھا اور یہیں سے حفیظ اور شعیب نے بھارتی گیند بازوں کو آڑے ہاتھوں لیا۔ یوراج اور رویندر جدیجا کو لگائے گئے چھکوں اور چوکوں کے ساتھ دونوں کھلاڑیوں نے مطلوبہ رنز کی رفتار کی جانب اپنا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ 106 رنز کی شاندار رفاقت محمد حفیظ کے آؤٹ ہونے کے ساتھ تمام ہوئی۔ حفیظ کی قائدانہ اننگز 44 گیندوں 61 رنز پر محیط ہوئی۔ مشکل ترین حالات میں انہوں نے جس طرح شعیب ملک کے ساتھ مل کر فاتحانہ شراکت داری قائم کی، وہ پاکستان کو ناقابل یقین انداز میں مقابلے میں واپس لائی۔ دوسرے اینڈ پر کھڑے شعیب ملک نے بھارت میں کھیلنے تجربے کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت ذمہ داری بیٹنگ کی اور موقع ملتے ہی گیند کو تماشائیوں میں بھی پھینکا۔ یہاں تک کہ حتمی لمحات میں جب پاکستان نے یکے بعد دیگرے محمد حفیظ اور کامران اکمل کی وکٹیں گنوائیں، انہوں نے اپنے اعصاب پر قابو رکھا اور آخری اوور کی تیسری گیند کو بالر کے اوپر سے چھکے کے لیے پہنچا کر میچ کا فیصلہ کر دیا۔ وہ 50 گیندوں پر 3 چھکوں اور اتنے ہی چوکوں کی مدد سے 57 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ بھارت کی جانب سے نوجوان بھونیشور کمار نے چار اوورز میں صرف 9 رنز دیے اور ابتدائی تینوں وکٹیں حاصل کیں۔ ان کے علاوہ صرف اشوک ڈنڈا اور ایشانت شرما کو ایک، ایک وکٹ ملی۔ دیگر تمام بالرز نامراد رہے۔ قبل ازیں بھارتی اوپنرز کے تباہ کن آغاز کے بعد پاکستان کے بالرز نے زبردست جوابی کارروائی کی۔ اجنکیا رہانے اور گوتم گمبھیر کے درمیان ابتدائی 11 اوورز میں قائم ہونے والی 77 رنز کی شاندار رفاقت نے بھارت کو بڑے مجموعے کے لیے بہترین پلیٹ فارم مہیا کیا۔ ابتدائی چند اوورز کے محتاط رویے اور دونوں اینڈز سے پاکستانی سیمرز سہیل تنویر اور محمد عرفان کی عمدہ گیند بازی کے بعد سب سے پہلے رہانے نے اپنا بلا کھولا اور تیسرے اوور کی آخری گیند پر کور کے اوپر سے ایک خوبصورت چوکا حاصل کیا اور پھر سلسلہ چل پڑا۔ یہاں تک کہ ساتویں اوور میں عمر گل کو گمبھیر نے ایک چوکا اور ایک کرارا چھکا رسید کر کے بھارت کو مقابلے پر کنٹرول دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سعید اجمل تک کو پہلے اوور میں رہانے کے ہاتھوں چھکا کھانا پڑا۔ 10 اوورز کے اختتام پر بھارت بغیر کسی وکٹ کے نقصان کے 75 رنز کے زبردست مجموعے کا حامل تھا اور میدان میں ہر طرف خوشی کے شادیانے بج رہے تھے۔ گیارہویں اوور میں شاہد آفریدی کی ایک گیند کو میدان بدر کرنے کی کوشش میں رہانے باؤنڈری پر کھڑے عمر اکمل کو کیچ تھما گئے۔ انہوں نے 31 گیندوں پر 42 رنز بنائے۔ پاکستان نے سکھ کا پہلا سانس لیا لیکن ابھی کافی کام کرنا باقی تھا۔ شاہد کے اگلے اوور کا آغاز ہی گمبھیر کے زبردست چوکے سے ہوا تو پاکستانی ٹیم کے سر پر پریشانی کے سیاہ بادل مزید گہرے ہو گئے لیکن اگلی ہی گیند پر باؤنڈری سے سہیل تنویر کی خوبصورت تھرو پر گوتم گمبھیر کا رن آؤٹ ایسا مرحلہ ثابت ہوا جس نے بعد ازاں میچ کو پلٹ کر رکھ دیا۔ پہلا رن آہستہ دوڑنے کا خمیازہ گوتی کو اس صورت میں بھگتنا پڑا کہ جست بھی انہیں سہیل کی وکٹوں کی جڑ میں آنے والی تھرو سے نہ بچا سکی۔ انہوں نے 41 گیندوں پر 43 رنز بنائے۔ گو کہ اگلی ہی گیند پر یوراج کے کمال چھکے

نے بھارت کے حوصلوں کو ظاہر کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہیں سے مقابلہ بھارت کی گرفت سے نکلا۔ اگلے اوور کا آغاز سعید اجمل کی گیند پر مہندر سنگھ دھونی کے خوبصورت بولڈ سے ہوا اور وکٹیں گرنے کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یوراج سنگھ 10 رنز بنانے کے بعد ایک مرتبہ پھر باؤنڈری پر کھڑے عمر اکمل کے ہاتھوں جکڑے گئے۔ بھارت کے آخری سپاہی سریش رینا اور روہیت شرما مسلسل دو گیندوں پر پویلین سدھارے۔ پہلے رینا سعید اجمل کی دوسرا پر بولڈ ہوئے تو اگلی ہی گیند پر روہیت شعیب ملک کی براہ راست تھرو کا نشانہ بن گئے۔ 19 ویں اوور میں عمر گل نے مسلسل دو گیندوں رویندر جدیجا اور ایشانت شرما کو آؤٹ کر کے بھارت کو 9 وکٹوں کے نقصان تک پہنچا دیا انہیں ہیٹ ٹرک کا موقع ملا لیکن یارکر پھینکنے کی کوشش فل ٹاس پر منتج ہوئی اور بالآخر بھارت کی اننگز 20 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 133 رنز کے ساتھ تمام ہوئی۔ پاکستان کی جانب سے عمر گل سب سے کامیاب بالر رہے جنہوں نے 21 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو وکٹیں سعید اجمل اور ایک، ایک وکٹ شاہد آفریدی اور محمد عرفان کو ملی۔ لیکن اعداد و شمار سے قطع نظر سب سے متاثر کن کارکردگی محمد عرفان کی تھی، جو دو سال قبل اپنے مایوس کن انٹرنیشنل ڈیبو کے بعد پہلی بار قومی ٹیم میں شامل ہوئے اور انہوں نے جس طرح ویرات کوہلی جیسے بلے باز کو مسلسل دو گیندوں پر پچھاڑنے کے بعد کیچ آؤٹ کروایا، اس نے ثابت کیا کہ پرانے اور نئے عرفان میں بہت فرق ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کی فیلڈنگ بھی بہت عمدہ رہی، وکٹوں پر لگنے والی براہ راست تھروز کے علاوہ بحیثیت مجموعی بھی پاکستانی فیلڈرز نے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ کپتان محمد حفیظ کو شاندار بلے بازی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

مختصر اسکور کارڈ

(بھارت) گوتم گمبھیر 43، اجنکیا رہانے 42، ویرات کوہلی 9، یوراج سنگھ 10، مہندر سنگھ دھونی 1، سریش رینا 10، روہیت شرما 2، رویندر جدیجا 2، بھونیشور کمار 6 *ایشانت شرما 0 اشوک ڈینڈا 3 *فاضل رنز 5، (مجموعہ 20 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 133) پاکستان (بالنگ) محمد عرفان 25-1، سہیل تنویر 22-0، عمر گل 21-3، سعید اجمل 25-2، شاہد آفریدی 26-1، محمد حفیظ 12-0 پاکستان (بیٹنگ) ناصر جمشید 2، احمد شہزاد 5، محمد حفیظ 61، عمر اکمل 0، شعیب ملک 57 * کامران اکمل 1، شاہد آفریدی * 3 فاضل رنز 5، (مجموعہ 19.4 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر 134) (بھارت بالنگ) بھونیشور کمار 9-3، اشوک ڈینڈا 26-1، ایشانت شرما 23-1، ویرات کوہلی 21-0، رویندر جدیجا 29-0

گریم سوان 200 وکٹیں حاصل کرنے والے پہلے انگلش آف اسپنر بن گئے!

کولکتہ میں تاریخی فتح جہاں ایک جانب انگلستان کے لیے جشن و مسرت کے لمحات سبب بنی، وہیں انگریز کھلاڑیوں نے کئی انفرادی سنگ میل بھی عبور کیے۔ کپتان ایلسٹر کک نے 190 رنز کی اننگز کے دوران سب سے کم عمر میں 7 ہزار ٹیسٹ رنز مکمل کرنے اور انگلستان کی جانب سے سب سے زیادہ 23 سنچریاں بنانے کے اعزازات حاصل کیے تو دوسری جانب اسپنر گریم سوان نے سال 2012 میں سب سے زیادہ وکٹیں سمیٹ لیں۔ بھارت کی دوسری اننگز کے دوران جب گریم سوان نے مہمان سچن ٹنڈولکر کو سلپ میں کیچ آؤٹ کروایا تو یہ سال میں ان کی 56 ویں وکٹ تھی اور یوں انہوں نے سری لنکا کے رنگانا ہیراتھ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ گذشتہ سال کھیلے گئے 13 ٹیسٹ مقابلوں میں سوان 1690 رنز دے کر 56 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں، البتہ ان کا 30.17 کا اوسط اتنا مناسب دکھائی نہیں دیتا۔ گذشتہ سال سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے 10 بالرز میں سب سے عمدہ اوسط پاکستان کے سعید اجمل کا ہے جو وکٹوں کی تعداد کے لحاظ سے تو کافی پیچھے ہیں لیکن انہوں نے صرف 20.56 کی اوسط سے 39 وکٹیں حاصل کیں جبکہ ان کے کھیلے گئے میچز کی تعداد بھی صرف 6 ہے، جو اس فہرست میں سب سے کم ہیں۔ بہرحال، سوان نے سال کی سب سے بہترین کارکردگی اپریل کے مہینے میں سری لنکا کے خلاف کولمبو ٹیسٹ میں دکھائی، جہاں انہوں نے 181 رنز دے کر 10 وکٹیں حاصل کی تھیں اور انگلستان کی فتح میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ اب بھارت کے خلاف انہوں نے احمد آباد ٹیسٹ میں 6 اور پھر ممبئی میں 8 وکٹیں حاصل کیں۔ ممبئی کی کارکردگی اس لیے اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس کی بدولت انگلستان نے وانکھیڈے اسٹیڈیم میں تاریخی کامیابی سمیٹی۔ کولکتہ میں انہیں محض تین وکٹیں ہی مل سکیں لیکن یہ تین شکار انہیں سال میں سب سے زیادہ وکٹوں تک پہنچنے کے لیے کافی قرار پائے۔ انگلستان کے آف اسپنر گریم سوان ملکی تاریخ کے 14 ویں گیند باز بنے جنہوں نے 200 وکٹیں حاصل کرنے کا سنگ میل عبور کیا ہو۔ بھارت کے خلاف ممبئی میں جاری ٹیسٹ میں اپنے بھارتی ہم منصب ہربھجن سنگھ کی وکٹ کے ساتھ ہی وہ 200 کلب میں داخل ہو گئے لیکن سوان کی نظریں اس سنگ میل سے زیادہ ممبئی میں فتح پر تھیں۔ سوان اور ساتھی گیند باز مونٹی پنیسر کی عمدہ بالنگ کے باعث بھارت 327 رنز تک محدود ہوا اور جواب میں انگلستان نے 413 رنز بنائے، دوسری باری میں دونوں اسپنرز نے بھارتی بیٹنگ کے پرخچے اڑاتے ہوئے محض 142 رنز تک محدود رکھ کر انگلینڈ کی دس وکٹوں سے فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ گریم سوان عظیم انگلش آف اسپنر جم لیکر کو پیچھے چھوڑتے ہوئے انگلستان کے پہلے اسپنر بنے جنہوں نے 200 وکٹیں حاصل کیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پانچ سال قبل میں نے سوچا بھی نہ تھا کہ 200 وکٹیں حاصل کروں گا، اس وقت تو کیریئر کے آغاز پر ہی میں ساتویں آسمان پر اڑ رہا تھا۔ اس پورے عرصے کا میں نے بھرپور لطف اٹھایا ہے۔ اپنی حس مزاح کے باعث مشہور گریم سوان نے اس موقع پر ایک چٹکلا بھی چھوڑا اور کہا کہ اگر چیتشور پجارا نیا راہول ڈریوڈ ہے تو پھر ایلسٹر کک نیا ڈان بریڈ مین ہے۔ انہوں نے سیریز میں کپتان کی بلے بازی کو سراہا اور ساتھ میں پجارا کی بہترین بلے بازی پر ان کی بھی تعریف کی۔

گریم سون کی ٹیسٹ میں بالنگ کارکردگی

ٹیسٹ	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w	10w
50	6176	212	6/65	29.13	2.91	14	2

گریم سوان کی ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	ٹیسٹ	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	5w	10w
آسٹریلیا	10	1164	29	5/91	40.13	1	0
بنگلہ دیش	4	614	22	5/76	27.90	3	1
بھارت	10	1340	41	6/106	32.68	2	0
پاکستان	7	595	35	6/65	17.00	2	0
جنوبی افریقہ	6	967	25	5/54	38.68	2	0
سری لنکا	5	638	28	6/82	22.78	2	1
ویسٹ انڈیز	8	858	32	5/57	26.81	2	0

شکیب الحسن زیادہ وکٹیں لینے والے بنگلہ دیشی بولر بن گئے

بنگلہ دیشی آل راؤنڈر شکیب الحسن نے ٹیسٹ کرکٹ میں وکٹوں کی سنچری مکمل کر لی اس کے ساتھ ہی وہ ملک کی طرف سے ٹیسٹ کرکٹ میں زیادہ وکٹیں لینے والے بولر بھی بن گئے۔ انہوں نے یہ اعزاز ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میں حاصل کیا۔ وہ بنگلہ دیش کی طرف سے ٹیسٹ کرکٹ میں سو وکٹیں مکمل کرنے والے دوسرے بولر ہیں۔ اس سے قبل محمد رفیق نے 100 وکٹیں لے رکھی تھیں۔ کھلنا میں ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے کرکٹ ٹیسٹ میچ میں شکیب الحسن نے حریف ٹیم کے 4 کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھا کر ٹیسٹ کرکٹ میں وکٹوں کی سنچری مکمل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے محمد رفیق کا ٹیسٹ کرکٹ میں زیادہ وکٹوں کا ریکارڈ بھی اپنے نام کیا۔

شکیب الحسن کی ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	ٹیسٹ	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	5w	10w
انگلینڈ	4	628	17	5/121	36.94	1	0
نیوزی لینڈ	4	355	13	7/36	27.30	1	0
بھارت	4	383	9	5/62	42.55	1	0

پاکستان	2	250	7	6/82	35.71	1	0
جنوبی افریقہ	4	351	12	6/99	29.25	2	0
سری لنکا	3	449	11	5/70	40.81	1	0
ویسٹ انڈیز	6	784	29	5/63	27.03	2	0
زمبابوے	1	122	4	3/62	30.50	0	0
مجموعی	28	3322	102	7/36	32.56	9	0

کین ولیمسن نے ٹیسٹ کرکٹ میں ہزار رنز مکمل کر لئے

نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کے نوجوان بیٹسمین کین ولیمسن نے ٹیسٹ کرکٹ میں ہزار رنز مکمل کر لئے۔ انہوں نے یہ اعزاز سری لنکا کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ میں حاصل کیا۔ کین ولیمسن نے کولمبو ٹیسٹ میں شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کیا اور 12 چوکوں کی مدد سے 135 رنز بنائے، یہ ان کے کیریئر کی تیسری سنچری تھی وہ 18 واں ٹیسٹ میچ کھیل رہے تھے اور اب تک 32.71 کی اوسط سے 1029 رنز سکور کر چکے ہیں جس میں تین سنچریاں اور 5 نصف سنچریاں شامل ہیں۔

کین ولیمسن کی ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	ٹیسٹ	رنز	بہترین	اوسط	100	50	صفر
آسٹریلیا	2	72	34	18.00	0	0	1
بھارت	5	326	131	36.22	1	2	1
پاکستان	2	87	50	21.75	0	1	0
جنوبی افریقہ	3	229	102*	57.25	1	1	1
سری لنکا	2	163	135	40.75	1	0	1
ویسٹ انڈیز	2	49	22	12.25	0	0	1
زمبابوے	2	121	68	40.33	0	1	0
مجموعی	18	1047	135	32.71	3	5	5

سال میں سب سے زیادہ ٹیسٹ رنز

پاکستان کے مرد درویش محمد یوسف، جن کے بعد پاکستان کے پاس اب کوئی اسٹائلش بلے باز نہیں ہے، ایک ایسے عالمی ریکارڈ کے حامل ہیں جس کو اب تک کوئی نہیں توڑ سکا۔ محمد یوسف نے ویوین رچرڈز کا 30 سال سے قائم سال میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا عالمی ریکارڈ توڑا تھا۔ انہوں نے 30 نومبر 2006 کو ویسٹ انڈیز کے خلاف کراچی ٹیسٹ کے دوران سنچری اننگز کے دوران یہ ریکارڈ اپنے نام کیا۔ محمد یوسف نے 2005 میں اسلام قبول کیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ان کا بلندیوں کی جانب سفر شروع ہوا۔ پہلے ہوم گراؤنڈ پر اور پھر انگلستان کی سرزمین پر انہوں نے یادگار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ خصوصاً کرکٹ کے گھر لارڈز میں کھیلی گئی ڈبل سنچری اننگز اس میدان سے وابستہ پاکستان کی آخری اچھی یاد ہے کیونکہ اس کے بعد جب اگلی مرتبہ دونوں ٹیمیں کرکٹ کے گھر میں مدمقابل ہوئیں تو تاریخ کے سب سے بڑے تنازع اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل نے جنم لیا تھا۔ محمد یوسف نے انگلستان کے 528 رنز کے جواب میں مشکلات سے دوچار پاکستانی اننگز کو سنبھالا اور بعدازاں 202 رنز کی یہی اننگز پاکستان کے میچ بچانے میں کلیدی حیثیت کی حامل قرار پائی۔ محمد یوسف محسن خان کے بعد لارڈز میں ڈبل سنچری بنانے والے دوسرے قومی بلے باز قرار پائے۔ پھر لیڈز میں 192 اور اوول میں 128 رنز کی اننگز کے ساتھ یہ دورہ انگلستان انفرادی لحاظ سے یوسف کے لیے یادگار رہا کیونکہ اس میں وہ 90.31 کے بیٹنگ اوسط سے 631 رنز کے ساتھ سب سے کامیاب بلے باز رہے لیکن پاکستان کے لیے یہ سیریز ایک بھیانک خواب تھی۔ 3-0 کی بدترین شکست اور اختتام اوول میں تاریخی تنازع کے ساتھ ہوا۔ انگلستان کا مایوس کن دورہ اختتام پذیر ہوا لیکن یوسف کی پرواز جاری رہی۔ انہوں نے سال کی آخری مہم یعنی ویسٹ انڈیز کے خلاف ہوم سیریز میں ملتان اور کراچی ٹیسٹ میں 191، 102 اور 124 رنز بنا کر کیلنڈر ایئر میں سب سے زیادہ رنز کا تین دہائی پرانا ریکارڈ اپنے نام کر لیا اور یہ ریکارڈ آج تک قائم و دائم ہے۔ 2006 یوں تو ایک کامیاب و یادگار سال رہا، لیکن اس میں محمد یوسف تین مرتبہ 190 رنز بنانے کے بعد ڈبل سنچری سے قبل آؤٹ ہوئے جبکہ وہ کیریئر میں مجموعی طور پر چار مرتبہ 200 کا ہندسہ عبور کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اگر وہ تین مرتبہ بدقسمتی کا شکار نہ ہوتے تو آج ان کی ڈبل سنچریوں کی تعداد 7 ہوتی اور وہ جاوید میانداد کا سب سے زیادہ یعنی 6 ڈبل سنچریوں کا قومی ریکارڈ توڑ دیتے۔ انہوں نے سال میں 9 سنچریوں کی مدد سے 1788 رنز بنا کر عظیم ویوین رچرڈز کا 30 سال پرانا ریکارڈ توڑا۔ سال میں اتنی زیادہ سنچریاں بنانا بھی بذات خود ایک ریکارڈ ہے۔ اسی کارکردگی کی بنیاد پر وزڈن نے 2006 میں سال کے یوسف کو اپنے پانچ بہترین کرکٹرز میں سے ایک قرار دیا اور بعدازاں بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے انہیں سال کے بہترین ٹیسٹ کھلاڑی کے اعزاز سے بھی نوازا۔ علاوہ ازیں وہ اسی سال نومبر میں ٹیسٹ بلے بازوں کی عالمی درجہ بندی میں دوسرے نمبر تک پہنچے۔ گزشتہ سال یعنی 2011 میں حکومت پاکستان نے انہیں تمغہ حسن کارکردگی سے بھی نوازا۔

سال میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز (1500 یا زائد)

بیٹسمین	سال	ٹیسٹ	رنز	بہترین	اوسط	100	50
محمد یوسف	2006	11	1788	202	99.33	9	3
ویوین رچرڈز	1976	11	1710	291	90.00	7	5
گریم اسمتھ	2008	15	1656	232	72.00	6	6
سچن ٹنڈولکر	2010	14	1562	214	78.10	7	5
رکی پونٹنگ	2005	15	1544	207	67.13	6	6
رکی پونٹنگ	2003	11	1503	257	100.20	6	4

سال 2012 اعداد و شمار کے آئینے میں!!

سال 2012 رخصت ہو چکا ہے اور ہر سال کی طرح اس دفعہ بھی کرکٹ کی دنیا میں کئی ہنگامے برپا ہوئے، کہیں کسی کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تو کہیں کسی نے فتح کا جشن منایا، کوئی اسکینڈلز کی نذر ہوا تو کسی کو ریٹائرمنٹ کا دکھ جھیلنا پڑا، اور ایک بار پھر یہ سال کرکٹ کی دنیا میں اپنی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ رخصتی کیلئے پر تول رہا تاہم اس دوران کئی خوشگوار اور تلخ واقعات رونما ہوئے۔ جنوبی افریقہ نے سال بھر ٹیسٹ کرکٹ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سال کا اختتام ٹیسٹ کی نمبر ایک ٹیم کی حیثیت سے کیا جبکہ ویسٹ انڈیز نے 21 ویں صدی میں 1970 کی دہائی کی یادیں تازہ کرتے ہوئے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ اپنے نام کیا۔ تقریباً ایک سال تک ٹیسٹ کرکٹ کی نمبر ایک ٹیم کی پوزیشن پر براجمان رہنے والی انگلینڈ کو اگست میں گریم اسمتھ کی جنوبی افریقی ٹیم نے لارڈز کے مقام پر سیریز میں 0-2 سے شکست دیکر پہلی پوزیشن سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ خود اس پر قبضہ جمالیا تھا۔ پروٹیز نے اپنی اس شاندار کارکردگی کا سلسلہ جاری رکھا اور آسٹریلیا کو اس کی ہی سرزمین پر شکست دیتے ہوئے سیریز 0-1 سے جیت لی تھی، اس کے ساتھ ساتھ جنوبی افریقہ نے اس سال لگاتار 10 ٹیسٹ میچز میں ناقابل شکست رہنے کا ریکارڈ بھی بنالیا، ان میں سے نو ٹیسٹ غیر ملکی سرزمین پر کھیلے گئے تھے۔ 2002 سے اب تک سب سے زیادہ میچوں میں قیادت کے فرائض انجام دینے کا ریکارڈ قائم کرنے والے گریم اسمتھ کو ان فتوحات کے حصول میں شاندار پرفارمرز کا ساتھ حاصل رہا۔ ڈیل اسٹین، مورنے مورکل اور ورنون فلینڈر پر مشتمل دنیا کے خطرناک ترین اٹیک کو تجربہ کار آل راؤنڈر جیک کیلس کا ساتھ حاصل رہا تو دوسری جانب بیٹنگ کا بوجھ ہاشم آملا کے قابل بھروسہ کاندھوں نے اٹھایا ہوا تھا جو اس وقت دنیا کے سب سے مستقل مزاج بلے باز ہیں۔ نوے کی دہائی تک کالی آندھی کے نام سے مشہور ویسٹ انڈیز کو رواں سال ایک عرصے بعد خوشیاں منانے کا موقع میسر آیا، کیریبیئن ٹیم نے 2012 کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے فائنل میں سری لنکا کو شکست دے کر ورلڈ چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کرلیا، ویسٹ انڈیز نے 1975 اور 1979 میں لگاتار دو بار ون ڈے کرکٹ کا عالمی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا تھا تاہم اس کے بعد سے وہ کوئی بھی عالمی اعزاز اپنے نام کرنے میں ناکام رہی تھی۔ مارلن سیمیولز نے فائنل میں 57 گیندوں پر 78 رنز کی جارحانہ اننگ کھیل کر اپنی ٹیم کی فتح میں اہم کردار ادا کیا تھا، ٹورنامنٹ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کرس گیل فائنل میں 36 رنز کی فتح میں کوئی خاص حصہ بنانے میں ناکام رہے تھے تاہم انہوں نے اپنے گینگنم اسٹائل سے شائقین کو خوب محظوظ کیا تھا۔ اسی سال ہونے والے آئی سی سی ایوارڈ میں اسٹائلش سری لنکن بلے باز کمار سنگاکارا نے میلہ لوٹتے ہوئے سال کے بہترین کھلاڑی کے ایوارڈ سمیت تین ایوارڈ اپنے نام کیے تھے، انہوں نے ایک سال کے دوران 14 ٹیسٹ میچز میں 1444 رنز اسکور کیے تھے، جبکہ رواں سال مائیکل کلارک نے بھی چار ڈبل سنچریاں جڑتے ہوئے ایک کلینڈر ایئر کے دوران سب سے زیادہ ڈبل سنچریاں بنانے کا ریکارڈ قائم کردیا۔ کلارک نے 2012 کا آغاز ہندوستان کیخلاف سڈنی میں 329 رنز کی شاندار ناقابل شکست اننگ سے کیا اور پھر ایڈیلیڈ میں اسی ٹیم کی ایک بار پھر درگت بناتے ہوئے 210 رنز کی اننگ کھیلی تھی، انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اس کے بعد اپنے ملک میں جنوبی افریقہ کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے دو ڈبل سنچریاں داغ دیں۔ تاہم ان کی یہ شاندار کارکردگی بھی آسٹریلیا کو پرتھ میں کھیلے جانے والے سیریز کے تیسرے اور آخری ٹیسٹ میچ میں 309 رن کے بھاری مارجن کی شکست سے نہیں بچا سکی تھی، اس میچ کے اختتام کے ساتھ ہی دنیا کے کامیاب ترین کپتان اور عظیم آسٹریلین بلے باز رکی پونٹنگ نے بھی ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ ٹیسٹ کیریئر میں 13378 رنز بنانے والے 38 سالہ اسٹائلش بلے باز پونٹنگ اپنی آخری اننگ میں صرف آٹھ رن بنا سکے تھے، آسٹریلین بیٹر سچن ٹنڈولکر کے بعد ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی بھی ہیں۔ پونٹنگ کے ساتھ ہی 2012 میں انڈین بیٹنگ لائن کی دیوار اور ہندوستان کے بہترین کھلاڑیوں میں سے ایک راہول ڈراوڈ نے بھی ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا جبکہ ایک اور اسٹائلش انڈین بیٹسمین وی وی ایس لکشمن کیلئے یہ سال کرکٹ میں آخری سال ثابت ہوا۔ دوسری جانب رواں سال سچن ٹنڈولکر کیلئے کوئی خاص کامیابیاں لے کر نہیں آیا تاہم اس سال اس ریکارڈ ساز بلے باز نے انٹرنیشنل کرکٹ میں 100 سنچریاں بنانے کا انوکھا ورلڈ ریکارڈ بھی قائم کردیا۔ انگلینڈ کیلئے سال 2012 کا اس لحاظ سے یادگار رہا کہ اس نے ہندوستان کو ٹیسٹ سیریز میں 1-2 سے شکست دے کر 1985 کے بعد پہلی دفعہ انڈین سرزمین پر سیریز جیتنے کا اعزاز حاصل کرلیا، یہ ہندوستان کی گزشتہ آٹھ سال کے دوران سیریز میں پہلی شکست بھی تھی۔ ایلسٹر کک نے جہاں پورا سال بیٹنگ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تو دوسری طرف جنوبی افریقہ کے ہاتھوں شکست کے بعد کرکٹ سے الوداع کہنے والے سابق انگلش کپتان اینڈریو اسٹراس کی جگہ قیادت کا تاج بھی ان کے سر پر سجادیا گیا۔

کچھ کھٹی، کچھ میٹھی

کرکٹ 2012 میں بھی تنازعات اور میچ فکسنگ اسکینڈلز کا شکار رہی تاہم اسی کے ساتھ کچھ خوشگوار واقعات بھی رونما ہوئے۔ سابق پاکستانی اور ایسیکس کے لیگ اسپنر دانش کنیریا پر کرپشن کے الزام میں انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ نے تاحیات پابندی عائد کردی تھی۔ کنیریا کے ساتھ ساتھ ان کے ایسیکس کے ساتھی کھلاڑی مروِن ویسٹ فیلڈ کو بھی کرپشن اور پیسے لے کر اہلیت سے کم کارکردگی دکھانے کے الزام میں چار ماہ جیل اور پانچ کی سال کی پابندی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کرپشن کی گونج اس سال ہندوستانی کرکٹ کے ایوانوں میں بھی سنائی دی اور کرپشن کے الزام میں ایک کھلاڑی پر تاحیات پابندی لگادی گئی جبکہ بقیہ چار پلیئرز کو جون میں نسبتاً کم سزا سنائی گئی تھی۔ انڈیا کے ہی ایک ٹی وی چینل کی جانب پاکستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا کے امپائرز پر اسپاٹ فکسنگ کا الزام عائد کیا گیا اور بعدازاں ان

امپائرز کے اعتراف جرم پر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے انہیں معطل کر دیا تھا۔ رواں سال پاکستانی کرکٹ شائقین کیلیے بھی اس وقت نوید لے کر آیا جب ملک میں دو نمائشی میچز کی صورت میں دو سال بعد انٹرنیشنل کرکٹ کی واپسی ہوئی۔ پاکستان آل اسٹارز الیون نے کراچی میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی حفاظت میں انٹرنیشنل الیون سے میچز کھیلے، یہ مارچ 2009 میں لاہور میں سری لنکن کرکٹ ٹیم پر حملے کے بعد کھیلا جانے والا پہلا انٹرنیشنل میچ تھا، اس حملے میں چھ پولیس اہلکار اور ایک ڈرائیور ہلاک ہو گیا تھا۔ انگلینڈ کرکٹ بورڈ اور کیون پیٹرسن کے درمیان بھی ناخوشگوار واقعات کا سلسلہ جاری رہا، جنوبی افریقی نژاد انگلش بلے باز کی جانب سے پروٹیز ٹیسٹ ٹیم کو اپنے اس وقت کی ٹیسٹ ٹیم کے کپتان اینڈریو اسٹراؤس کے حوالے سے قابل اعتراض پیغام بھیجنے اور بعد ازاں اس کی تصدیق کے بعد انہیں ٹیسٹ ٹیم سے باہر نکال دیا گیا تھا۔ عوامی سطح پر معافی مانگنے کے بعد پیٹرسن کو ٹیم میں واپس لیا گیا تھا اور انہوں نے اس کا جشن ہندوستان کیخلاف سیریز کے دوران ممبئی میں کھیلے جانے والے دوسرے ٹیسٹ میچ میں 186 رنز کی اننگ کھیل کر منایا۔ ساؤتھ افریقہ کیلیئے افسوسناک پہلو ریکارڈ ساز وکٹ کیپر مارک باؤچر کا انجری کے باعث کرکٹ چھوڑنا تھا، سمرسیٹ کیخلاف ٹور میچ کے دوران بیلز ان کی آنکھ سے ٹکرا گئی تھی جس کے باعث انہیں ہمیشہ کیلیے کرکٹ سے کنارہ کشی اختیار کرنا پڑی اور اس کے ساتھ ہی کرکٹ کے اس عظیم وکٹ کیپر کے کیریئر کا افسوسناک طریقے سے اختتام ہو گیا۔ اسی سال پھیپھڑوں کے کینسر کے باعث ایک عرصے تک کرکٹ سے دور رہنے والے یوراج سنگھ نے بیماری کو شکست دیتے ہوئے کرکٹ میں کامیاب واپسی کی۔ اب کچھ بات ہو جائے ریکارڈز کی، رواں سال آسٹریلین اوپنر ڈیوڈ وارنر نے اس وقت تاریخ کے پنوں میں اپنا نام درج کرا لیا جب انہوں نے انڈیا کے خلاف پرتھ میں کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچ میں 69 گیندوں پر سنچری اسکور کر کے ٹیسٹ کرکٹ میں تیز ترین سنچری کا ریکارڈ اپنے نام کر لیا۔ اس دوران سب سے حیرت انگیز کارنامہ بنگلہ دیشی کھلاڑی نے انجام دیا، ٹیسٹ کرکٹ میں اپنا پہلا میچ کھیلنے والے ابوالحسن نے نومبر میں ویسٹ انڈیز کیخلاف دسویں نمبر پر کھیلتے سنچری اسکور کی، 113 رنز بنانے والے حسن اس کے ساتھ ہی گزشتہ سو سال میں ڈیبیو پر دسویں نمبر پر کھیلتے ہوئے سنچری اسکور کرنے والے پہلے کھلاڑی بن گئے۔ ٹی ٹوئنٹی میں بھی نئے نئے ریکارڈ دیکھنے کو ملے، جنوبی افریقہ کے رچرڈ لیوی نے ہیملٹن میں نیوزی لینڈ کیخلاف 45 گیندوں پر سنچری اسکور کرتے ہوئے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں تیز ترین تھری فیگر اننگ کھیلنے ورلڈ ریکارڈ قائم کر دیا، ان کی اس اننگ میں 13 فلک بوس بوس چھکے شامل تھے۔ (نوٹ! تمام اعداد و شمار 25 دسمبر تک مکمل ہیں)

(کلیم عثانی)

کھیلی گئی سیریز!

بمقام	بمقام	بمقابلہ	ونر/نتیجہ	ٹیسٹ	مارجن
جنوبی افریقہ	جنوبی افریقہ	سری لنکا	جنوبی افریقہ	3	2-1
آسٹریلیا	آسٹریلیا	بھارت	آسٹریلیا	4	4-0
نیوزی لینڈ	نیوزی لینڈ	زمبابوے	نیوزی لینڈ	1	1-0
یو اے ای	پاکستان	انگلینڈ	پاکستان	3	3-0
نیوزی لینڈ	نیوزی لینڈ	جنوبی افریقہ	جنوبی افریقہ	3	1-0
سری لنکا	سری لنکا	انگلینڈ	ڈرا	2	1-1
ویسٹ انڈیز	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	آسٹریلیا	3	2-0
انگلینڈ	انگلینڈ	ویسٹ انڈیز	انگلینڈ	3	2-0
سری لنکا	سری لنکا	پاکستان	سری لنکا	3	1-0
ویسٹ انڈیز	ویسٹ انڈیز	نیوزی لینڈ	ویسٹ انڈیز	2	2-0
انگلینڈ	انگلینڈ	جنوبی افریقہ	جنوبی افریقہ	3	2-0
بھارت	بھارت	نیوزی لینڈ	بھارت	2	2-0
بنگلہ دیش	بنگلہ دیش	ویسٹ انڈیز	ویسٹ انڈیز	2	2-0
سری لنکا	سری لنکا	نیوزی لینڈ	ڈرا	2	1-1
آسٹریلیا	آسٹریلیا	جنوبی افریقہ	جنوبی افریقہ	3	1-0
بھارت	بھارت	انگلینڈ	انگلینڈ	4	2-1
آسٹریلیا	آسٹریلیا	سری لنکا	-	-	-

15 یا زائد کیچز (فیلڈر)

فیلڈر	ملک	میچز	اننگز	کیچز	بہترین	اوسط
گریم اسمتھ	جنوبی افریقہ	10	19	23	5	1.21
ڈیرن سامی	ویسٹ انڈیز	10	19	20	3	1.05
جیک کیلس	جنوبی افریقہ	9	17	18	4	1.05
مائیکل کلارک	آسٹریلیا	10	20	18	2	0.90

ہر ملک کی کارکردگی!

ملک	ٹیسٹ	جیتے	ہارے	ٹائی	ڈرا	فتح تناسب
آسٹریلیا	10	6	1	0	3	60.00
بنگلہ دیش	2	0	2	0	0	0.00
انگلینڈ	15	5	7	0	3	33.33
بھارت	9	3	5	0	1	33.33
نیوزی لینڈ	10	2	6	0	2	20.00
پاکستان	6	3	1	0	2	50.00
جنوبی افریقہ	10	5	0	0	5	50.00
سری لنکا	9	3	4	0	2	33.33
ویسٹ انڈیز	10	4	4	0	2	40.00
زمبابوے	1	0	1	0	0	0.00

انگلینڈ	141	55.0	2.56	2	پاکستان	دبئی	3فروری
بھارت	142	44.1	3.21	3	انگلینڈ	ممبئی	23نومبر
زمبابوے	143	66.4	2.94	3	نیوزی لینڈ	نیپیئر	26جنوری
ویسٹ انڈیز	148	66.4	2.22	3	آسٹریلیا	برج ٹاؤن	7اپریل

ڈبل سنچری بنانے والے کھلاڑی!

بیٹسمین	ملک	رنز	گیندیں	چوکے	چھکے	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
مائیکل کلارک	آسٹریلیا	329*	468	39	1	بھارت	سڈنی	3جنوری
ہاشم آملہ	جنوبی افریقہ	311*	529	35	0	انگلینڈ	اوول	3جنوری
مارلن سیموئلز	ویسٹ انڈیز	260	455	31	3	بنگلہ دیش	کھلنا	21نومبر
مائیکل کلارک	آسٹریلیا	259*	398	26	0	جنوبی افریقہ	برسبین	9نومبر
مائیکل کلارک	آسٹریلیا	230	257	40	1	جنوبی افریقہ	ایڈیلیڈ	22نومبر
جیک کیلس	جنوبی افریقہ	224	325	31	1	سری لنکا	کیپ ٹاؤن	3جنوری
رکی پونٹنگ	آسٹریلیا	221	404	21	1	بھارت	ایڈیلیڈ	24جنوری
مائیکل کلارک	آسٹریلیا	210	275	26	1	بھارت	ایڈیلیڈ	24جنوری
چیتشور پجارا	بھارت	206*	389	21	0	انگلینڈ	احمدآباد	15نومبر
ایس چندرپال	ویسٹ انڈیز	203*	372	22	0	بنگلہ دیش	ڈھاکہ	13نومبر

40یازائدوکٹیں لینے والے بالرز!

بالرز	ملک	میچ	اوورز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	5w
رنگاناہیراتھ	سری لنکا	9	498.2	1323	60	6/43	22.05	7
گریم سوان	انگلینڈ	14	634.2	1766	59	6/82	29.93	3
جیمز اینڈرسن	انگلینڈ	14	566.2	1416	48	5/72	29.50	1
ورنن فیلانڈر	جنوبی افریقہ	9	328.2	908	43	6/44	21.11	3
اسٹیوارٹ براڈ	انگلینڈ	11	418.1	1268	40	7/72	31.70	2

بہترین بالنگ میچ میں!

بالر	ملک	اوور	میڈن	رنز	وکٹ	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
سعید اجمل	پاکستان	24.3	7	55	7	انگلینڈ	دبئی	17جنوری

900پلس رنز بنانے والے کھلاڑی!

بیٹسمین	ملک	ٹیسٹ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
مائیکل کلارک	آسٹریلیا	10	17	1489	329*	106.35	4	3
ایلسٹر کک	انگلینڈ	15	29	1249	190	48.03	4	3
ہاشم آملہ	جنوبی افریقہ	10	17	1064	311*	70.93	4	2
کیون پیٹرسن	انگلینڈ	14	25	1053	186	43.87	3	4
جوناتھن ٹروٹ	انگلینڈ	15	28	1005	143	38.65	2	6
ایس چندرپال	ویسٹ انڈیز	9	15	987	203*	98.70	3	5
جیک کیلس	جنوبی افریقہ	9	15	944	224	67.42	4	1

550یازائدکامجموعہ!

ملک	اسکور	اوورز	اوسط	اننگز	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
آسٹریلیا	659/4	163	4.04	2	بھارت	سڈنی	3جنوری
ویسٹ انڈیز	648/9	200.3	3.23	2	بنگلہ دیش	کھلنا	21نومبر
جنوبی افریقہ	637/2	189	3.37	2	انگلینڈ	اوول	19جولائی
آسٹریلیا	604/7	157	3.84	1	بھارت	ایڈیلیڈ	24جنوری
جنوبی افریقہ	580/4	139	4.17	1	سری لنکا	کیپ ٹاؤن	3جنوری
جنوبی افریقہ	569	111.5	5.08	3	آسٹریلیا	پرتھ	30نومبر
آسٹریلیا	565/5	138	4.09	2	جنوبی افریقہ	برسبین	9نومبر
بنگلہ دیش	556	148.3	3.74	2	ویسٹ انڈیز	ڈھاکہ	13نومبر
پاکستان	551/6	147	3.74	1	سری لنکا	کولمبو	30جون
آسٹریلیا	550	107.2	5.12	1	جنوبی افریقہ	ایڈیلیڈ	22نومبر

150یاکم کامجموعہ!!

ملک	اسکور	اوورز	اوسط	اننگز	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
زمبابوے	51	28.5	1.76	2	نیوزی لینڈ	نیپیئر	26جنوری
انگلینڈ	72	36.1	1.99	4	پاکستان	ابوظہبی	25جنوری
پاکستان	99	44.1	2.24	1	انگلینڈ	دبئی	3فروری
پاکستان	100	54.3	1.83	2	سری لنکا	گال	22جون
نیوزی لینڈ	118	44.1	2.67	3	سری لنکا	گال	17نومبر

ٹم ساؤتھی	نیوزی لینڈ	24	6	64	7	بھارت	بنگلور	31اگست
اسٹیوارٹ براڈ	انگلینڈ	24.5	6	72	7	ویسٹ انڈیز	لارڈز	17مئی

تین یا زائد مرتبہ پانچ یا زائد وکٹوں کا کارنامہ!

بالرز	ملک	میچ	اوورز	رنز	وکٹیں	اوسط	بہترین	5w
رنگانا ہیراتھ	سری لنکا	9	498.2	1323	60	22.05	6/43	7
مونٹی پنیسر	انگلینڈ	6	371.0	859	33	26.03	6/62	4
کیمار روچ	ویسٹ انڈیز	7	266.3	868	39	22.25	5/41	3
ورنن فلینڈر	جنوبی افریقہ	9	328.2	908	43	21.11	6/44	3
پراگیان اوجھا	بھارت	6	352.3	857	33	25.96	5/45	3
روی چندر ایشون	بھارت	8	443.1	1397	37	37.75	6/31	3
گریم سوان	انگلینڈ	14	634.2	1768	59	29.83	6/82	3

20 یا زائد شکار کرنے والے وکٹ کیپر!!

وکٹ کیپر	ملک	میچز	اننگز	شکار	کیچ	اسٹمپڈ	بہترین	اوسط
میٹ پرائر	انگلینڈ	15	27	36	29	7	6	1.33
دنیش رام دین	ویسٹ انڈیز	7	13	25	25	0	4	1.92
ڈین وائیک	نیوزی لینڈ	9	17	24	23	1	4	1.41
میتھیو ویڈ	آسٹریلیا	7	14	23	21	2	4	1.64
پرسنا جیا وردنے	سری لنکا	8	16	22	16	6	3	1.37

10 یا زائد میچوں میں قیادت کرنے والے کھلاڑی!

کپتان	ملک	میچز	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ	فتح اوسط
اینڈریو اسٹراوس	انگلینڈ	11	3	6	0	2	27.27
مائیکل کلارک	آسٹریلیا	10	6	1	0	3	60.00
ڈیرن سامی	ویسٹ انڈیز	10	4	4	0	2	40.00
گریم اسمتھ	جنوبی افریقہ	10	5	0	0	5	50.00

راس ٹیلر	نیوزی لینڈ	10	2	6	0	2	20.00

زائد میچوں میں شرکت!

کھلاڑی	ملک	میچز	رنز	بہترین	وکٹیں	بہترین	کیچ/اسٹمپڈ
ایلسٹر کک	انگلینڈ	15	1249	190	-	-	11/0
میٹ پرائر	انگلینڈ	15	777	91	-	-	29/7
جوناتھن ٹروٹ	انگلینڈ	15	1005	143	1	1/16	6/0

پارٹنرشپ ریکارڈز!

وکٹ	رنز	بیٹسمین	ملک	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
1	254	کرس گیل، کیرون پاول	ویسٹ انڈیز	نیوزی لینڈ	نارتھ ساؤنڈ	25جولائی
2	287	محمد حفیظ، اظہر علی	پاکستان	سری لنکا	کولمبو	30جون
3	377*	ہاشم آملہ، جیک کیلس	جنوبی افریقہ	انگلینڈ	اوول	19جولائی
4	386	رکی پونٹنگ، مائیکل کلارک	آسٹریلیا	بھارت	ایڈیلیڈ	24جنوری
5	334*	مائیکل کلارک، مائیک ہسی	آسٹریلیا	بھارت	سڈنی	3جنوری
6	157	ایلسٹر کک، میٹ پرائر	انگلینڈ	بھارت	احمد آباد	15نومبر
7	204	مارلن سیموئلز، ڈیرن سیمی	ویسٹ انڈیز	انگلینڈ	ناٹنگھم	25مئی
8	93	فیف ڈو پلیسس، جیک کیلس	جنوبی افریقہ	آسٹریلیا	ایڈیلیڈ	22نومبر
9	184	محمود اللہ، ابوالحسن	بنگلہ دیش	ویسٹ انڈیز	کھلنا	21نومبر
10	143	دنیش رام دین ٹینو بیسٹ	ویسٹ انڈیز	انگلینڈ	برمنگھم	7جون

دو یا زائد مرتبہ میچ میں دس وکٹ

کھلاڑی	ملک	میچ	اوورز	رنز	وکٹ	بہترین	10w
رنگانا ہیراتھ	سری لنکا	17	498.2	1323	60	6/43	2

بہترین بالنگ میچ میں!

کھلاڑی	ملک	اوورز	رنز	وکٹ	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
روی چندر ایشون	بھارت	43.2	85	12	نیوزی لینڈ	حیدرآباد	23اگست
رنگانا ہیراتھ	سری لنکا	57.0	171	12	انگلینڈ	گال	26مارچ

بڑے موقع کا پورا فائدہ اٹھاؤں گا!! محمد عرفان

پاکستان و بھارت کے درمیان پانچ سال کے طویل وقفے کے بعد ہونے والی سیریز برصغیر میں کروڑوں دلوں کو گرما رہی ہے۔ سرزمین ہند پر قدم رکھنے والے کھلاڑیوں میں طویل قامت محمد عرفان بھی شامل ہیں جو 2010 میں مایوس کن آغاز کے بعد پہلی بار قومی کرکٹ ٹیم کا حصہ بنے ہیں۔ 6 فٹ 10 انچ قد کے حامل محمد عرفان بھارتی بلے بازوں کے خلاف اپنی اسی فطری برتری کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ خصوصی گفتگو کرتے ہوئے محمد عرفان نے 15 رکنی دستے میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ بھارتی بلے بازوں کے خلاف اپنی منصوبہ بندی شروع کرنے والے ہیں اور اس کے لیے انہوں نے وڈیوز کے ذریعے ان کی کمزوریوں کا مطالعہ بھی کیا ہے عرفان نے بتایا کہ جب دورہ ء بھارت کے لیے ٹیم کا اعلان کیا گیا تھا تو وہ ٹی وی سیٹ کے سامنے سخت ذہنی تناؤ کی کیفیت میں بیٹھے تھے اور جب اعلان ہوگیا تو اک لمحے کے لیے میرے فون کی گھنٹی بجنا بند نہیں ہوئی۔ مبارکباد کے لیے کالز کا تانتا بندھ گیا 2010! کے دورہ ء انگلستان کے دوران اچانک قومی کرکٹ ٹیم میں طلب کیے جانے اور وہاں پیش کردہ ناقص کارکردگی کے بارے میں محمد عرفان نے کہا کہ میں اس وقت شدید دباؤ میں تھا کیونکہ ایک تو مجھے بہت ہی اچانک طلب کیا گیا تھا، دوسرا فضائی سفر کی تکان اور فٹنس کے مسائل سے بھی دوچار تھا اس پر گھبراہٹ بھی تھی۔ ان تمام مسائل نے میری کارکردگی پر بہت برا اثر ڈالا، لیکن اب یہ سب ماضی کا حصہ بن چکا، اب میں نے بہت سخت محنت کی ہے اور اگر مجھے موقع دیا گیا تو میں اس بڑے موقع کا پورا فائدہ اٹھاؤں گا اور اس کے لیے مکمل طور پر تیار ہوں فیصل بینک ٹی ٹوئنٹی مقابلوں میں 13.9 کے اوسط کے ساتھ 11 وکٹوں کی عمدہ کارکردگی اور حال ہی میں مکمل ہونے والی پریزیڈنٹ ٹرافی میں اچھی فارم نے محمد عرفان کو ایک مرتبہ پھر قومی ٹیم میں پہنچایا ہے۔ ہیڈ کوچ ڈیو واٹمور اور بالنگ کوچ محمد اکرم عرفان کو سراہنے والوں میں شامل ہیں۔ "ڈیو واٹمور نے پریزیڈنٹ ٹرافی کے ایک میچ کے دوران اسلام آباد میں میری کارکردگی دیکھی اور مجھ سے گفتگو کی۔ انہوں نے مجھے بہت اعتماد بخشا جس پر میں ان کا شکرگزار ہوں۔ محمد اکرم نے میری کئی مواقع پر ملاقات اور گفتگو ہوئی ہے۔ وہ میری بالنگ سے بہت خوش ہیں اور میری جسمانی فٹنس اور بالنگ پر مشورے بھی دیتے ہیں۔ میں مستقل حوصلہ افزائی پر اپنے کوچ اور استاد ندیم اقبال کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔" پاک بھارت سیریز کے کسی مقابلے میں عرفان کو کھیلنے کا موقع ملے یا نہ ملے، لیکن سلیکٹرز نے ایک مرتبہ پھر ٹیم میں شامل کرکے ان پر جس طرح اعتماد ظاہر کیا ہے، وہ ان کی صلاحیتوں پر مثبت اثر ضرور ڈالے گا۔ اگر وہ اس بڑے موقع کا فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہو گئے تو آگے ایک روشن مستقبل ان کا منتظر ہوگا۔

ایلسٹر کک

لیستھ مالنگا اور رنگانا ہیراتھ 2012 کے بہترین ٹیسٹ اور ون ڈے بالر

2012 میں ون ڈے انٹرنیشنل میچوں کا شماریاتی جائزہ!!

تمام ممالک کی کارکردگی!

ملک	میچ	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ	فتح اوسط
افغانستان	5	1	4	0	0	20.00
آسٹریلیا	25	11	12	1	1	47.91
بنگلہ دیش	9	5	4	0	0	55.55
کینیڈا	1	0	1	0	0	0.00
انگلینڈ	15	12	2	0	1	85.71
بھارت	16	9	6	1	0	59.37
آئرلینڈ	4	2	1	0	1	66.66
کینیا	2	1	1	0	0	50.00
نیدرلینڈ	2	1	1	0	0	50.00
نیوزی لینڈ	15	4	10	0	1	28.57
پاکستان	17	6	10	0	1	37.50
اسکاٹ لینڈ	1	1	0	0	0	100.00
جنوبی افریقہ	13	8	4	0	1	66.66
سری لنکا	33	14	16	1	2	46.77
ویسٹ انڈیز	17	8	8	1	0	50.00
زمبابوے	3	0	3	0	0	0.00

10 یا زائد کیچز (فیلڈر)

فیلڈر	ملک	میچز	اننگز	کیچز	بہترین	اوسط
کائرون پولارڈ	ویسٹ انڈیز	17	17	15	3	0.88
ویرات کوہلی	بھارت	16	16	14	2	0.87
ڈیرن سیمی	ویسٹ انڈیز	17	17	14	3	0.82
مائیکل ہسی	آسٹریلیا	19	19	11	2	0.57
ڈیوڈ ہسی	آسٹریلیا	25	25	11	2	0.44
ایچ تھریمانے	سری لنکا	28	27	11	2	0.40
جارج بیلی	آسٹریلیا	13	13	10	3	0.76

800 پلس رنز بنانے والے کھلاڑی!

بیٹسمین	ملک	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
کمار سنگاکارا	سری لنکا	31	29	1184	133	43.85	3	6
تلکارتنے دلشان	سری لنکا	31	30	1119	160*	41.44	4	3
ویرات کوہلی	بھارت	16	16	1026	183	73.28	5	3
دنیش چندی مال	سری لنکا	30	29	845	92*	35.20	0	7
ڈیوڈ وارنر	آسٹریلیا	25	24	840	163	35.00	2	3

320 یا زائد کا مجموعہ!!

ملک	اسکور	اوورز	اوسط	اننگز	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
نیوزی لینڈ	373/8	50	7.46	1	زمبابوے	نیپیئر	9 فروری
نیوزی لینڈ	372/6	50	7.44	1	زمبابوے	وہانگیری	6 فروری
بھارت	330/4	47.5	6.89	2	پاکستان	ڈھاکہ	18 مارچ
پاکستان	329/6	50	6.58	1	بھارت	ڈھاکہ	18 مارچ
بھارت	321/3	36.4	8.75	2	سری لنکا	ہوبارٹ	28 فروری
آسٹریلیا	321/6	50	6.42	1	سری لنکا	برسبین	4 مارچ
سری لنکا	320/4	50	6.40	1	بھارت	ہوبارٹ	28 فروری

140 یا کم کا مجموعہ!!

ملک	اسکور	اوورز	اوسط	اننگز	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
سری لنکا	43	20.1	2.13	2	جنوبی افریقہ	پارل	11 جنوری
افغانستان	104	33.1	3.13	2	آئرلینڈ	ڈبلن	5 جولائی
کینیا	120	35.1	3.41	2	آئرلینڈ	ممباسا	20 فروری
پاکستان	130	35	3.71	2	انگلینڈ	ابوظہبی	13 فروری
ویسٹ انڈیز	132	31.1	4.23	2	بنگلہ دیش	کھلنا	2 دسمبر
بنگلہ دیش	136	34.1	3.98	2	ویسٹ انڈیز	ڈھاکہ	7 دسمبر
بھارت	138	33.3	4.11	1	سری لنکا	ہمبنٹوٹا	24 جولائی
ویسٹ انڈیز	140	32.2	4.32	2	آسٹریلیا	کنگسٹن	16 مارچ

3 یا زائد سنچریاں بنانے والے کھلاڑی!

بیٹسمین	ملک	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ویرات کوہلی	بھارت	16	16	1026	183	73.28	5	3
تلکارتنے دلشان	سری لنکا	31	30	1119	160*	41.44	4	3
ایلسٹر کک	انگلینڈ	15	15	663	137	47.35	3	2

کمارسنگاکارا	سری لنکا	31	29	1184	133	43.85	3	6

8یازائد نصف سنچری اننگز کھیلنے والے بیٹسمین

بیٹسمین	ملک	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50+	50
کمارسنگاکارا	سری لنکا	31	29	1184	133	43.85	9	6
ویرات کوہلی	بھارت	16	16	1026	183	73.28	8	3
اوپل تھرنگا	سری لنکا	28	26	1	752	30.08	8	6

15یازائد چھکے لگانے والے کھلاڑی!

بیٹسمین	ملک	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	4s	6s
کائرون پولارڈ	ویسٹ انڈیز	17	16	481	102	32.06	29	26
کرس گیل	ویسٹ انڈیز	11	11	345	125	34.50	27	24
ڈیرن سامی	ویسٹ انڈیز	17	15	343	84	31.18	24	19

30یازائد وکٹیں لینے والے بالرز!

بالرز	ملک	میچ	اوورز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی
لستھ مالنگا	سری لنکا	32	266	1508	47	5/54	32.08	5.66
سنیل نرائن	ویسٹ انڈیز	17	163.5	600	34	5/27	17.64	3.66
تھیسارا پریرا	سری لنکا	23	144.1	859	32	6/44	26.84	5.95
سعید اجمل	پاکستان	16	141.4	613	31	5/43	19.77	4.32

بہترین بالنگ میچ میں!

بالر	ملک	اوور	میڈن	رنز	وکٹ	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
تھیسارا پریرا	سری لنکا	10	0	44	6	پاکستان	پالیکلی	9جون

تین یازائد مرتبہ چار یازائد وکٹوں کا کارنامہ!

بالرز	ملک	میچ	رنز	وکٹیں	اوسط	بہترین	5w	4+w
مچل اسٹارک	آسٹریلیا	9	383	18	21.27	5/42	1	3
آندرے رسل	ویسٹ انڈیز	14	565	18	31.38	4/45	-	3
اسٹیون فن	انگلینڈ	14	500	25	20.00	4/34	-	3
تھیسارا پریرا	سری لنکا	23	859	32	26.84	6/44	1	3
سنیل نرائن	ویسٹ انڈیز	17	600	34	17.64	5/27	1	3

20 یازائد شکار کرنے والے وکٹ کیپر!!

وکٹ کیپر	ملک	میچز	اننگز	شکار	کیچ	اسٹمپڈ	بہترین	اوسط
میتھیو ویڈ	آسٹریلیا	25	25	34	30	4	5	1.36
کمارسنگاکارا	سری لنکا	31	30	33	30	3	4	1.10
کریگ کیسویٹر	انگلینڈ	15	14	31	26	5	5	2.24

ابراہام ڈی ویلیئرز	جنوبی افریقہ	13	13	24	23	1	3	1.86

5یازائد شکار میچ میں!

وکٹ کیپر	ملک	بمقابلہ	اننگز	شکار	کیچ	اسٹمپڈ	مقام	تاریخ
میتھیو ویڈ	آسٹریلیا	سری لنکا	5	4	1	2	پرتھ	10فروری
میتھیو ویڈ	آسٹریلیا	بھارت	5	5	0	2	برسبین	19فروری
کریگ کیسویٹر	انگلینڈ	جنوبی افریقہ	5	2	3	1	لارڈز	2ستمبر

15یازائد میچوں میں قیادت کرنے والے کھلاڑی!

کپتان	ملک	میچز	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ	فتح اوسط
مہیلا جے وردنے	سری لنکا	27	12	12	1	2	50.00
مصباح الحق	پاکستان	17	6	10	0	1	37.50
ڈیرن سامی	ویسٹ انڈیز	17	8	8	1	0	50.00
مائیکل کلارک	آسٹریلیا	15	6	8	0	1	42.85
ایلسٹر کک	انگلینڈ	15	12	2	0	1	85.71
مہیندرا سنگھ دھونی	بھارت	15	9	5	1	0	63.33

30یازائد میچوں میں شرکت!

کھلاڑی	ملک	میچز	رنز	بہترین	وکٹیں	بہترین	کیچ/اسٹمپڈ
لستھ مالنگا	سری لنکا	32	69	19*	47	5/54	4/0
تلکارتنے دلشان	سری لنکا	31	1119	160*	3	1/22	7/0
کمارسنگاکارا	سری لنکا	31	1184	133	-	-	30/3
دنیش چندیمال	سری لنکا	30	845	92*	-	-	7/0
مہیلا جے وردنے	سری لنکا	30	785	85	-	-	10/0

پارٹنرشپ ریکارڈز!

وکٹ	رنز	بیٹسمین	ملک	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
1	224	ناصر جمشید، محمد حفیظ	پاکستان	بھارت	ڈھاکہ	18مارچ
2	205	گوتم گمبھیر، ویرات کوہلی	بھارت	سری لنکا	ڈھاکہ	13مارچ
3	186	گریم اسمتھ، ڈی ویلیئرز	جنوبی افریقہ	سری لنکا	جوہانسبرگ	22جنوری
4	172*	ہاشم آملہ، ڈی ویلیئرز	جنوبی افریقہ	انگلینڈ	ناٹنگھم	5ستمبر
5	146*	ویرات کوہلی، سریش رائنا	بھارت	سری لنکا	کولمبو	31 جولائی
6	104*	انجیلو میتھیوز، اجنتھا مینڈس	سری لنکا	بھارت	کولمبو	28جولائی
7	104	اوپل تھرنگا، نوان کلاسیکرا	سری لنکا	آسٹریلیا	برسبین	4مارچ
8	101	آندرے رسل، ڈیرن سامی	ویسٹ انڈیز	آسٹریلیا	گروس آئیلٹ	25مارچ
9	57	سنیل نرائن، روی رامپال	ویسٹ انڈیز	بنگلہ دیش	کھلنا	30نومبر
10	46	انجیلو میتھیوز، دھمیکا پرساد	سری لنکا	آسٹریلیا	پرتھ	10فروری

”میں اپنی ٹیم کے لئے بیٹ ہی نہیں بال کے ذریعے بھی بہترین کارکردگی دکھانے کا خواہشمند ہوں“ امیت مشرا کہتے ہیں

”میں بیٹ اور بال سے اپنی ٹیم کے لئے بہترین کارکردگی دکھانے کا خواہشمند ہوں، میرے اندر وکٹوں کی بھوک موجود ہے البتہ میں ابھی تک اپنی بیٹنگ کی طرف مکمل توجہ نہیں دے سکا ہوں۔ میں نے یہ نکتہ تو ثابت کر دیا ہے کہ میں اپنی وکٹ آسانی کے ساتھ دینے کو تیار نہیں لیکن بڑے رنز کرنا بہر حال ابھی تک ممکن نہیں ہو سکا ہے، میں اپنی فٹنس پر بہت زیادہ توجہ دے رہا ہوں جتنی میں نے کبھی نہیں دی تھی۔“ یہ الفاظ ہیں آئی پی ایل سے ابھرنے کے بعد بھارتی ٹیم تک رسائی حاصل کرنے والے لیگ اسپنر امیت مشرا کے جس نے زندگی میں ہر چیز سخت محنت اور جنگ کے بعد حاصل کی ہے۔ وہ اپنی بالنگ کے بارے میں بہت زیادہ حساس ہے اور اس کی حفاظت کرنا بھی جانتا ہے لیکن نو بالز کی عادت اسے پریشانی میں مبتلا کر رہی ہے۔

ہریانہ کے انتیس سالہ لیگ اسپنر نے گذشتہ دنوں ایک خصوصی ملاقات میں اپنی بالنگ کی اہلیت اور لیگ اسپن بالنگ کو درپیش چیلنجز کے بارے میں بھی اظہار خیال کیا اور یہ بھی بتایا کہ وہ تنقید کا کس طرح سامنا کرتا ہے اور یہ بھی کہ اس نے انیل کمبلے اور شین وارن جیسے عظیم لیگ اسپنرز سے کیا کچھ سیکھا ہے، یہی بات چیت قارئین کی نذر ہے۔

آپ بالنگ کے دوران نو بالز کا مسئلہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے؟

میں دلیپ ٹرافی میں کوارٹر فائنل میچ کافی عرصے کے بعد کھیل رہا تھا اور یہ پنڈلی اور گروئن انجری سے نجات کے بعد میرا پہلا ہی میچ تھا، اس میچ کے لئے جو وکٹ تیار کی گئی وہ بہت زیادہ سست اور بے جان تھی جس پر حد سے بڑھ کر محنت کرنا پڑی، میں نے جب بھی اپنی استطاعت سے بڑھ کر بالنگ کرنے کی کوشش کی تو میرا پاؤں کریز سے آگے نکل گیا۔ میں نے اتنی زیادہ نو بالز بھی نہیں کی تھیں جن کی بنیاد پر اتنی زیادہ تنقید کی جا رہی ہے اور میں نہیں جانتا کہ وہ لوگ کون ہیں جو اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔ انہیں تنقید کرنے کے بجائے درپیش حالات پر بھی بات کرنا چاہئے۔

گذشتہ رانجی ٹرافی سیزن میں آپ کی کارکردگی کافی حد تک بہتر رہی لیکن ایسا نہیں لگتا کہ تمام تر محنت ضائع ہو گئی؟

گذشتہ سیزن میں جن وکٹوں پر میں کھیلا وہ زیادہ تر فاسٹ بالرز کے مطلب کی تھیں لیکن اس کے باوجود میں نے ہر میچ میں تین سے چار وکٹیں ضرور حاصل کیں۔ اگر دیکھا جائے تو 23 وکٹوں کے ساتھ میں نمایاں ترین اسپن بالر رہا اور یہ کسی طرح بھی نہیں کہا جا سکتا کہ میں نے خراب بالنگ کی تھی یا میں اپنے معیار سے کمتر ثابت ہو رہا ہوں۔

لیگ اسپنر ہونے کے ناطے آپ کو کس نوعیت کے چیلنجز درپیش ہیں؟

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے اچھی بیٹنگ وکٹوں پر بہت سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ کسی بھی میچ سے پہلے سب سے پہلے تو یہ سوچنا پڑتا ہے کہ جو وکٹ ہمیں کھیلنے کے لئے فراہم کی گئی ہے اس پر کیا حکمت عملی اختیار کرنا ہے، میدان میں اترنے کے بعد یہ طے کرنا پڑتا ہے کہ یہاں گیند فلائٹ کرنا پڑے گی یا پھر تھوڑی سی رفتار سے کام لینا ہے اور یہ کہ میں کس قسم کا تنوع اپناؤں کہ مجھے کامیابی حاصل ہو۔ یہ بیٹسمین اور اسپنرز کے درمیان نفسیاتی صورت حال ہوتی ہے اور جس کا داؤ چل جائے وہی کامیاب ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر آپ کوالٹی اسپن بالر ہیں تو اپنی ذہانت کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے بیٹسمین پر حاوی آ سکتے ہیں۔ میں تو آئی پی ایل میں بھی ہمیشہ وکٹیں لینے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ اسی طرح مد مقابل ٹیم پر دباؤ ڈالنے میں آسانی ہوتی ہے اور میں کامیابی حاصل کرتا ہوں۔

ماضی کے مقابلے میں اب آپ گیند کو زیادہ فلائٹ نہیں کرتے ہیں بلکہ سپاٹ بالنگ پر ڈٹے رہتے ہیں، کیا یہ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ کھیلنے کے اثرات ہیں؟

بات یہ نہیں ہے، اس کا تمام تر انحصار وکٹ کی حالت پر ہوتا ہے کہ وہ کس طرح کھیل رہی ہے۔ اگر وکٹ بہت زیادہ سست ہوتی ہے تو اس پر زیادہ فلائٹ کرنے سے بال گرنے کے بعد صحیح طور پر بیٹ پر نہیں آتی ہے لہٰذا یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ گیند کو مسلسل مختلف انداز سے کرایا جائے کیونکہ مسلسل فلائٹ کرنا بعض حالات میں ٹھیک نہیں رہتا۔

کس چیز سے متاثر ہو کر آپ نے لیگ اسپن بالنگ کرنے کا فیصلہ کیا؟

لیگ اسپن ایک مشکل آرٹ ہے۔ کم عمری میں جب میں نے کرکٹ کھیلنا شروع کی تو اس زمانے میں بہت کم لوگ لیگ اسپن بالنگ کیا کرتے تھے اور میرے ارد گرد کھلاڑیوں میں بھی یہی شوق تھا کہ وہ یا تو فاسٹ بالنگ کی طرف جانا چاہتے تھے یا پھر ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ بیٹسمین بن جائیں۔ میں نے سوچا کہ اس ملک میں لیگ اسپنرز نہیں ہیں اور یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں بڑے مواقع ہیں لہٰذا میں نے لیگ اسپن بالنگ شروع کر دی، میرے اندر قدرتی صلاحیت بھی تھی جس نے مجھے اس جانب متوجہ کیا اور میں کوئی ایسا کھلاڑی نہیں ہوں جس نے محض مواقع دیکھ کر یہ مشکل کام اپنے لئے چن لیا۔

جب بالنگ کی بات آتی ہے تو کن لوگوں سے آپ ہدایات اور مشورے لیتے رہے؟

جب بھی مجھے کسی بھی قسم کی مشکل پیش آئی میں نے انیل کمبلے سے رابطہ کیا اور ان سے بات چیت کی۔ وہ میرے ساتھ ہمیشہ بہت اچھے اور مددگار ثابت ہوئے جبکہ ہیرو بھائی (نریندر ہیروانی) نے بھی میری بہت زیادہ حوصلہ افزائی کی۔ میں اکثر لکشمن شیوا راما کرشنن سے بھی بات کرتا رہا ہوں اور جب بھی کوئی موقع ملا میں نے ان سے بھی مدد طلب کی۔ انہوں نے گزشتہ سال نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں میرے اوپر بہت زیادہ توجہ دی جس کی بدولت مجھے اپنی کارکردگی بہتر بنانے کا موقع ملا، اس کے علاوہ میں اپنے بچپن کے کوچ سنجے بھردواج سے بھی رابطے میں رہتا ہوں جن کے مشورے اور ہدایات میرے لئے کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

کچھ انٹرنیشنل کھلاڑیوں کا کہنا ہے آپ کی گیندیں ہوا میں کافی سست ہوتی ہیں، کیا آپ اس بارے میں کوئی نیا پن لانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

دیکھیں، انہیں یہ بات بھی کرنا چاہئے کہ آخر بھارت میں وکٹیں کیسی تیار کی جاتی ہیں، انہیں اس پہلو پر بھی بات کرنا چاہئے۔ غریب بالرز کیا کریں جب انہیں بیٹنگ کے لئے سازگار وکٹوں پر بالنگ کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے، زیادہ تر وکٹیں بالنگ کے لئے قاتل ہیں جہاں بیٹسمین کھل کر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ بالرز جدوجہد ہی کرتے رہتے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود میں دو سے تین نئی گیندوں پر کام کر رہا ہوں جن میں سے ایک سائیڈ آرم گوگلی بھی ہے۔ میں راؤنڈ آرم گوگلی اور سائیڈ آرم لیگ اسپن پر بھی محنت کر رہا ہوں اور میری بھرپور کوشش ہے کہ اپنی گیندوں میں رفتار کا عنصر بھی شامل کرتا رہوں اور مجھے قوی امید ہے کہ یہ تمام تبدیلیاں آنے والے وقتوں میں کارگر ثابت ہوں گی۔

کسی لیگ اسپنر کے لئے گوگلی کتنی اہمیت رکھتی ہے؟

بہت زیادہ اہم اور قیمتی گیند ہوتی ہے یہ کیونکہ اگر بیٹسمین اسے پڑھنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر یہ وکٹ لینے کے لئے سب سے موثر گیند ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ لائن اور پیس دو ایسی اہمیت کی حامل چیزیں ہیں جن کا گوگلی میں خیال رکھنا پڑتا ہے اور یہ نہ ہوں تو گوگلی بے اثر ہو سکتی ہے۔

شین وارن سے آپ نے کیا کچھ سیکھا ہے؟

میری ان سے بہت زیادہ نہیں لیکن چند مرتبہ ملاقات ہوئی ہے اور اس کا مجھے بہت زیادہ فائدہ بھی ہوا کیونکہ انہوں نے جو کچھ بتایا وہ میں نے ذہن نشین کر لیا۔ ان سے اگر چند ملاقاتیں مزید ہو گئیں تو مستقبل میں مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع مل سکتا ہے، مجھے سیکھنے کا شوق ہے اور میں کبھی یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔

آپ کے کیریئر کے دوران جو اچھے اور برے لمحات آئے ان کے بارے میں بھی کچھ بتائیں؟

اچھے لمحات کی بات کریں تو میرے ٹیسٹ کیریئر کا آغاز اس میں سب سے اوپر ہوگا کیونکہ میں نے دو ہزار آٹھ میں موہالی پر اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میں پانچ وکٹوں کا کارنامہ انجام دیا تھا اور یہ ایسی کارکردگی تھی جس نے میرے بچپن کے خوابوں کو پورا کر دیا، ٹیم سے ڈراپ ہونے کا احساس کبھی اچھا نہیں ہوتا کیونکہ آپ ہر حال میں اس جگہ برقرار رہنا چاہتے ہیں جس کے لئے آپ نے بے پناہ محنت کی ہوتی ہے اور ظاہری بات ہے کہ ٹیم میں واپسی کے لئے دوگنی محنت کرنا پڑتی ہے۔ یہ بات اپنی جگہ ہے کہ اگر آپ انٹرنیشنل سطح کے بالر ہوں تو ڈومیسٹک کرکٹ میں بیٹسمین آپ کے خلاف احتیاط سے کام لیتے ہیں اور خطرات مول لینے سے گھبراتے ہیں لیکن ان کے اپنے بھی کچھ پلان ہوتے ہیں جنہیں وہ ہمارے اوپر آزماتے ہیں اور ایسی صورت میں ہمیں ان پر حاوی رہنے کے لئے معمول سے بڑھ کر کوشش کرنا پڑتی ہے۔

ٹیم سے ڈراپ ہونے کے بعد عام طور پر آپ کا کیا ردعمل ہوتا ہے؟

قدرتی سی بات ہے کہ کافی مایوسی ہوتی ہے لیکن اگر آپ اس پر قابو نہیں پا سکیں گے تو پھر آپ کا ٹیم میں واپس آنا مشکل ہو جائے گا۔ اگر آپ کے دل میں یہ جذبہ بیدار رہے کہ کرکٹ کے کھیل میں کچھ کر کے دکھانا ہے تو پھر آپ مسلسل محنت کر کے اپنی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی کرتے رہتے ہیں اور وہ وقت بھی آ جاتا ہے کہ ٹیم میں واپسی ہو جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہر حال میں آپ کو مثبت انداز فکر کے ساتھ آگے بڑھنا پڑتا ہے اور یاد رکھیں کہ ماضی کی غلطیوں سے سیکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ پہلے جو کچھ ہو چکا اگر اسے دور نہیں کیا جائے گا تو آپ کبھی بڑی کامیابیاں حاصل نہیں کر سکیں گے۔

آنے والے سیزن کے لئے آپ کی کیا منصوبہ بندی ہے؟

میں اپنی ٹیم کے لئے بیٹ ہی نہیں بال کے ذریعے بھی بہترین کارکردگی دکھانے کا خواہشمند ہوں، میرے اندر وکٹوں کی بھوک موجود ہے جو مجھے ہمیشہ بہترین کارکردگی پر اکساتی ہے۔ اگرچہ کہ میں اپنی بیٹنگ پر بہت زیادہ توجہ نہیں دے سکا ہوں لیکن میں نے یہ بات ضرور ثابت کر دی ہے کہ کوئی میری وکٹ بڑی آسانی سے نہیں لے سکتا ہے، میں اپنی وکٹوں کی حفاظت کرنا جانتا ہوں اور آسانی سے انہیں گنوانے کے لئے تیار نہیں ہوتا جبکہ میں اپنی فٹنس پر بھی مکمل توجہ کے ساتھ کام کر رہا ہوں اور شاید اتنی توجہ میں نے کبھی پہلے اپنے اوپر نہیں دی جتنی کہ اب دے رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ بھارتی ٹیم میں میری واپسی ان باتوں کو بخوبی ثابت کر دے گی۔

بنگلہ دیش ایک مرتبہ پھر دورۂ پاکستان کا خواہشمند!!

بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے اپنی کرکٹ ٹیم بالآخر پاکستان بھیجنے پر آمادگی ظاہر کردی۔ تین سالہ جمود ٹوٹ گیا اور 2009 میں لاہور میں سری لنکن ٹیم پر ہونے والے حملے کے بعد پہلی غیر ملکی ٹیم پاک سرزمین پر اپنے قدم رکھے گی۔ بنگلہ دیش کرکٹ ٹیم اس ماہ پاکستان کا دورہ کرے گی، دورے کے حوالے سے مزید تفصیلات ابھی سامنے نہیں آئی ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین ذکا اشرف نے کہا کہ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے اپنی کرکٹ ٹیم پاکستان بھیجنے پر آمادگی ظاہر کردی ہے اور بنگال ٹائیگرز اس ماہ پاکستان آئیں گے۔ ذکا اشرف نے کہا کہ بنگلہ دیشی بورڈ نے اپنے بورڈ ممبران سے بھی دورہ پاکستان کی منظوری لے لی ہے اور اب بنگلہ دیشی ٹیم کے دورہ پاکستان کی راہ میں حائل تمام رکاوٹیں دور ہوگئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے ہمیں دورے کا ٹائم فریم بھی دیا ہے، جلد ہی حکومت سے سیکورٹی معاملات پر بات کی جائے گی۔ یاد رہے کہ 2009 میں لاہور میں سری لنکن کرکٹ ٹیم میں ہونے والے حملے کے بعد غیر ملکی ٹیموں نے پاکستان آنے سے انکار کررکھا ہے تاہم اب حالات بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے رواں برس کے شروع میں بھی اپنی ٹیم پاکستان بھیجنے پر رضامندی ظاہر کی تھی جس کے عوض پاکستان نے آئی سی سی کی صدارت کے لیے بنگلہ دیش کے مصطفیٰ کمال کی حمایت کا اعلان کیا تھا تاہم بعد میں کھلاڑیوں کی تنظیموں کی جانب سے دباؤ اور پلیئرز کی جانب سے سیکورٹی خدشات کے باعث بنگلہ دیشی بورڈ نے دورے کو حتمی شکل نہیں دی تھی، علاوہ ازیں بنگلہ دیشی ٹیم کے دورہ پاکستان کے فیصلے کو ڈھاکا کی عدالت میں چیلنج کردیا تھا جس کے بعد عدالت نے دورے کو روکنے کے احکامات جاری کیے تھے اور یہ دورہ کھٹائی میں پڑ گیا تھا۔ سال بھر کبھی ہاں، کبھی ناں کا تماشہ کرنے کے بعد بنگلہ دیش ایک مرتبہ پھر یہ کہہ رہا ہے کہ وہ پاکستان کا دورہ کرنے کا خواہاں ہے اور اگر معاملات طے پاگئے تو وہ جنوری 2013 میں مختصر سیریز کھیلنے کے لیے پاکستان آسکتا ہے۔ بین الاقوامی کرکٹ کی پاکستان میں واپسی کے لیے کئی صبر آزما مراحل سے گزرنے کے بعد پاکستان کو بنگلہ دیش کی جانب سے ایک مختصر سیریز کھیلنے کے لیے آمد کی یقین دہانی ملی تو بالآخر ڈھاکہ کی عدالت درمیان میں کود ی اور سیریز کو بن کھلے ہی مرجھادیا۔ کئی ماہ تک جاری رہنے والی اس فلم میں ہیرو بننے کی کوشش کی پاکستان کرکٹ بورڈ کے سربراہ ذکا اشرف نے جبکہ ولن کا کردار بنگلہ دیشی دارالحکومت کی عدالت عالیہ، بین الاقوامی کرکٹ کونسل اور فیڈریشن آف انٹرنیشنل کرکٹرز ایسوسی ایشن نے۔ جن کی وجہ سے اک ایسی سیریز کا انعقاد نہ ہوسکا، جس کا مکمل شیڈول تک جاری ہوچکا تھا۔ لیکن اب بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے صدر نظم الحسن کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے بورڈز دور پاکستان کے لیے ایک بار پھر مذاکرات کررہے ہیں اور عین ممکن ہے کہ بنگلہ دیش جنوری 2013 ہی میں پاکستان کا مختصر دورہ کرے۔ ملک میں کرکٹ کے اعلیٰ ترین عہدیدار نے کہا کہ اب دونوں ممالک کے درمیان تمام تر گفتگو کا محور یہ ہے کہ دورے کے لیے موزوں وقت کون سا ہوگا۔ ہم نے پاکستان سے سوال کیا ہے کہ کیا بنگلہ دیش پریمیئر لیگ سے قبل ایک مختصر دورہ کیا جاسکتا ہے؟ گزشتہ ماہ، یعنی نومبر میں نظم الحسن نے کہا تھا کہ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے دور پاکستان کے لیے پاکستانی بورڈ کے ساتھ ایک تحریری عہد کررکھا ہے۔ اس بیان کی مزید وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ اب پاکستان کے ساتھ مذاکرات کے دوسرے مرحلے میں ہیں، کیونکہ پہلا مرحلہ، جو حفاظتی انتظامات کے حوالے سے تھا، بہت اطمینان بخش رہا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں میں نے ان افراد سے بات کی ہے جو جائزے کے لیے پاکستان گئے تھے اور وہ انتظامات سے بہت مطمئن ہیں۔ اس لیے اگر وقت کا تعین کرلیا جائے تو ہم پاکستان کا دورہ کرسکتے ہیں۔ البتہ بنگلہ دیشی عہدیدار کا کہنا تھا کہ کھلاڑیوں اوران کے عملے کو دورِ پاکستان کا کہا ضرور جائے گا، لیکن کسی پر زبردستی نہیں کی جائے گی، پاکستان کرکٹ بورڈ کے ڈائریکٹر جنرل جاوید میانداد نے کہا ہے کہ ہماری کوشش کامیاب ہورہی ہیں اس سال پاکستان میں پریمیئر لیگ اور انٹرنیشنل کرکٹ بحال ہوجائیگی بنگلہ دیش ہی نہیں اور بھی بہت سی ٹیمیں پاکستان آئینگی۔ جاوید میاں داد نے کہا کہ پاک بھارت کرکٹ تعلقات کی بحالی میں پی سی بی کے چیئرمین ذکا اشرف کا کردار قابل تعریف ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان میں اب انٹرنیشنل کرکٹ کی بحالی کو روکنا ممکن نہیں ہے اور مجھے بہت یقین ہے کہ اس سال کے شروع میں پاکستان میں انٹرنیشنل کرکٹ بحال ہوجائے گی میں چاہتا ہوں کہ پاکستانی کرکٹ مضبوط ہو اور اس کیلئے جہاں تک ممکن ہوسکے میں اپنا کردار بھی ادا کررہا ہوں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ کھلاڑی بھی مزید محنت کریں تاکہ ٹیم کامیابی کی منزل پر گامزن رہے۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش بورڈ کے مثبت جواب سے ہمیں حوصلے بلند ہوئے ہیں اور ممالک سے بھی ٹیموں کے پاکستان آنے کے حوالے سے مذاکرات کامیاب جارہے ہیں اور ہم آئندہ سال پاکستان میں پریمیئر لیگ کا انعقاد کروانے میں بھی کامیاب ہوجائینگے۔ یہ دورہ سیکورٹی کلیئرنس سے مشروط ہے، جس کے بعد توقع کی جارہی ہے کہ مارچ 2009 کے بعد پاکستان میں انٹرنیشنل سرگرمیاں بحال ہوجائیں گی۔ باخبر ذرائع کے مطابق قومی ٹیم سات جنوری کو بھارت کا دورہ مکمل کرکے پاکستان آئے گی۔ 12 اور 13 جنوری کو لاہور میں ایک ون ڈے انٹرنیشنل اور ایک ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ کرانے کی تجویز ہے۔ بنگلہ دیشی بورڈ نے پی سی بی سے مختصر دورے کا سیکورٹی پلان مانگ لیا ہے، پی سی بی کے ذرائع اس اہم پیشرفت پر تبصرہ کرنے سے گریز کررہے ہیں۔ تاہم پی سی بی نے چند دن قبل بنگلہ دیشی بورڈ کو خط تحریر کیا تھا کہ اگر بنگلہ دیشی بورڈ نے وعدے کے مطابق اپنی ٹیم پاکستان نہ بھیجی تو پاکستان کا کوئی کھلاڑی بنگلہ دیش پریمیئر لیگ کی نیلامی میں حصہ نہیں لے گا۔ پی سی بی نے خط میں نرم زبان استعمال کی، اس دھمکی کے بعد بنگلہ دیشی بورڈ نے اپنی ٹیم کو پاکستان بھیجنے کا اصولی فیصلہ کرلیا۔ پی سی بی کے ترجمان کا کہنا ہے کہ ہم اپنے وعدے کی پاسداری کررہے ہیں۔ یہ وعدہ سابق صدر مصطفےٰ کمال نے کیا تھا۔ ہم ان کے الفاظ کا احترام کررہے ہیں۔ بورڈ کے کرکٹ آپریشن کے سربراہ عنایت حسین سراج نے کہا کہ یہ دورہ سیکورٹی کلیئرنس سے مشروط ہوگا۔ اس سال اپریل میں بھی بنگلہ دیش نے اپنی ٹیم کو پاکستان بھیجنے کا وعدہ کیا تھا لیکن ڈھاکا ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر ہونے کے بعد دورہ نہ ہوسکا۔ تاہم عنایت حسین کا کہنا ہے کہ اس بار عدالتی رکاوٹ نہیں ہے، بورڈ کے ترجمان جلال یونس کے مطابق ہمیں پاکستان کے سیکورٹی پلان کا انتظار ہے۔ دورے کو حتمی شکل دینے سے قبل اس پلان پر غور کیا جائے گا۔ ہم اس پلان کو تمام اسٹیک ہولڈرز سے ڈسکس کریں گے جن میں کھلاڑیوں کے علاوہ حکومتی ایجنسیاں بھی شامل ہوں گی۔ یونس نے کہا کہ 12 اور 13 جنوری کو لاہور میں دو میچ کرانے کی تجویز ہے۔ ذرائع کے مطابق بنگلہ دیش کے بعض بڑے کھلاڑی پاکستان آنے سے گریز کررہے ہیں تاہم بورڈ انہیں قائل کرنے میں مصروف ہے۔ اسٹار آل راؤنڈر شکیب الحسن کی انجری کی وجہ سے دورۂ پاکستان میں شرکت مشکوک ہے۔ 3 مارچ 2009 کو لاہور میں سری لنکا ٹیم پر حملے کے بعد کوئی غیر ملکی ٹیم پاکستان نہیں آئی ہے۔ اکتوبر میں کراچی میں صوبائی وزیر کھیل ڈاکٹر محمد علی شاہ نے انٹرنیشنل ورلڈ الیون کے دو میچ کرائے تھے۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے پاکستان سے مختصر دورے کے لیے سیکورٹی پلان جائزے کے لیے مانگ لیا ہے، پی سی بی میچز لاہور میں کرانا چاہتا ہے لیکن موسم اس ارادے میں آڑے آرہا ہے اور اس بات کا امکان پیدا ہوچلا ہے کہ دونوں میچز کراچی میں کرائے جائیں۔ (حسام نسیم)

ون ڈے سیریز ویسٹ انڈیز کے خلاف بنگلہ دیش کی تاریخی فتح!!

دو سال قبل جب بنگلہ دیش نے مہمان نیوزی لینڈ کو سیریز میں 0-4 سے شکست دے کر دنیا پر ثابت کر دیا تھا کہ وہ کم از کم اپنے گھر میں دیگر ٹیموں کے لیے لوہے کا چنا ثابت ہوگی اور کسی حد تک یہی ثبوت اس نے رواں سال ایشیا کپ کے دوران بھی دیا، جہاں وہ ایشین چیمپئن بننے سے 'دو چار ہاتھ' کے فاصلے پر ہمت ہار گیا، لیکن اس مقابلے سے ظاہر ہو گیا کہ محدود اوورز میں بنگلہ دیش کو کمزور حریف سمجھنا اک بہت بڑی غلطی ہوگی اور شاید یہی غلطی ویسٹ انڈیز سے بھی ہوئی جو تمام تر کوششوں کے باوجود سیریز میں ناکامی کے داغ سے بچ پایا اور ڈھاکہ میں آخری ایک روزہ مقابلے میں سنسنی خیز مقابلے کے بعد شکست سے دو چار ہو گیا۔ بنگلہ دیش نے اعصاب شکن معرکہ آرائی کے بعد محض دو وکٹوں سے کامیابی حاصل کر کے اک اور تاریخ رقم کر دی۔ جبکہ حال ہی میں ٹی ٹوئنٹی عالمی کپ جیت کر آسمانوں پر محو پرواز ویسٹ انڈیز پہلی ہی محدود اوورز کی سیریز میں بری طرح ناکام ہوا۔ گو کہ سیریز میں 0-2 سے خسارے کے باوجود وہ عمدہ کارکردگی کے ذریعے سیریز برابر کرنے میں کامیاب ہوا لیکن حتمی معرکے میں 30 رنز پر تین وکٹیں گنوانے کے بعد کپتان مشفق الرحیم اور محمود اللہ کی ذمہ دارانہ بلے بازی اور اختتامی لمحات میں ناصر حسین کی بہترین کارکردگی اس کے ہاتھوں سے سیریز چھین کر لے گئی۔ ایک روزہ سیریز اپنے اختتام کو پہنچی لیکن ویسٹ انڈیز کی اہلیت پر کئی سوالیہ نشان چھوڑ گئی ہے۔ پوری سیریز میں ویسٹ انڈیز کی بالنگ میں وہ دم خم نظر نہیں آیا، جو اس کا خاصہ ہونا چاہیے خصوصاً بنگلہ دیش جیسی ٹیم کے خلاف۔ درمیان میں جو دو مقابلے ویسٹ انڈیز نے جیتے، وہ بھی بلے بازوں اور آل راؤنڈرز کی کارکردگی کی وجہ سے۔ اس آخری مقابلے میں جہاں ایڑی چوٹی کے زور کی ضرورت تھی، ویسٹ انڈین بالرز نے 27 فاضل رنز دے کر حریف ٹیم کے لیے ہدف تک رسائی کو مزید آسان بنایا۔ پھر اس حوالے سے بھی یہ ویسٹ انڈیز کی کمزوری رہی کہ وہ تمام 50 اوورز نہیں کھیل پایا اور ٹیم 48 اوورز میں آؤٹ ہو گئی۔ بلے بازوں کو بجائے اسکور کو جلد از جلد بڑھانے کی کوشش میں وکٹیں گنوانے کے تمام اوورز کھیلنے پر نظر مرکوز رکھنی چاہیے تھی۔ رہی سہی کسر نازک مواقع پر دو آسان کیچ چھوڑنے نے پوری کر دی۔ بہرحال، بحیثیت مجموعی یہ مقابلہ ویسٹ انڈیز کے لیے بہت مایوس کن رہا اور گزشتہ دو مقابلوں میں جیت سے جو تحریک ملی تھی، وہ آخری مقابلے میں بالکل نظر نہیں آئی۔

بنگلہ دیش کی شاندار بالنگ: عمدہ بیٹنگ' ویسٹ انڈیز ناکام

ٹیسٹ سیریز جیتنے کے بعد ایک روزہ میں 'کلین سویپ' کا عزم لے کر میدان میں اترنے والا ویسٹ انڈیز پہلے ہی مرحلے پر لڑکھڑا گیا۔ کھلنا میں کھیلے گئے پہلے ون ڈے میں بلے بازوں کی ناقص کارکردگی نے ڈیرن سیمی کے ارادوں کو خاک میں ملا دیا، جہاں بنگلہ دیش نے با آسانی 7 وکٹوں سے کامیابی حاصل کر کے 0-1 کی برتری حاصل کر لی۔ اپنے اہم ترین شکیب الحسن کی عدم دستیابی کے باوجود بنگلہ دیش کے اسپنرز نے جس عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا، وہ قابل ستائش تھا۔ خصوصاً اپنا پہلا مقابلہ کھیلنے والے سہاگ غازی نے ٹیسٹ کی طرح ایک روزہ میں بھی اپنی اہلیت ثابت کر دکھائی۔ جنہوں نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے والے ویسٹ انڈیز کی 4 وکٹیں حاصل کیں جن میں کرس گیل اور مارلون سیموئلز کی قیمتی ترین وکٹیں بھی شامل تھیں۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے سب سے زیادہ رنز ٹیل اینڈر سنیل نرائن نے بنائے، جو 36 رنز بنا کر گرنے والی آخری وکٹ تھے جبکہ کرس گیل اور ڈیرن براوو 35، 35 رنز بنانے میں کامیاب رہے۔ ابتدائی 10 اوورز تک تو ویسٹ انڈیز بالکل محفوظ تھا لیکن گیارہویں اوور میں لینڈل سیمنز کی وکٹ گرتے ہی مقابلہ ویسٹ انڈیز کی گرفت سے نکل گیا۔ اگلے اوور میں کرس گیل کا آؤٹ ہونا اور پھر مارلون سیموئلز کی صفر پر واپسی نے بنگلہ دیش کو واپس آنے کی راہ دی۔ اس موقع پر کیرون پولارڈ اور ڈیرن براوو نے اسکور کو تہرے ہندسے تک پہنچا دیا لیکن پولارڈ کے عبدالرزاق کے ہاتھوں آؤٹ ہونے کے بعد محض 33 رنز کے اضافے سے ویسٹ انڈیز اپنی مزید پانچ وکٹیں گنوا بیٹھا۔ اگر نویں وکٹ پر سنیل نرائن اور روی رامپال کے درمیان 57 رنز کی رفاقت قائم نہ ہوتی تو ویسٹ انڈیز کا حال اس سے بھی برا ہوتا۔ بہرحال، پوری ٹیم 47 ویں اوور میں 199 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ بنگلہ دیش کی جانب سے سہاگ غازی نے 4، عبدالرزاق نے 3 اور محمود اللہ اور مشرفی مرتضی نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ ایک آسان ہدف کے تعاقب میں بنگلہ دیش کی پہلی وکٹ پر ہی شاندار شراکت قائم ہوئی۔ جس میں اوپنرز نے ابتدائی 15 اوورز کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے اسکور بورڈ پر 88 رنز کا مجموعہ سجا دیا۔ تجربہ کار تمیم اقبال 51 گیندوں پر 58 اور انعام الحق 62 گیندوں پر 41 رنز بنا کر وہ مضبوط بنیاد فراہم کر گئے جس پر بنگلہ دیش کی فتح کی عمارت کھڑی ہوئی۔ بعد ازاں نعیم اسلام نے ناقابل شکست نصف سنچری بنا کر بنگلہ دیش کو منزل تک پہنچایا، جس نے ہدف 41 ویں اوور میں با آسانی حاصل کر لیا۔ یوں بلے بازوں کے ساتھ ساتھ ویسٹ انڈیز کی بالنگ بھی بری طرح ناکام ہوئی۔ مرکزی بالرز کیمار روچ اور روی رامپال نہ صرف یہ کہ کوئی وکٹ نہ لے پائے بلکہ مہنگے بھی ثابت ہوئے۔ بنگلہ دیش نے اس میچ میں سہاگ کے علاوہ تین مزید کھلاڑیوں کو اپنا ایک روزہ کیریئر شروع کرنے کا موقع دیا جن میں ابوالحسن، انعام الحق اور مومن الحق شامل تھے۔ سہاگ کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ یوں وہ پہلے مقابلے میں ہی یہ اعزاز کرنے والے اولین بنگلہ دیشی کھلاڑی بن چکے ہیں۔

انعام کا کمال: بنگلہ دیش 2 ویسٹ انڈیز 0

بنگلہ دیش نے اپنی تاریخ کی سب سے بڑی فتح حاصل کر کے حیران کن طور پر ویسٹ انڈیز کے خلاف سیریز میں 0-2 کی برتری حاصل کر لی۔ کھلنا کے شیخ ابونصر اسٹیڈیم میں ہونے والے دوسرے ایک روزہ میں نوجوان انعام الحق کی سنچری اور بعد ازاں اسپنرز کی ایک مرتبہ پھر عمدہ گیند بازی نے ویسٹ انڈیز کو 160 رنز کی بھاری بھرکم شکست سے دو چار کیا۔ ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پہلے بالنگ کا فیصلہ کیا تو ابتدا میں دو وکٹیں حاصل کرنے کے باوجود وہ مقابلے پر گرفت مضبوط نہ کر سکا۔ جس کی وجہ نوجوان اوپنر انعام الحق اور کپتان مشفق الرحیم کے درمیان تیسری وکٹ پر 174 رنز کی شاندار رفاقت تھی جس نے بنگلہ دیش کو بہترین پوزیشن پر لا کھڑا کیا۔ نعیم اسلام نے 138 گیندوں پر اپنے کیریئر کی پہلی سنچری مکمل کی اور بعد ازاں 145 گیندوں پر 120 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اس اننگز میں 2 چھکے اور 13 چوکے بھی شامل تھے۔ محض 19 سالہ انعام کا یہ دوسرا ایک روزہ مقابلہ تھا اور اسی میدان پر کھیلا گیا سیریز کا پہلا میچ ان کے بین الاقوامی کیریئر کا نقطہ آغاز تھا، جہاں انہوں نے 41 رنز بنائے تھے۔ انعام سے قبل مشفق الرحیم 87 گیندوں پر 79 رنز اور ناصر حسین 4 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے تو ایسا لگتا تھا کہ آخری اوورز میں بنگلہ دیشی اننگز پٹری سے اتر جائے گی لیکن انعام نے مومن الحق کے ساتھ مل کر 64 قیمتی رنز کا اضافہ کیا اور جب 50 اوورز مکمل ہوئے تو اسکور بورڈ پر 292 رنز کا بہترین مجموعہ موجود تھا۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے روی رامپال نے 5 جبکہ آندرے رسل نے ایک وکٹ حاصل کی۔ حیران کن طور پر ویسٹ انڈین اسپنرز سنیل نرائن اور مارلون سیموئلز مکمل طور پر ناکام رہے جبکہ ان کے مقابلے میں بنگلہ دیشی اسپنرز نے صورتحال کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ 293 رنز کے ہدف کے تعاقب میں ایک لمحہ بھی ایسا نہ آیا جب ویسٹ انڈیز کسی طرح مقابلہ کرتا دکھائی دے۔ وکٹیں وقفے وقفے سے حریف گیند بازوں کے ہتھے چڑھتی رہیں یہاں تک کہ سب سے بہترین بلے باز بھی صرف 28 رنز تک پہنچ پائے۔ وہ جانے مانے بلے باز جنہوں نے حال ہی میں دنیا بھر کے بالرز کو نچا کر رکھ دیا تھا، بھیگی بلی ثابت ہوئے، کرس گیل 15، مارلون سیموئلز 16 اور کیرون پولارڈ 25 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ پوری ویسٹ انڈین ٹیم صرف 31 اوورز میں 132 رنز پر ڈھیر ہو گئی اور بنگلہ دیش با آسانی مقابلہ جیت گیا۔ نوجوان سہاگ غازی اور تجربہ کار عبد الرزاق نے سب سے زیادہ 3، 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ مشرفی مرتضی، نعیم اسلام اور محمود اللہ کو ایک، ایک وکٹ ملی۔ انعام الحق کو شاندار بیٹنگ پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

سیموئلز کی ذمہ داری: ویسٹ انڈیز نے تیسرا ایک روزہ جیت لیا

ایسے حالات میں کہ ویسٹ انڈیز کو بنگلہ دیش جیسے حریف کے خلاف سیریز شکست کا سامنا تھا مارلون سیموئلز کی عمدہ سنچری اور اسپنرز کی بہترین بالنگ کالی آندھی کو ایک مرتبہ پھر سیریز میں واپس لے آئی۔ کھلنا میں کھیلے گئے اولین دونوں میچز میں بدترین شکست کے بعد بنگلہ دیش کو ڈھاکہ پہنچتے ہی سیریز اپنے نام کرنے کی ضرورت تھی لیکن بلے بازوں کی ناکامی نے انہیں فیصلہ کن برتری حاصل نہ کرنے دی۔ شیر بنگلہ نیشنل اسٹیڈیم میں تیسرے ایک روزہ مقابلے کا ٹاس ویسٹ انڈیز نے جیتا اور بنگلہ دیش کو کھیلنے کے لیے مدعو کیا جو حریف اسپنرز کی عمدہ گیند بازی کے سامنے جم کر نہ کھیل سکا اور بمشکل 227 رنز بنا پایا۔ اگر چھٹی وکٹ پر کپتان مشفق الرحیم اور محمود اللہ کے درمیان 58 رنز کی رفاقت قائم نہ ہوتی تو بنگلہ دیش کے لیے 200 کا ہندسہ عبور کرنا بھی ناممکن تھا جب مشفق 38 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے تو بنگلہ دیش 36 ویں اوور میں محض 168 پر اپنی چھ وکٹیں گنوا چکا تھا ان حالات میں محمود اللہ نے بہت اچھی اننگز کھیلی اور 70 گیندوں پر 52 رنز بنا کر ایک ایسے ہدف تک پہنچنے کے ممکن بنایا جو ساتھی گیند بازوں کی حالیہ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے دفاع کے قابل دکھائی دیتا تھا ویسٹ انڈیز کی جانب سے سنیل نرائن نے 37 رنز دے کر 4 جبکہ ویرا سیمی پرمال نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔ ایک، ایک وکٹ کرس گیل اور ڈیوین اسمتھ کو بھی ملی 228 رنز کا ہدف گو کہ آسان لگتا ہے، لیکن اولین دونوں مقابلوں میں بلے بازوں کی بدترین ناکامی کے باعث ویسٹ انڈیز کو

بہت سنبھل کر کھیلنے کی ضرورت تھی اور اس حالت میں اور بھی زیادہ کہ محض 15 رنز پر وہ کرس گیل جیسے بلے باز سے محروم ہو گئی تھی۔ لیکن اس مرحلے پر مارلون سیموئلز کی ٹھنڈے مزاج سے کھیلی گئی سنچری اننگز نے فیصلہ کن کردار ادا کیا جنہوں نے نہ صرف کیرن پاول کے ساتھ دوسری وکٹ پر 111 رنز کی رفاقت قائم کر کے فتح کی بنیاد رکھی بلکہ خود 140 گیندوں پر سنچری مکمل کر کے فتح میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ وہ رفاقت تھی، جس کی ویسٹ انڈیز کو پوری سیریز میں سخت ضرورت تھی اور اولین دونوں میچز میں شکست کا بنیادی سبب ہی یہی تھا کہ بلے باز کوئی شراکت داری قائم نہیں کر پائے تھے۔ تیسری وکٹ کی رفاقت کے خاتمے کے بعد ایک مرحلہ ایسا ضرور آیا جب مقابلہ مشکل مرحلے میں پھنس گیا کیونکہ ویسٹ انڈیز پاول کے جانے کے بعد محض 56 رنز کے اضافے سے مزید تین قیمتی وکٹیں گنوا بیٹھا تھا۔ ڈیرن براوو 13، ڈیوین اسمتھ 4 اور کیرون پولارڈ محض ایک رن بنا کر پویلین لوٹے تو سیموئلز کے کاندھوں پر ذمہ داری کا بوجھ مزید بڑھ گیا جسے اتارتے اتارتے وہ خود بھی میدان سے واپس آ گئے، لیکن منزل پر پہنچا کر۔ جب سیموئلز 149 گیندوں پر 126 رنز کی شاندار بیٹنگ کے بعد مشرفی مرتضیٰ کے ہاتھوں آؤٹ ہوئے تو ویسٹ انڈیز کو فتح کے لیے صرف 6 رنز کی ضرورت تھی جو اس نے باآسانی حاصل کر لیے اور 4 وکٹوں سے مقابلہ جیت لیا۔

آل راؤنڈر کپتان کی بدولت ویسٹ انڈیز فتح یاب' سیریز برابر

سیریز میں دو صفر کے خسارے کے بعد ویسٹ انڈیز کو جس زبردست تنقید کا سامنا تھا، انہوں نے اتنے ہی بہترین انداز میں اس برتری کا خاتمہ کر دیا اور چوتھے ایک روزہ مقابلے میں بنگلہ دیش کو باآسانی 75 رنز سے شکست دے کر سیریز 2-2 سے برابر کر ڈالی۔ ڈھاکہ کے شیر بنگلہ نیشنل اسٹیڈیم میں ہونے والے چوتھے ایک روزہ میں گو کہ ویسٹ انڈین بلے باز ناکام ثابت ہوئے لیکن اس مرتبہ فتح کی ذمہ داری بالرز نے اپنے کاندھوں پر اٹھائی جنہوں نے 212 رنز کے مختصر ہدف کا دفاع اس عمدگی کے ساتھ کیا کہ مہمان ٹیم 75 رنز کے واضح مارجن سے مقابلہ جیتنے میں کامیاب رہی۔ بنگلہ دیش نے ٹاس جیت کر ویسٹ انڈیز کو بلے بازی کی دعوت دی تو مقابلہ اس وقت میزبان ٹیم کی گرفت میں آ گیا جب 71 رنز پر انہوں نے گزشتہ میچ کے ہیرو مارلون سیموئلز کی وکٹ گرائی۔ سیموئلز 27 رنز بنانے کے بعد الیاس سنی کی گیند پر میدان بدر ہوئے تو گویا بلے بازوں کی قطار بندھ گئی۔ اگلے ہی اوور کی پہلی گیند پر ڈیوین اسمتھ گولڈن ڈک، پھر کیرن پاول 26 اور بالآخر کیرون پولارڈ 2 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے تو ویسٹ انڈیز اپنی نصف ٹیم محض 79 رنز پر کھو چکا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ اولین دونوں میچز کا اسپن جادو ویسٹ انڈیز کو اک مرتبہ پھر جکڑ چکا ہے۔ لیکن اس مقام پر کپتان ڈیرن سیمی نے کمال جراتمندی سے حالات کو سنبھالا اور 62 گیندوں پر دو چھکوں اور 5 چوکوں سے مزین 60 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ ان کی یہی بہترین کارکردگی تھی جس نے ویسٹ انڈیز کے مجموعے کو 200 کی نفسیاتی حد عبور کرنے میں مدد دی۔ سیمی کی مدد سے ویسٹ انڈیز نے آخری 10 اوورز میں 81 رنز لوٹے، جو بعد میں فیصلہ کن ثابت ہوئے جب مقررہ 50 اوورز مکمل ہوئے تو ویسٹ انڈیز کا اسکور 9 وکٹوں کے نقصان پر 211 تک پہنچ چکا تھا جبکہ ڈیرن سیمی 60 رنز پر ناٹ آؤٹ تھے۔ اتنے کم ہدف کے ملنے کے بعد شیر بنگلہ میں موجود تماشائیوں کو یہ کامل یقین تھا کہ بنگلہ دیش اب تک سیریز میں بلے بازی کے ذریعے دکھائی گئی کارکردگی کی بدولت مقابلہ جیت جائے گا اور سیریز کا فیصلہ آج کے آج ہو جائے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا پہلے بلے بازی سے اپنے جوہر دکھانے والے ڈیرن سیمی نے اننگز کا دوسرا اوور خود کرانے کا فیصلہ کیا اور اسی اوور میں دو مسلسل گیندوں پر انعام الحق اور نعیم اسلام کی وکٹیں حاصل کر کے بنگلہ دیش پر پہلی کاری ضرب لگائی محض 3 رنز پر دو نوجوان بلے بازوں کو کھو بیٹھنے کے بعد جو معمولی سی کسر رہ گئی تھی وہ اگلے اوور میں کیمار روچ نے پوری کر دی جنہوں نے دو مسلسل گیندوں پر تجربہ کار تمیم اقبال اور ناصر حسین کو ٹھکانے لگا کر دہرے ہندسے میں پہنچنے سے قبل بنگلہ دیش کو چار وکٹوں سے محروم کر دیا۔ ناتجربہ کار مومن الحق حالات کا دباؤ نہ سہ پائے اور کچھ دیر بعد ڈیرن سیمی کی تیسری وکٹ بن گئے۔ بنگلہ دیش محض چھٹے اوور میں ہی مقابلہ ہار بیٹھا تھا کیونکہ اس کی پانچ وکٹیں محض 13 رنز پر پویلین لوٹ چکی تھیں۔ کپتان مشفق الرحیم اور محمود اللہ نے دل ناتواں کے ساتھ مقابلہ کیا اور اسکور کو 87 رنز تک لیجانے میں کامیاب ہوئے جہاں مشفق الرحیم کا سنیل نرائن کی اک خوبصورت گیند پر اسٹمپ ہونا بنگلہ دیش کی ہزیمت پر مہر ثبت کر گیا انہوں نے 58 گیندوں پر محض 27 رنز بنائے۔ گو کہ محمود اللہ ایک اینڈ سے ڈٹے رہے لیکن ان کے پاس ساتھ دینے کے لیے کوئی بلے باز نہ تھا کیونکہ تمام ہی کھلاڑی دوسرے اینڈ سے ایک کے بعد دوسری وکٹ گنوا رہے تھے 35 ویں اوور میں ڈیوین اسمتھ کے ہاتھوں عبدالرزاق کے آؤٹ ہوتے ہی بنگلہ دیشی اننگز کی بساط لپٹ گئی۔ پوری ٹیم محض 136 رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ محمود اللہ 78 گیندوں پر 56 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے ڈیرن سیمی نے سب سے زیادہ رنز بنانے کے علاوہ سب سے زیادہ یعنی تین وکٹیں بھی حاصل کیں۔ ویسٹ انڈین کپتان کو شاندار آل راؤنڈ کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

اعصاب شکن معرکہ اور بنگلہ دیش کی تاریخی فتح!!

کھلنا میں کھیلے گئے اولین دونوں ایک روزہ مقابلوں میں ویسٹ انڈیز کو تگنی ڈالنے کے بعد جوابی کارروائی کے باعث پچھلے قدموں پر لوٹ جانے والے بنگلہ دیش نے شیر بنگلہ اسٹیڈیم، ڈھاکہ میں ہونے والے آخری مقابلے میں ٹاس جیتا اور ویسٹ انڈیز کو بلے بازی کی دعوت دی۔ جس کا ٹاپ آرڈر ایک مرتبہ پھر بری طرح ناکامی سے دوچار اور ٹیم 17 رنز پر ابتدائی تین وکٹیں گنوا بیٹھی۔ اگر اس موقع پر کیرون پولارڈ 74 گیندوں پر 85 رنز کی شاندار باری نہ کھیلتے اور ڈیرن براوو 51 رنز کے ساتھ ان کا بھرپور ساتھ نہ دیتے تو ویسٹ انڈیز بہت بری طرح میچ ہارتا۔ پولارڈ بنگلہ دیشی بالنگ پر مکمل طور پر حاوی رہے۔ انہوں نے 8 مرتبہ گیند کو چھکے کی راہ دکھائی جبکہ 5 چوکے بھی لگائے۔ براوو کے ساتھ مل کر چوتھی وکٹ پر 132 رنز کی زبردست شراکت داری قائم کی اور ویسٹ انڈیز کو میچ میں واپس لے آئے۔ لیکن ڈیرن سیمی اور دیگر بلے بازوں کی جانب سے موقع سے فائدہ نہ اٹھا پانا ایک بڑے مجموعے تک عدم رسائی کا سبب بنا اور پوری ٹیم 48 ویں اوور میں 217 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ پولارڈ کے علاوہ کامیاب ترین بلے باز براوو رہے جنہوں نے 108 گیندوں پر 51 رنز بنائے۔ بظاہر ہدف آسان لگتا تھا لیکن گزشتہ روز کی کارکردگی سب کے ذہنوں میں ہو گی جہاں محض 212 کے تعاقب میں بنگلہ دیشی ٹیم 136 رنز پر ڈھیر ہو گئی تھی۔ اسی خوف کے سائے تیسرے اوور میں نظر آئے جب کیمار روچ نے ایک ہی اوور میں دو انتہائی خوبصورت گیندوں پر اوپنرز تمیم اقبال اور انعام الحق کو میدان بدر کر دیا۔ تمیم اقبال سیم پر باہر نکلتی ہوئی ایک گیند کو نہ سمجھ پائے اور گیند ان کی آف اسٹمپ اڑاتی ہوئی نکل گئی جبکہ انعام الحق مسلسل دو شارٹ گیندوں پر بری طرح گھبرا جانے کے بعد تیسری گیند کو پوائنٹ پر کھڑے کیرون پولارڈ کے ہاتھوں میں دے بیٹھے، جنہوں نے آگے کی جانب جست لگا کر اک خوبصورت کیچ تھاما اور ویسٹ انڈیز کو غالب پوزیشن پر پہنچا دیا اسی پاور پلے کے دوران بنگلہ دیش کو ظہور الاسلام کی وکٹ سے بھی محروم ہو جانا پڑا، اور وہ بھی روچ ہی کی گیند پر آؤٹ ہوئے۔ تین وکٹیں گر جانے کے بعد ذمہ داری ایک مرتبہ پھر تجربہ کار مشفق الرحیم اور محمود اللہ کے کاندھوں پر تھی جنہوں نے چوتھی وکٹ پر 91 قیمتی رنز جوڑے اور بنگلہ دیش کی ڈوبتی کشتی کو کچھ سہارا ملا۔ بدقسمتی سے دونوں کھلاڑی اپنی نصف سنچریاں مکمل نہ کر سکے اور سنیل نرائن کے ایک ہی اسپیل میں آؤٹ ہوئے۔ محمود اللہ 45 گیندوں پر 48 اور مشفق 56 گیندوں پر 44 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے تو میچ بہت مشکل مرحلے میں داخل ہو گیا۔ 133 رنز پر آدھی وکٹیں گر جانے کے بعد لوئر آرڈر خصوصاً ناصر حسین کے نازک کاندھوں پر بڑا بوجھ آن پڑا انہوں نے پہلے مومن الحق کے ساتھ 53 اور پھر سہاگ غازی کے ساتھ 28 رنز کی شراکت داریاں قائم کیں اور بنگلہ دیش کو کامیابی کے انتہائی نزدیک پہنچا دیا اس مرحلے پر جب بنگلہ دیش کو فتح کے لیے 4 رنز کی ضرورت تھی، روچ کے ایک ہی اوور میں سہاگ اور عبدالرزاق کی وکٹیں گرنے سے میچ انتہائی سنسنی خیز مرحلے میں داخل ہو گیا لیکن تاہم ناصر نے اعصاب پر قابو رکھا۔ اگلے اوور میں مقابلہ برابر ہونے کے بعد ناصر حسین نے کور کی جانب اک خوبصورت شاٹ لگایا اور رن مکمل کرتے ہوئے فتح کا جشن منانے لگے لیکن دوسرے اینڈ پر کھڑے الیاس سنی یہی سمجھتے رہے کہ گیند چوکے کے لیے چلی گئی ہے اور رن مکمل نہیں کیا جبکہ باؤنڈری پر موجود فیلڈر نے گیند واپس پھینکی اور کیرون پاول نے ان کی وکٹیں بکھیر دیں۔ کپتان نے اپیل کی کہ رن مکمل نہیں ہوا، تیسرے امپائر نے تصدیق کی البتہ رن آؤٹ نہیں دیا گیا لیکن اگلی گیند کو ناصر نے کٹ کھیلتے ہوئے چوکے کی راہ دکھا دی اور پھر پورا ڈھاکہ فتح کے نعروں سے گونج اٹھا ویسٹ انڈیز کی جانب سے کیمار روچ نے 5 وکٹیں حاصل کیں اور ان کی یہ شاندار کارکردگی بھی ٹیم کی بنگلہ دیش جیسے کمزور حریف کے ہاتھوں شکست کا باعث بنی۔ سنیل نرائن نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ محمود اللہ کو میچ جبکہ مشفق الرحیم کو سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

ٹی ٹوئنٹی میچ!! بنگلہ دیش کا ایڑی چوٹی کا زور، سیموئلز بھاری، ویسٹ انڈیز فتحیاب

ویسٹ انڈیز کے دورہ بنگلہ دیش کا اختتام ایک زبردست فتح کے ساتھ ہوا جہاں واحد ٹی ٹوئنٹی میں مارلون سیموئلز کی شاندار بلے بازی بنگلہ دیش کی سرتوڑ کوششوں پر بھاری پڑ گئی اور ویسٹ انڈیز 18 رنز سے مقابلہ جیتنے میں کامیاب ہو گیا شیر بنگلہ نیشنل اسٹیڈیم، ڈھاکہ میں ہونے والے مقابلے میں ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور پورے دورے میں ناکام رہنے والے کرس گیل اپنے پسندیدہ فارمیٹ میں بھی نہ چل پائے اور محض 6 رنز بنا کر میدان سے لوٹ آئے۔ اس موقع پر مارلون سیموئلز نے اپنی گزشتہ کارکردگی کو دہرا کر ویسٹ انڈیز کو 197 کے شاندار مجموعے تک پہنچایا۔ سیموئلز نے اپنا آخری ٹی ٹوئنٹی سری لنکا میں ہونے والے حالیہ ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2012 فائنل کی صورت میں کھیلا تھا جہاں ان کی بلے بازی ویسٹ انڈیز کو ٹی ٹوئنٹی کا نیا عالمی چیمپئن بنا گئی تھی۔ اب یہاں ڈھاکہ میں، جہاں 19 ہزار تماشائی مقامی ٹیم کی حمایت کے لیے موجود تھے، انہوں نے پہلے پر تولے اور پھر جارحانہ حملے کا آغاز کر دیا۔ ابتدائی 24 گیندوں پر صرف 27 رنز بنانے کے بعد جب سیموئلز نے اپنا گیئر بدلا تو بنگلہ دیشی بالرز کو کہیں جائے پناہ ملتی نظر نہ آتی تھی۔ انہوں نے اگلی 19 گیندوں پر 58 رنز بنائے اور مجموعی طور پر صرف 43 گیندیں کھیلیں اور 9 چھکوں اور 3 چوکوں کی مدد سے 85 رنز کی فتح گر باری کھیل کر ناقابل شکست لوٹے۔ اس اننگز میں ابتدا ہی سے انہیں قسمت کا ساتھ حاصل رہا کیونکہ وہ پہلی ہی گیند پر وکٹوں کے پیچھے کیچ آؤٹ ہوتے ہوتے بچے تھے جبکہ ان کا ایک مشکل کیچ اس وقت بھی چھوڑا گیا جب وہ 10 رنز پر کھیل رہے تھے اور اس وقت بھی انہیں ایک نئی زندگی ملی جب 23 رنز پر باہری کنارے پر لگنے والے کیچ کو نہ تھاما جا سکا۔ بہرحال، اس شراکت داری میں ڈیرن براوو نے 28 گیندوں پر 41 رنز کے ساتھ ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ اور جب 20 اوورز مکمل ہوئے تو اسکور بورڈ پر 4 وکٹوں کے نقصان پر 197 رنز کا مجموعہ جگمگا رہا تھا۔ بنگلہ دیش کی جانب سے صرف ضیاالرحمٰن اور شفیع الاسلام ہی کسی حد تک اس مار کٹائی سے بچے ورنہ باقی بالرز کی تو ٹھیک ٹھاک درگت بنی۔ خصوصاً روبیل حسین، جن کے 4 اوورز میں 63 رنز پڑے، جس میں آخری اوور میں سیموئلز کے ہاتھوں مسلسل تین گیندوں پر تین چھکے اور ایک چوکا بھی شامل تھا، یعنی صرف آخری اوور میں روبیل کو 29 رنز پڑے۔ اس کے علاوہ اپنا پہلا ٹی ٹوئنٹی کھیلنے والے سہاگ غازی کے 4 اوورز میں بھی 44 رنز لوٹے گئے۔ 198 رنز کے بڑے ہدف کے تعاقب میں بنگلہ دیش نے بہت ہی عمدہ آغاز کیا، بلکہ بحیثیت مجموعی ان کی کارکردگی تو قعات سے کہیں بڑھ کر تھی لیکن وہ ہدف تک نہیں پہنچ پائے۔ پانچویں اوورز کے آغاز تک 47 رنز جوڑنے کے بعد اوپننگ شراکت کا خاتمہ ہوا جب کیمار روچ نے انعام الحق کی صورت میں گرنے والی واحد وکٹ حاصل کی جس کے بعد تجربہ کار تمیم اقبال اور محمود اللہ نے 132 رنز کی ناقابل شکست رفاقت قائم کی۔ تمیم 61 گیندوں پر 2 چھکوں اور 10 چوکوں کے ساتھ 88 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے جبکہ محمود اللہ 4 چھکوں اور 3 چوکوں کے ساتھ 48 گیندوں پر 64 رنز بنا کر ناقابل شکست میدان سے لوٹے۔ کرس گیل، بلے بازی میں تو اپنا جادو نہ دکھا سکے لیکن ان کے 4 اوورز نے فیصلہ کن کردار ادا کیا، جس میں انہوں نے صرف 18 رنز دیے۔ میچ کے اختتامی لمحات میں انہوں نے 17 واں اوور کرایا اور اس میں صرف تین رنز دیے۔ اس کی اہمیت اس لیے بہت زیادہ تھی کہ گزشتہ اوور ہی میں سنیل نرائن 19 رنز کھا چکے تھے۔ بس یہیں سے میچ بنگلہ دیش کے ہاتھوں سے مکمل طور پر نکل گیا۔ ان حالات میں کہ ویسٹ انڈین بالرز بری طرح پٹ رہے تھے، آخری 10 اوورز میں سے پھینکے گئے 4 میں ان کی خوبصورت گیند بازی نے بنگلہ دیش کو یادگار کارکردگی کے باوجود فتح سے محروم کر دیا۔ یہ ٹی ٹوئنٹی تاریخ کا پہلا موقع تھا کہ کسی ٹیم نے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے پورے 20 اوورز کھیلے، صرف ایک وکٹ گنوائی اور پھر بھی شکست کھائی۔ مارلون سیموئلز کو شاندار بلے بازی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

بیٹنگ (ویسٹ انڈیز) (تمام میچوں میں)

بلے باز	1	2	3	4	5
لینڈل سمنز	13	9	-	-	-
کرس گیل	35	15	4	16	2
ڈیرن براوو	35	28	13	34	51
مارلن سیموئلز	0	16	126	27	1
کائرون پولارڈ	15	25	1	2	85
ڈی تھامس	16	0	12*	10	25
ڈیرن سامی	10	12	1*	60*	2
آندرے رسل	0	9	-	-	0
سنیل نرائن	36	10	-	13	7*
روی رام پال	25	0	-		-
کیمار روچ	3*	-	-	3*	0
ڈیوائن اسمتھ	-	0	4	0	-
کیرون پاول	-	-	47	26	11
وی پرمول	-	-	-	1	10
فاضل	11	8	20	19	23
مجموعی	199	132	228	211	217

بیٹنگ (بنگلہ دیش)

بلے باز	1	2	3	4	5
تمیم اقبال	58	5	22	1	8
انعم الحق	41	120	33	1	0
نعیم اسلام	50*	6	4	0	-
ناصر حسین	28	4	6	2	39*
مشفق الرحیم	16*	79	38	27	44
محمود اللہ	-	3*	52	56*	48
مومن الحق	-	31	12	1	25
مشرفی مرتضیٰ	-	18*	0	6	
سوہاگ غازی	-	-	30	13	19
ابوالحسن	-	-	-	-	-
عبدالرزاق	-	-	3	3	0
روبیل حسین	-	-	1		
الیاس سنی	-	-	-	0	1*
شفیع السلام					-
جوہر السلام	-	-	-	-	10
فاضل	8	26	26	26	27
مجموعی	201	292	227	136	221

بالنگ (ویسٹ انڈیز)

بالرز	1	2	3	4	5
مارلن سیموئلز	0/14	0/50	0/7	-	0/7
روی رام پال	0/41	5/49	0/19	-	-
کیمار روچ	0/48	-	-	2/29	5/56
سنیل نرائن	1/39	0/48	4/37	1/32	3/38
ڈیرن سامی	1/29	0/35	2/46	3/28	0/23
آندرے رسل	1/28	1/58	-	-	0/51
ڈیوائن اسمتھ	-	0/46	1/14	2/7	-
وی پرمول	-	-	2/40	2/35	0/39
کرس گیل	-	-	1/36	-	-
پولارڈ	-	-	0/21	-	-

بالنگ (بنگلہ دیش)

بالرز	1	2	3	4	5
مشرفی مرتضیٰ	1/39	1/26	2/34	1/54	-
ابوالحسن	0/45	0/9	-	-	-
سوہاگ غازی	4/29	3/21	0/36	1/38	1/32
عبدالرزاق	3/39	3/19	2/34	2/47	0/39
نعیم اسلام	0/17	1/28	1/21	-	-
محمود اللہ	1/29	1/27	1/43	3/46	2/38
مومن الحق	-	-	0/9	-	2/14
الیاس سنی	-	-	-	2/21	0/58
شفیع السلام	-	-	-	-	3/31

(بنگلہ دیش)

بلے باز	بیٹنگ	بالنگ
تمیم اقبال	88*	-
انعم الحق	22	-
محمود اللہ	64*	0/15
ناصر حسین	-	-
مشفق الرحیم	-	-
ضیاء الرحمٰن	-	1/16
مومن الحق	-	-
شفیع السلام	-	0/26
سوہاگ غازی	-	1/44
روبیل حسین	-	2/63
عبدالرزاق	-	-
فاضل	5	8
مجموعی	179	197

(ویسٹ انڈیز)

بلے باز	بیٹنگ	بالنگ
ڈیوائن اسمتھ	24	0/16
کرس گیل	6	0/18
مارلن سیموئلز	87*	0/32
ڈیرن براوو	41	-
کائرون پولارڈ	15	-
لینڈل سمنز	18*	-
ڈیرن سامی	-	0/30
ڈی تھامس	-	-
آندرے رسل	-	0/17
سنیل نرائن	-	0/27
کیمار روچ	-	1/36
فاضل	8	5
مجموعی	197	179

بنگلہ دیش کی ویسٹ انڈیز کے خلاف تاریخی فتح

جنوبی افریقہ حقیقی نمبر ایک، آسٹریلیا کو بدترین شکست!!

شکیب الحسن نے شادی کو یادگار بنادیا

بنگلہ دیشی اسٹار شکیب الحسن 12-12-12 کو شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔ 25 سالہ آل راؤنڈر نے امریکا سے تعلق رکھنے والی 23 سالہ ام احمد شیشیر کو شریک زندگی بنا کر اس دن کو یادگار بنالیا ان کے دوستوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس دن کو اہم بنانے کیلئے 12-12-12 کو شادی کی تقریب رکھی گئی اور بہت ہی کم مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا لیکن سوشل میڈیا میں اس نوبیاہتا جوڑے کا خوب چرچا رہا۔ پرستاروں اور مداحوں نے مبارکباد تو دی اور ساتھ بہت ساری حسیناؤں کے دل پر یہ خبر بجلی بن کر گری۔ شکیب الحسن نے اپنے کیریئر کا آغاز 2006 میں کیا وہ ملک کے مہنگے ترین کھلاڑی مانے جاتے ہیں پچھلے 3 سالوں سے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل میں ٹیسٹ اور ون ڈے میچز کی رینکنگ میں ان کا نام شامل کیا جاتا رہا۔

ویسٹ انڈیز کرکٹ بورڈ نے ٹی 20 لیگ کی تیاری شروع کردی

ویسٹ انڈیز کرکٹ بورڈ نے فرنچائز بیسڈ ٹی 20 لیگ کی تیاریاں شروع کردی ہیں ویسٹ انڈیز بورڈ کے صدر ڈاکٹر جولین ہنٹ نے کہا کہ کرکٹ بورڈ اور ویسرس انٹرنیشنل بارباڈوس مرچنٹ بینک کے درمیان معاہدے کے تحت 2013 میں ٹی 20 لیگ میچز کروائے گی جس میں 6 کیریبین بیسڈ فرنچائز پر مشتمل ویسٹ انڈیز کے زیادہ تر کھلاڑی شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاہدے کے تحت کرکٹ بورڈ اور کھلاڑیوں کو سالانہ اور اضافی معاوضے بھی ملیں گے، جس سے وہ مالی طور پر مستحکم ہوسکیں گے اور ان کو علاقائی اور عالمی سطح پر ایسا پلیٹ فارم ملے گا جہاں وہ اپنی صلاحیتوں کو مزید نکھار سکیں گے۔

حالیہ کامیابیوں سے مطمئن نہیں ہوں، ڈیرن سیمی

ویسٹ انڈیز کرکٹ ٹیم کے کپتان ڈیرن سیمی نے کہا ہے کہ وہ آسٹریلیا، انگلینڈ اور جنوبی افریقہ کی ٹیموں کو شکست دینا چاہتے ہیں۔ حال میں حاصل کی جانے والی بڑی کامیابیوں سے وہ مطمئن نہیں۔ ان کی کوشش ہوگی کہ وہ مستقبل میں کرکٹ کی دنیا کی بڑی ٹیموں کو شکست دے سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر پوری طاقت کے ساتھ کھیلیں تو کوئی بھی ٹورنامنٹ یا کوئی بھی سیریز اپنے نام کرسکتے ہیں جیسا کہ ہم نے سری لنکا میں کھیلے جانے والے ٹوئنٹی 20 کرکٹ ورلڈ کپ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پوری امید ہے کہ ہم ایسی کارکردگی کو آئندہ بھی برقرار رکھیں گے اور کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹوئنٹی 20 کرکٹ ورلڈ کپ میں جب ہم نے نیوزی لینڈ کے خلاف میچ کھیلا تو مجھے پوری امید تھی کہ ہم یہ ورلڈ کپ جیت جائینگے۔

نک کامپٹن کو انکریمنٹ کنٹریکٹ مل گیا

انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ نے اوپننگ بیٹسمین نک کامپٹن کو انکریمنٹ کنٹریکٹ دے دیا۔ 29 سالہ نک نے بھارت میں ٹیسٹ سیریز میں ڈیبیو کیا اور چاروں ٹیسٹ میچز میں شرکت کی۔

پی سی بی کا انضمام سے مطالبہ

پاکستان کرکٹ بورڈ نے سابق کپتان انضمام الحق سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اگلے ماہ بحیثیت کنسلٹنٹ ٹیم کے ساتھ دورہ جنوبی افریقہ پر جائیں۔ ایک پاکستانی بورڈ کے ایک اعلی عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا ہے کہ چیئرمین ذکا اشرف نے انضمام الحق سے ٹیم کے ساتھ بھارت اور جنوبی افریقہ کے دورے کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ انضمام نے ایک ٹیلی وژن چینل کے ساتھ معاہدے کے باعث بھارت کے دورے سے تو معذرت کرلی لیکن جنوبی افریقہ کے حوالے سے کہا کہ وہ اپنی دستیابی سے آگاہ کریں گے۔ انضمام الحق پاک۔ بھارت سیریز کے دوران پاکستان کے ایک نجی ٹیلی وژن چینل پر ماہر کی حیثیت سے تبصرے کریں گے، اس لیے وہ قومی کرکٹ ٹیم کے ساتھ بھارت نہیں جا سکے۔ ریکارڈ 120 ٹیسٹ اور 378 ایک روزہ مقابلے کھیلنے والے انضمام الحق نے دورہ بھارت سے قبل لاہور میں قومی کرکٹ ٹیم کے تربیتی کیمپ کا حصہ تھے جہاں وہ بلے بازوں کو تربیت دے رہے تھے۔ پاکستان اس وقت بیٹنگ کوچ کی تلاش میں ہے، عین ممکن ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ بھارت اور جنوبی افریقہ میں بلے بازوں کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے انضمام الحق کو مستقل بنیادوں پر قومی کرکٹ ٹیم کا کوچ بنادے۔ بھارت میں دو ٹی ٹوئنٹی اور تین ایک روزہ مقابلے کھیلنے کے بعد قومی کرکٹ ٹیم جنوری میں تین ٹیسٹ، پانچ ایک روزہ اور دو ٹی ٹوئنٹی مقابلے کھیلنے کے لیے جنوبی افریقہ روانہ ہوگی۔

بنگلور میں کرکٹ دیوانے اسٹیڈیم پر ٹوٹ پڑے

کرسمس ڈے پر چنا سوامی اسٹیڈیم کے اطراف کئی گرجہ گھروں میں کرسمس کی تقریبات منائی جارہی تھیں لیکن کرکٹ دیوانے صبح سویرے ہی سے اس انتظار میں اسٹیڈیم کے باہر کھڑے ہوئے تھے کہ انہیں گراؤنڈ میں داخلے کی اجازت ملے گی۔ اور وہ شہر کے ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہوں گے جنہیں پاک بھارت سیریز کے اس پہلے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کو دیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس گراؤنڈ پر یہ پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل تھا جس کا حصہ بننے کے لیے کرکٹ دیوانے اسٹیڈیم پر ٹوٹے پڑے تھے۔ میچ شروع ہونے سے کئی گھنٹے پہلے اسٹیڈیم کے باہر طویل قطاریں لگی ہوئی تھیں ایک قطار میں دو سے تین ہزار تماشائی داخلے کے لیے اپنی باری کا انتظار کرتے رہے۔ چنا سوامی اسٹیڈیم میچ کے موقع پر قلعے کا منظر پیش کررہا تھا۔ اسٹیڈیم اور اس کے اطراف میں دو سے تین کلو میٹر کے رقبے میں پولیس نے سیکورٹی کو ہائی الرٹ کررکھا تھا۔ کسی چڑیا کو اسٹیڈیم کے اطراف میں پر مارنے کی اجازت نہیں تھی۔ مین بلڈنگ کو بم ڈسپوزل اسکواڈ نے کلیئر کیا اور اس کا کنٹرول بلیک کیٹ کمانڈوز کے حوالے کردیا گیا۔ اسٹیڈیم میں میچ شروع ہونے سے چار گھنٹے پہلے تماشائیوں کی آمد شروع ہوگئی تھی اور ہر طرف بھارت کی نیلے رنگ کی شرٹس دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک قطار ایک ایک کلو میٹر لمبی تھی۔ حفاظتی انتظامات کے پیش نظر پولیس کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہیں تھی۔ تماشائی پوری طرح میچ سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ شور شرابے میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ جیسے ہی دونوں ٹیمیں گراؤنڈ میں داخل ہوئیں شائقین نے ان کا زبردست استقبال کیا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اس گراؤنڈ پر آئی پی ایل کے کئی میچ ہوچکے ہیں لیکن اس قدر جوش وخروش پہلی بار دیکھا گیا۔ چنا سوامی اسٹیڈیم کے باہر سیکڑوں لوگ ٹکٹوں کے حصول میں پریشان دکھائی دیے۔ بیرون ملک سے آنے والے تماشائی ٹکٹوں کی منہ مانگی قیمت ادا کرنے کو تیار تھے۔ ٹکٹ بلیک میں بھی فروخت ہوتے رہے۔ ٹاس کے وقت اسٹیڈیم تماشائیوں سے کھچا کھچ بھر چکا تھا اور باہر بھی ہزاروں تماشائی موجود تھے۔

بھوانیشور نے ٹنڈولکر کو صفر پر بولڈ کرکے شہرت حاصل کی

اتر پردیش کے شہر کان پور سے تعلق رکھنے والے 22 سالہ فاسٹ بولر بھوانیشور نے 2008-09 کے سیزن میں رانجی ٹرافی فائنل میں سچن ٹنڈولکر کو صفر پر آؤٹ کرکے شہ سرخیوں میں جگہ حاصل کی یہ بھارتی فرسٹ کلاس میں لٹل ماسٹر کا پہلا صفر تھا حالانکہ ان کی ٹیم یوپی کو فائنل میں ممبئی کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ اپنے پہلے ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں انہوں نے چار اوورز میں 9 رنز دے کر تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ بنگلور اس لحاظ سے ان کا ہوم گراؤنڈ ہے کہ وہ رائل چیلنجر بنگلور کی طرف سے آئی پی ایل کھیلتے ہیں۔ بھوانیشور، اوجھا کے بعد بھارت کے دوسرے بالر ہیں جنہوں نے ٹی ٹوئنٹی ڈیبیو میں تین یا زائد وکٹ حاصل کئے۔ اوجھا نے بنگلہ دیش کے خلاف 21 رنز دے کر چار وکٹ حاصل کئے تھے۔ انہیں فرسٹ کلاس میچوں میں 149 رنز بنانے کے علاوہ ایک سنچری بھی بنانے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس سال وہ آئی پی ایل میں پونے وارئرز کے لئے کھیلے تھے۔

آفریدی کی بھارتی کرکٹرز سے خوش گپیاں

پاکستان اور بھارت کے درمیان اہم سیریز کے آغاز کے موقع پر میڈیا میں نئی دہلی میں خاتون کے ساتھ ہونے والی جنسی زیادتی کے بعد پرتشدد احتجاج اور سچن ٹنڈولکر کی ریٹائرمنٹ کی خبریں شہ سرخیوں میں رہیں اکثر اخبارات نے پاکستانی سپر اسٹار شاہد خان آفریدی کی بھارتی کھلاڑیوں کے ساتھ خبروں کو نمایاں شائع کیا بنگلور کے چنا سوامی اسٹیڈیم میں شاہد آفریدی، بھارتی کپتان مہندر سنگھ دھونی، ویرات کوہلی اور دیگر کھلاڑیوں سے مصافحہ کرتے ہوئے خوش گپیوں میں مصروف دکھائی دیئے۔

بنگلور میں گرما گرمی، کامران بھارتی بولر اشانت سے تلخی کے بعد آؤٹ

18 سال بعد بنگلور میں تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا۔ عامر سہیل اور پرساد کے بعد کامران اکمل ایشانت شرما سے لڑائی کے بعد وکٹ گنوا بیٹھے پاکستان اور بھارت کا پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل گرما گرمی کے ماحول میں کھیلا گیا بھارت کی شکست سامنے دیکھ کر ایشانت شرما اس وقت اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔ کامران اکمل کے خلاف اپیل مسترد ہونے کے بعد وہ وکٹ کیپر سے الجھ گئے اور دونوں کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔ دونوں کو امپائروں نے الگ کیا۔ اس موقع پر کامران اکمل سخت غصے میں دکھائی دیے۔ اس سے قبل ایشانت شرما نے حفیظ کو بھی روکنے اور ان سے الجھنے کی کوشش کی تھی۔ کامران اکمل ایشانت شرما سے بچے اور ڈینڈا کی گیند پر ایشانت شرما کو کیچ دے بیٹھے۔ ان کے آؤٹ ہونے پر ڈینڈا نے زبردست جشن منایا۔

ظہیر عباس اور وسیم باری ایک گھنٹہ دہلی ائر پورٹ پر لائن میں کھڑے رہے

پاکستان کرکٹ بورڈ نے بھارت کے خلاف تاریخی سیریز کے موقع پر سابق کپتان اور ٹیسٹ وکٹ کیپر وسیم باری کو آئی کون کھلاڑی کی حیثیت سے بھارت بھیجا کراچی سے دہلی پہنچنے کے بعد اندرا گاندھی ائر پورٹ پر وسیم باری کی اچانک بھارتی فلموں کے مشہور اداکار دلو دھنہ سے ملاقات ہوگئی۔ تاہم اندرا گاندھی ائر پورٹ پر اس وقت حیران کن منظر دیکھنے میں آیا جب پاکستان کے دو سابق کپتانوں وسیم باری اور ظہیر عباس کو ائر پورٹ پر امیگریشن کے مرحلے سے گذرنے کے لیے ایک گھنٹے سے زائد وقت لائن میں کھڑا رہنا پڑا۔ بھارتی حکام نے پاک بھارت سیریز کے لیے ائر پورٹ پر دو خصوصی کاؤنٹر بنائے جن پر فنگر پرنٹس کے لیے نئی مشینیں لگائی گئیں وسیم باری اور ظہیر عباس جب کاؤنٹر پر سب سے پہلے پہنچے تو وہاں موجود عملہ ان مشینوں کو آپریٹ نہیں کر پا رہا تھا اس لیے انہیں ایک گھنٹے کا انتظار کرنا پڑا ظہیر عباس کنٹری کرنے بھارت آئے ہوئے تھے۔

پاکستان میں باعزت ریٹائرمنٹ لینے والا واحد کرکٹر ہوں، وسیم باری

سابق کپتان وسیم باری پاکستان کے وہ پہلے سابق کپتان ہیں جنہیں بورڈ نے خصوصی مہمان کی حیثیت سے بھارت بھیجا وہ اپنی اہلیہ یاسمین باری کے ساتھ آئے وسیم باری بنگلور اور احمد آباد کے میچوں میں مہمان ہوں تھے انہوں نے کہا کہ میں 2006 میں چیف سلیکٹر کی حیثیت سے یہاں آیا تھا اب بورڈ نے مجھے مدعو کیا واضح رہے کہ پاکستان کے سابق کپتانوں عمران خان، ماجد خان، حنیف محمد اور ظہیر عباس نے مختلف وجوہ کی بنا پر بھارت آنے سے معذرت کی۔ وسیم باری نے کہا کہ میں پاکستان کا وہ کھلاڑی ہوں جس نے 1984 میں باعزت انداز میں انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لی تھی۔ آسٹریلیا کے دورے کے آخری سڈنی ٹیسٹ میں گریگ چیپل، راڈنی مارش اور ڈینس للی نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا۔ میں نے ان تینوں سے متاثر ہو کر وطن واپسی پر انٹرنیشنل کرکٹ کو خیرباد کہہ دیا۔ اس وقت میں پاکستان کی طرف سے سب سے زیادہ ٹیسٹ کھیلنے والا کھلاڑی تھا۔ میرے پاس اننگز میں سب سے کیچ لینے کا عالمی ریکارڈ بھی تھا۔ ٹیسٹ کرکٹ چھوڑنے کے بعد بھی میں نے چیف سلیکٹر کی حیثیت سے کئی سال کام کیا اور بورڈ میں مختلف عہدوں پر فائز رہا میں نے کوشش کی تنازعات سے دور رہوں۔ وسیم باری نے کہا کہ ہمارے دور میں دنیا بھر میں کئی میچ ونر اور ورلڈ کلاس کھلاڑی تھے۔ آج کے دور میں پیسے کی ریل پیل ہے اور سہولتیں زیادہ ہیں لیکن کھلاڑیوں میں کوالٹی کرکٹرز کی کمی ہے۔

ون ڈے کرکٹ کھیلنے یا نہ کھیلنے کا فیصلہ خود شاہد آفریدی کو کرنا ہے، رمیز راجہ

سابق کپتان اور مشہور مبصر رمیز راجہ کا کہنا ہے کہ شاہد آفریدی کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ ون ڈے فارمیٹ میں حصہ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ کیوں کہ ایک عام تاثر یہی ہے کہ انہوں نے بالنگ آل راؤنڈر بننے کے بعد اپنے آپ کو ٹی ٹوئنٹی کرکٹ تک محدود کر لیا ہے سابق ٹیسٹ بیٹسمین نے کہا کہ شاہد آفریدی کی مارکیٹ ویلیو سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن بیٹنگ نے ان کارکردگی پر برا اثر ڈالا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بالنگ آل راؤنڈر بننے کے بعد شاہد آفریدی کی بیٹنگ پر توجہ کم ہوگئی ہے۔ اسی لیے سلیکٹرز نے اسے ٹیم سے ڈراپ کیا حالانکہ مصباح الحق اسے ٹیم میں شامل دیکھنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں آج بھی وہ میچ ونر ہے۔ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں اگر شاہد آفریدی بیس کا ہندسہ ذہن میں رکھے، بیس رنز بنائے اور چار اوورز میں بیس رنز دے کر دو تین وکٹیں لے لے تو آج بھی وہ پاکستان کرکٹ کا اثاثہ ہے۔ رمیز راجہ نے کہا کہ مصباح الحق تھوڑے سے دفاعی کپتان ہیں اس لیے محمد حفیظ محدود اوورز کی کپتانی سنبھالنے کے لیے تیار ہیں۔

سعید اجمل ثقلین مشتاق کا ریکارڈ توڑنے کے لیے پرعزم

آف اسپنر سعید اجمل نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ ثقلین مشتاق کا پاکستان کی جانب سے ایک سال میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے کا ریکارڈ توڑنے کی کوشش کریں گے۔ اس سے پہلے یہ ریکارڈ سابق اسپنر ثقلین مشتاق کے نام ہے جنہوں نے 15 سال پہلے 101 وکٹیں لے کر یہ ریکارڈ قائم کیا تھا۔ سعید اجمل اب تک رواں سال میں 93 وکٹیں حاصل کرچکے ہیں۔

مشفیق الرحیم نے تاریخ میں ماسٹر ڈگری حاصل کرلی

بنگلہ دیش کرکٹ ٹیم کے کپتان مشفیق الرحیم نے جہانگیر نگر یونیورسٹی سے تاریخ میں ماسٹر ڈگری حاصل کرلی۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے مشفیق الرحیم کے اعزاز میں تقریب کا اہتمام کیا جہاں انہیں ڈگری دی گئی اس موقع پر اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ماسٹر ڈگری میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے اس کا کریڈٹ میرے ٹیچرز کو جاتا ہے جنہوں نے میری بھرپور راہنمائی کی، مشفیق الرحیم نے کہا کہ وہ اپنے دوستوں کے بھی بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے میری مشکل وقت میں مدد کی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی کام مشکل نہیں چاہے وہ کھیل کا میدان ہو یا تعلیم، نوجوان کھلاڑیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے کھیل کے ساتھ ساتھ تعلیم کو بھی جاری رکھیں۔

ثقلین کو ایلک اسٹیورٹ کا خراج تحسین

انگلستان کے سابق کپتان ایلک اسٹیورٹ نے دوسرا کے موجد ثقلین مشتاق کو اپنے عہد کے بہترین کھلاڑیوں میں شمار کیا ہے ایلک اسٹیورٹ کا کہنا ہے کہ ثقلین مشتاق وہ پہلے کھلاڑی تھے جنہوں نے کھیل میں دوسرا گیند کو متعارف کروایا، آف اسپن بالنگ ایکشن کے ساتھ پھینکی گئی ایک ایسی گیند جو دوسری سمت میں گھوم جاتی تھی۔ یوں انہوں نے آف اسپن بالنگ کو ایک آرٹ بنا دیا۔ آج دنیا بھر کے آف اسپن بالرز دوسرا پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ثقلین اور اسٹیورٹ دونوں اپنے زمانے میں سرے کاؤنٹی کی جانب سے کھیلا کرتے تھے، ان دنوں کی یادوں کے حوالے سے اسٹیورٹ نے کہا کہ ثقلین جب سرے پہنچے تو ان کا بین الاقوامی تجربہ بہت محدود تھا، لیکن اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر وہ جلد ہی کاؤنٹی کرکٹ میں دور جدید کے تباہ کن ترین اسپنر بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ کاؤنٹی کے بیشتر بلے باز ان کی گیندوں کو سرے سے سمجھ ہی نہ پاتے تھے۔ درست ترین مقام پر ٹپہ کھانے کے بعد دونوں جانب گیند گھمانے کے علاوہ دوسرا گیند کی مختلف اقسام کے باعث بلے بازوں کو انہیں سمجھنے میں مشکل ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ثقلین نے آف اسپن بالنگ کو نئی بلندیوں پر پہنچایا اور آج ہم جدید کرکٹ میں کئی آف اسپنرز کو دیکھتے ہیں، یہ انہی کی مرہون منت تھا لوگ آج دوسرا پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں اس گیند کو پھینکنے کے لیے کلائی کے خم اور پوزیشن کے بارے میں بات کرتے ہیں جبکہ ثقلین صرف دوڑتا ہوا آتا اور دونوں طرف اسپن پھینکتا تھا، درحقیقت یہ انہی کا فن تھا۔ اسٹیورٹ نے کہا کہ جب میں نے پہلی بار ان کی بالنگ پر وکٹ کیپنگ کی تو مجھے بھی سخت مشکل پیش آئی کیونکہ اگر بلے باز گیند کو سمجھ نہیں پا رہا تو میں بھی تو آنے والی گیند کے بارے میں اتنا ہی انجان تھا۔ لیکن کیونکہ وکٹ بلے باز سے چند گز کے فاصلے پر کھڑا ہوتا ہے اس لیے گیند کو سمجھنے اور ردعمل ظاہر کے لیے اس کے پاس زیادہ وقت ہوتا ہے، پھر بعد ازاں یہ میرا اور ثقلین کا روزمرہ کا ساتھ تھا اور پریکٹس کے نتیجے میں میں ثقلین کی گیندوں کو سمجھنے لگا۔ اس نے مجھے پاکستان کے خلاف بلے بازی میں بہت مدد دی، چاہے وہ ٹیسٹ ہو یا ایک روزہ بین الاقوامی۔ گو کہ بین الاقوامی سطح پر ہمارا سامنا چند مرتبہ ہی ہوا، لیکن بلاشبہ وہ ایک شاندار اسپنر تھا۔ 133 ٹیسٹ اور 170 ایک روزہ مقابلوں کا بھاری تجربہ رکھنے والے اسٹیورٹ نے کہا کہ میں نے ان ایام میں ثقلین کو میجک مین یعنی جادوگر کا نام دیا تھا۔ حتیٰ کہ ڈریسنگ روم میں بھی وہ ٹینس کی گیند کے ذریعے کرتب دکھاتے تھے کیونکہ انہوں نے ٹینس کی گیند سے ہی دوسرا کروانا سیکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ثقلین کے خلاف بلے بازی کرنا مشکل اور اس کے ساتھی کی حیثیت سے وکٹ کیپنگ کرنا ایک ہیجان انگیز تجربہ تھا۔ وہ وکٹوں کے پیچھے ہمہ وقت انتظار کہ کب گیند بلے کے کنارے کو چھوئے اور میں کیچ پکڑوں، یا بلے باز گیند کو آن سائیڈ پر کھیلنے کی کوشش میں اپنی کریز گنوا بیٹھے اور میں اس کی اننگز تمام کردوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ثقلین کی ایک اور خاص بات یہ تھی کہ وہ شاذ و نادر ہی کوئی بری گیند پھینکتے تھے۔ ثقلین مشتاق نے 49 ٹیسٹ اور 169 ایک روزہ مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کی اور مجموعی طور پر 496 وکٹیں حاصل کیں۔ ان کا ایک روزہ اوسط 21.78 تھا اور شاندار بالنگ کے باعث وزڈن نے آپ کو 2000 میں سال کا بہترین کھلاڑی قرار دیا تھا۔ وہ حال ہی میں بنگلہ دیش کے اسپن کوچ کی حیثیت سے فارغ ہوئے ہیں۔

سری لنکا کا پیٹر سڈل پر بال ٹمپرنگ کا الزام

سری لنکا نے آسٹریلیا کے گیند باز پیٹر سڈل پر گیند کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کے الزامات لگائے ہیں جبکہ میچ ریفری کا کہنا ہے کہ انہیں گیند پر ایسے کوئی ثبوت نہیں ملے۔ ہوبارٹ میں کھیلے گئے پہلے سری لنکا۔ آسٹریلیا ٹیسٹ کے دوران سری لنکا نے وڈیو فوٹیج میں پیٹر سڈل کی کچھ ایسی حرکت دیکھی، جو انہیں مشکوک گزری اور انہوں نے اس کی شکایت میچ

ریفری کرس براڈ سے کی، گو کہ اس کے لیے باضابطہ طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ سری لنکا کے ٹیم منیجر چریتھ سینانائیکے کا کہنا ہے کہ ہم نے جو ٹی وی پر دیکھا، بلکہ سب نے دیکھا، اس بارے میں ہم نے میچ ریفری سے بات کی ہے، ہمارا صرف سوال یہ ہے کہ وڈیو میں جو حرکت نظر آئی، وہ کیا تھی؟ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ گیند کے ساتھ چھیڑ چھاڑ صرف ایک بار نہیں کی گئی بلکہ سری لنکا کی پہلی اننگز میں ایک وکٹ گرنے کے بعد بھی ایسی حرکت دیکھی گئی۔ سری لنکا کی اننگز کے 88ویں اوور میں پیٹر سڈل اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی سے بال کی سلائی اکھیڑتے دکھائی دیے۔ جبکہ جس واقعے کے بارے میں سینانائیکے کا کہنا ہے کہ وہ اننگز کے ابتدائی مرحلے میں پیش آیا وہ 10ویں اوور میں اوپنر دیموتھ کرونارتنے کے آؤٹ ہونے کے بعد پیش آیا۔ بہرحال، آئی سی سی میچ ریفری کرس براڈ کا اس معاملے پر کہنا ہے کہ گو کہ سری لنکا نے باضابطہ شکایت درج نہیں کی، لیکن وہ اخبارات میں سامنے آنے والے معاملے پر ردعمل ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے گیند کی حالت میں ایسی کوئی تبدیلی نہیں دیکھی، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیمپرنگ کی گئی ہے۔ آئی سی سی کی جانب سے جاری کردہ باضابطہ بیان، جس کی ایک نقل کرکٹ نامہ کو بھی موصول ہوئی ہے، کے مطابق کرس براڈ کا کہنا ہے کہ امپائر کھیل کے دوران بار بار گیند کی جانچ پڑتال کرتے رہتے ہیں، اور اتوار کو وڈیو فوٹیج سامنے آنے کے بعد بھی ایسا کیا تھا اور انہیں ایسی کوئی شہادت نہیں ملی کہ گیند کی حالت کو تبدیل کیا گیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ چائے کے وقفے کے دوران میں نے اس سلسلے میں آسٹریلیا کے کوچ مکی آرتھر سے بات کی اور بتایا کہ امپائر وقتاً فوقتاً گیند کی پڑتال کرتے رہیں گے اور کھلاڑیوں پر نظر بھی رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آسٹریلیا کے کوچ کے ساتھ ہونے والی گفتگو سری لنکا کی ٹیم انتظامیہ کو بھی بتائی۔ "یوں امپائروں کی رائے میں بال کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ واضح رہے کہ آسٹریلیا نے پیٹر سڈل کی 5 وکٹوں کی بدولت ہوبارٹ میں پہلی اننگز میں 114 رنز کی برتری حاصل کی اور بعد ازاں 4 وکٹوں کی بدولت آخری روز مقابلہ 137 رنز سے جیت لیا۔ یوں سڈل نے میچ میں 9 وکٹیں حاصل کیں اور میچ کے بہترین کھلاڑی بھی قرار پائے۔

سمرسیٹ کاؤنٹی کا عبدالرحمٰن سے نیا معاہدہ

انگلش کاؤنٹی سمرسیٹ نے آئندہ سیزن کے پاکستانی لیفٹ آرم اسپنر عبدالرحمٰن سے معاہدہ کرلیا ہے۔ ٹیسٹ بولر 2013 میں ایک بار پھر کاؤنٹی سرکٹ میں ایکشن میں دکھائی دیں گے۔ وہ ان دنوں تین ماہ کی پابندی کی سزا بھگت رہے ہیں۔ انہیں اگست میں ڈوپنگ کے الزام میں سزا سنائی گئی تھی۔ معاہدے کے حوالے سے سمرسیٹ کے کلب کے چیف ایگزیکٹیو گائے لیونڈر کا کہنا ہے کہ ان کی پابندی سے آگے سوچنے کا وقت آگیا ہے، خوشی ہے کہ عبدالرحمٰن نے اپنی غلطی تسلیم کی۔

پریذیڈنٹ ٹرافی کا فائنل قذافی اسٹیڈیم میں کھیلا جائیگا

پریذیڈنٹ ٹرافی کرکٹ ٹورنامنٹ کا فائنل 15 سے 19 جنوری تک قذافی اسٹیڈیم لاہور میں کھیلا جائے گا۔ پاکستان کرکٹ ٹیم 7 جنوری کو بھارت سے لوٹے گی اور جنوری کے آخری ہفتے میں جنوبی افریقا روانہ ہوگی۔ ملک کے تمام صف اول کے کھلاڑی اس ٹورنامنٹ کے فائنل میں ایکشن میں دکھائی دیں گے۔

پاکستان نے ڈیف کرکٹ ایشیا کپ جیت لیا

پاکستان نے سری لنکا کو 92 رنز سے ہرا کر دوسرا ڈیف ایشیا کرکٹ کپ جیت لیا۔ لاہور کے باغ جناح میں کھیلے گئے 40 اوورز کے میچ میں پہلے کھیلتے ہوئے پاکستان نے 234 رنز بنائے، نعیم ارشد نے 93 اور گوہر عثمان نے 51 رنز اسکور کیے۔ ہدف کے تعاقب میں سری لنکا شروع سے ہی دباؤ میں رہی۔ پاکستان کے جانب سے محمد شکیل نے تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جواب میں سری لنکا کی ٹیم 142 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ سری لنکا کی طرف سے ایسا لنکا نے آل راؤنڈر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 69 رنز بنائے اور اس سے قبل چار کھلاڑیوں کو بھی آؤٹ کیا۔ نعیم ارشد اور ایسا لنکا کو مشترکہ طور پر مین آف دی میچ قرار دیدیا گیا۔ پی سی بی کے جی ایم ڈومیسٹک کرکٹ شفیق پاپا نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے۔

دھرماسینا کے فیصلوں سے ماحول تلخ

آئی سی سی کے بہترین امپائر کا ایوارڈ حاصل کرنے والے سری لنکن امپائر کمار دھرماسینا کے دو فیصلوں نے انگلینڈ اور بھارت کے درمیان تیسرے ٹیسٹ میں چوتھے دن ماحول تلخ بنا دیا ساتھ ہی بھارتی بیٹسمین ویرات کوہلی سیریز کے ابتدائی تینوں میچز میں رنز اسکور نہ کرسکے تو ان کا میدان میں طرز عمل بھی واجبی رہا لیکن ناگپور ٹیسٹ میں ان کا بیٹ چلنا شروع ہوا تو ساتھ ہی زبان بھی چل پڑی۔ میچ کے چوتھے روز ان کے اور انگلش بیٹسمین جوناتھن ٹراٹ کے درمیان گرماگرمی کے مناظر پوری دنیا نے ٹی وی اسکرینز پر براہ راست دیکھے۔ دراصل ٹراٹ کے خلاف کیچ کی اپیل مسترد ہونے پر ویرات کوہلی سخت خفا ہوگئے۔ انگلش بیٹسمین ٹراٹ نے اس وقت 43 رنز بنائے تھے انہوں نے بھارتی اشانت شرما کی گیند پر اسٹروک کھیلنے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکے گیند جونہی وکٹ کے عقب میں کھڑے وکٹ کیپر مہندرا سنگھ دھونی کے ہاتھوں میں گئی ہوا میں اچھل پڑے اور کیچ کی زوردار اپیل کی جسے سری لنکن امپائر دھرماسینا نے مسترد کردیا دھونی اور تمام بھارتی فیلڈرز اس پر حیران رہ گئے۔ البتہ کوہلی مشتعل ہوگئے اور دوڑتے ہوئے ٹراٹ کے پاس پہنچ کر انہیں برا بھلا کہنے لگے۔ اس پر امپائر روڈ ٹکر نے دھونی کو بلا کر انہیں صورتحال کنٹرول کرنے کی ہدایت کی۔ ایکشن ری پلے سے بھی یہ بات واضح نہیں تھی کہ گیند نے وکٹ کیپر کے ہاتھ میں جانے سے قبل بیٹ کو چھوا تھا یا نہیں۔ قبل ازیں انگلش کپتان الیسٹر کک بھی امپائر دھرماسینا کی جانب سے آؤٹ قرار دیے جانے پر حیران رہ گئے تھے اور کچھ دیر تک وکٹ پر کھڑے رہنے کے بعد پویلین لوٹے تھے۔

ورلڈ کپ نہ لانے پر قوم سے معذرت، کپتان بلائنڈ کرکٹ ٹیم

بھارت میں منعقدہ ورلڈ بلائنڈ ٹی ٹوئنٹی کپ میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے بعد ورلڈ چیمپئن نہ بننے پر پاکستان بلائنڈ کرکٹ ٹیم کے کپتان نے قوم سے معافی مانگی ہے۔ ذیشان عباسی کا کہنا تھا کہ پورے ایونٹ میں پاکستانی ٹیم کی پرفارمنس متاثر کن رہی۔ ناقابل شکست رہتے ہوئے فائنل تک رسائی حاصل کی لیکن بدقسمتی سے بھارت کو ہرانے میں ناکام رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جو شے انہیں پلائی گئی وہ فنائل نہیں بلکہ شیشہ صاف کرنے والا محلول تھا۔ الٹی ہونے کے باعث طبیعت زیادہ خراب نہیں ہوئی۔ واقعہ پر ہوٹل انتظامیہ نے معافی مانگی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی میڈیا کو اس بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا تھا تاہم پاکستانی میڈیا نے ایشو اٹھایا جس پر میں میڈیا کا شکر گزار ہوں۔ بلائنڈ ٹی ٹوئنٹی کپ میں پوری ٹیم کی کارکردگی سے مطمئن ہوں۔ کپتان قومی ٹیم ذیشان عباسی نے کہا ہے کہ ٹیم کی پرفارمنس اچھی رہی، بدقسمتی سے فائنل میں بھارت کے خلاف ہار گئے، ورلڈ کپ نہ لانے پر قوم سے معذرت چاہتا ہوں۔ کوئی بھی ٹیم ہمارے سامنے جم کر نہ کھیل سکی۔ ذیشان عباسی نے کہا کہ میری غیر موجودگی میں نائب کپتان نے ٹیم کو اچھا کھلایا، بدقسمتی سے ہم فائنل میں بھارت کے خلاف ہار گئے۔ بلائنڈ کرکٹ ٹیم کے کوچ نفیس احمد نے اس موقع پر کہا کہ میں ٹیم کی کارکردگی سے مکمل مطمئن ہوں، ہم نے 10 میچ کھیلے، 9 میچ جیتے۔ ان کا کہنا ہے کہ فائنل میں 2 اوورز مہنگے پڑے میچ کے دوران ان کا ازالہ نہیں کیا جاسکا۔

ریٹائرمنٹ کا فیصلہ ٹنڈولکر پر چھوڑ دیں، ویوین رچرڈز

ویسٹ انڈیز کے سابق کپتان سر ویوین رچرڈز نے کہا ہے کہ صرف سچن ٹنڈولکر ہی یہ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ وہ کب کھیل سے ریٹائر ہوں گے۔ 39 سالہ سچن ٹنڈولکر انگلینڈ کے خلاف حالیہ سیریز میں ناکام رہے اور چار بار وہ دوہندسوں میں بھی نہیں پہنچ سکے بعض مبصرین یہ رائے ظاہر کررہے ہیں کہ اب انہیں ریٹائر ہوجانا چاہیے۔ سچن ٹنڈولکر ناگپور میں انگلینڈ کے خلاف سیریز کے چوتھے اور آخری ٹیسٹ میچ کی پہلی اننگز میں صرف دو رنز پر ہی بولڈ ہوگئے تھے۔ ویوین رچرڈز نے کہا کوئی آدمی اتنا اہل نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ انہیں کب جانا چاہیے۔ ٹنڈولکر کے نام کرکٹ کے کئی ریکارڈز ہیں جن میں ٹیسٹ اور ون ڈے دونوں طرح کی کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز اور سب سے زیادہ سنچری بنانے کا ریکارڈ بھی شامل ہے۔ ویوین رچرڈز کا خیال ہے کہ ان کی جیسی اہلیت کے کھلاڑی جتنا دن چاہے کھیل سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا جب آپ ایک بار ریٹائر ہوجاتے ہیں تو پھر آپ بہت زمانے کے لیے ریٹائر ہوجاتے ہیں اور یہ ایک طرح کی موت ہے۔ اس لیے اگر آپ زندہ ہیں اور آپ جو کررہے ہے اس میں آپ کو مزا آرہا ہے تو پھر اسے جاری رکھنے میں کیا مضائقہ ہے، میرا یہی کہنا ہے۔ رچرڈز نے اپنے ریٹائر ہونے کے فیصلے کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ میں سمجھ سکتا ہوں کہ ٹنڈولکر کیوں کھیلتے رہنا چاہتا ہے کیونکہ انہوں نے بھی اپنے ریٹائرمنٹ کے تین سال بعد 1990 میں پھر سے گلیمورگن کی جانب سے کاؤنٹی کرکٹ کھیلنا شروع کیا تھا۔

پاکستان میں بلائنڈ ایشیا کرکٹ کپ کا کھیلا جائے گا

ورلڈ بلائنڈ کرکٹ کونسل کے صدر اور پاکستان بلائنڈ کرکٹ کونسل کے چیئرمین سید سلطان شاہ نے کہا ہے کہ مختلف ممالک میں بلائنڈ کرکٹ کے فروغ کیلئے اقدامات کریں گے، پاکستان میں ایشیا کپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ممالک میں، جن کا الحاق نہیں ہوا ہے ان کیلئے بھی تمام ممالک سے رابطے کریں گے۔ بلائنڈ کرکٹ کے فروغ کیلئے تمام کھلاڑیوں کو سہولیات فراہم کریں گے۔ سید سلطان شاہ نے کہا کہ بھارت میں ہونے والے پہلے ٹی 20 ورلڈ کپ میں کھلاڑیوں کی کارکردگی شاندار رہی تاہم بھارت کے خلاف فائنل میں پاکستانی ٹیم پریشر برداشت نہ کرسکی جس کی وجہ سے میگا ایونٹ کا ٹائٹل جیتنے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ انہوں نے کہا کہ 2014 میں ایشیا کپ کا پاکستان میں انعقاد کیا جائے گا، اس ایونٹ میں بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا اور نیپال کی ٹیموں کو مدعو کریں

گے اس طرح پاکستان بلائنڈ کرکٹ کونسل قومی ٹیم کو دورہ انگلینڈ پر بھیجنے کے حوالے سے انگلینڈ سے مذاکرات کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ سال 2013 میں بھارتی ٹیم کو پاکستان کے ساتھ سیریز کھیلنے کیلئے پاکستان بلائیں گے۔

میچ فکسنگ اسکینڈل نے ذہنی طور پر مضبوط بنا دیا، مارلن سیموئلز

ویسٹ انڈیز کرکٹ ٹیم کے مایہ ناز آل راؤنڈر مارلن سیموئلز نے کہا ہے کہ میچ فکسنگ اسکینڈل نے انہیں ذہنی طور پر مضبوط بنا دیا، جب تک فٹ ہوں کھیلتا رہوں گے۔ مارلن سیموئلز کو بھارت کے خلاف ون ڈے سیریز کے دوران میچ فکسنگ الزامات کے باعث دو سال کی پابندی کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ پابندی کے بعد کرکٹ سے دور رہنا میرے لئے بہت مشکل تھا، میچ فکسنگ اسکینڈل نے میری زندگی بدل دی۔ میری ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ عمدہ کارکردگی کی بدولت ٹیم جیت میں اہم کردار ادا کروں۔ انہوں نے کہا کہ ٹی 20 ورلڈ کپ کا فائنل میری زندگی کا یادگار لمحہ ہے، خوشی ہے کہ فائنل میں جو اننگز کھیلی وہ ٹیم کے کام آئی۔

ڈی آر ایس کا غلط استعمال کیا، دلشان

سری لنکن کرکٹ ٹیم کے اوپنر دلشان نے کہا ہے کہ ہم نے ہوبارٹ ٹیسٹ میں آسٹریلیا کے خلاف ڈی آر ایس میں ریویوز کا غلط استعمال کیا جس کا شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ تینوں ریویوز ضائع کر دیے گئے، ایک بار بھی ہم اپیل پر اپنے حق میں فیصلہ نہیں کرا سکے جبکہ ایک مرتبہ جب فیصلہ ہمارے حق میں آنا چاہیے تھا تو کپتان نے نظرثانی کے لیے اپیل ہی نہیں کی۔ واضح رہے کہ سری لنکن اننگز میں کپتان جے وردھنے اور نائب کپتان انجیلو میتھیوز نے خود کو ایل بی ڈبلیو قرار دیے جانے کے بعد نظرثانی کی اپیل کی تھی جو مسترد ہو گئی۔

شکست کے ذمہ دار مشتاق ہیں، بھارتی میڈیا

بھارتی میڈیا نے انگلینڈ کے خلاف دو ٹیسٹ میچز میں بھارتی ٹیم کی شکست کا ذمہ دار پاکستانی سابق اسپنر مشتاق احمد کو قرار دے دیا۔ بھارت کو انگلینڈ کے خلاف ممبئی اور کلکتہ میں کھیلے جانے والے ٹیسٹ میچز میں شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس ٹیسٹ میں انگلینڈ کی فتح کے بعد ہر کوئی برطانوی کرکٹ ٹیم کے کپتان السٹر کک اور اسپنر مونٹی پانیسر کو جیت کا کریڈٹ دے رہا ہے لیکن بھارتی میڈیا نے ایک مرتبہ پھر پاکستان پر تنقید کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا بھارتی ٹیم کی انگلینڈ کے ہاتھوں دو ٹیسٹ میچ میں بدترین شکست کے بعد اپنے کھلاڑیوں پر تنقید کے لئے کچھ نہ ملا تو سارا ملبہ پاکستان کے سابق اسپنر مشتاق احمد پر ڈال دیا۔ مشتاق احمد اس وقت برطانوی کرکٹ ٹیم کے اسپن بولنگ کوچ ہیں۔

سعید اجمل کی کار کو حادثہ

پاکستان کرکٹ ٹیم کے آف اسپنر سعید اجمل کی کار کو خوفناک حادثہ پیش آیا تاہم وہ اس حادثے میں معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ اسلام آباد سے جاتے ہوئے پاکستان کرکٹ ٹیم کے اسپن بولر کی کار کا ٹائر پھٹ گیا جس سے کار تیز رفتاری کے باعث قابو سے باہر ہو کر الٹ گئی۔

ای سی بی نے نک کامپٹن کو انکریمنٹ کنٹریکٹ دے دیا

انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ) ای سی بی (نے اوپننگ بیٹسمین نک کامپٹن کو انکریمنٹ کنٹریکٹ دے دیا۔ 29 سالہ نک نے بھارت میں ٹیسٹ سیریز میں ڈیبیو کیا اور چاروں ٹیسٹ میچز میں شرکت کی۔

رکی پونٹنگ کے اعزاز میں الوداعی تقریب

آسٹریلیا اور سری لنکا کے درمیان ہوبارٹ ٹیسٹ کے پہلے دن سابق آسٹریلوی کپتان رکی پونٹنگ کے لئے الوداعی تقریب منعقد کی گئی ہوبارٹ میں ہونے والے آسٹریلیا کا سری لنکا کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے پہلے دن رکی پونٹنگ کے ریٹائرمنٹ کے حوالے سے الوداعی تقریب رکھی گئی اس موقع پر ہزاروں شائقین رکی پونٹنگ کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے رکی پونٹنگ کا کہنا ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ اپنی زندگی کو انجوائے کرینگے، فیملی اور دوستوں کے ساتھ وقت گزاریں گے، انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے اپنے 17 سالہ کیریئر میں جب بھی کھیلا اپنے ملک کے لئے کھیلا اور ٹیم کو فتح دلائی۔

سچن ٹنڈولکر کو ریٹائرمنٹ کے مشورے

پاکستان کے سابق مایہ ناز فاسٹ بالر وسیم اکرم نے کہا ہے کہ اگر وہ ماسٹر بلاسٹر ٹنڈولکر کی جگہ ہوتے تو اب تک ریٹائرمنٹ لے چکے ہوتے کیونکہ 100 سنچریوں سمیت بیٹنگ کے تمام ریکارڈز ٹنڈولکر کے پاس ہیں اور اب حاصل کرنے کے لیے کچھ نہیں بچا۔ انگلینڈ کے ہاتھوں بھارت کی شرمناک شکست کے بعد ایک انٹرویو میں وسیم اکرم کا کہنا تھا کہ انگلینڈ کے ہاتھوں مسلسل 2 میچوں میں شکست کے بعد ٹنڈولکر پر ریٹائرمنٹ کے لیے دباؤ بڑھ گیا ہے، انہیں اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہیے۔ سلیکٹرز کے لیے یہ مشکل ہے کہ وہ ٹنڈولکر جیسے پلیئر کو ریٹائرمنٹ لینے کے لیے کہیں، انہیں اپنے کیریئر کے حوالے سے خود کوئی فیصلہ کرنا ہوگا۔ سابق فاسٹ بالر نے کہا کہ جب ٹیم کا سب سے تجربہ کار بیٹسمین 2 برس سے سنچری اسکور نہ کر سکے تو اس کی کارکردگی پر سوال اٹھنا لازمی ہیں، ایسی صورتحال میں کھلاڑی کو خود اپنا تجزیہ کرنا چاہیے، جیسے رکی پونٹنگ نے کیا۔ وسیم اکرم کے بقول سابق بھارتی کرکٹرز کپتان دھونی کو ٹیم سے باہر کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن کیا ٹنڈولکر کے لیے بھی ایسا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سارو گنگولی اور کئی کرکٹرز کی رائے میں ٹنڈولکر کو اب ریٹائر ہو جانا چاہیے لیکن شاید وہ مزید 6 ماہ تک کھیلنا چاہتے ہیں، ٹنڈولکر جیسے لیجنڈ کو مشورہ دینا مشکل کام ہے۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان سارو گنگولی نے بھی اپنے بچپن کے دوست سچن ٹنڈولکر کو ریٹائر ہونے کا مشورہ دے دیا۔ 12 سال تک بھارتی ٹیم میں ٹنڈولکر کے ہمراہ کھیلنے والے گنگولی اب تک کے سب سے بڑے بھارتی کرکٹر ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ ناگپور ٹیسٹ لٹل ماسٹر کے کیریئر کا آخری میچ ہونا چاہیے تھا۔ سارو گنگولی نے کہا ہے کہ یہ وقت ہے کہ اب تبدیلی آنی چاہیے، ٹنڈولکر نے اپنے کیریئر میں بہت کچھ حاصل کر لیا ہے مگر اب صورتحال تبدیل ہو چکی ہے اور وہ کوئی خاص کارکردگی نہیں دکھا رہے، میرے خیال میں لٹل ماسٹر کو اب کرکٹ میدانوں کو خیرباد کہہ دینا چاہیے۔ تاہم گنگولی کا کہنا تھا کہ اس بات کا فیصلہ خود ٹنڈولکر کو ہی کرنا ہے ہم ان کے بلے کو ہمیشہ اونچا دیکھنا چاہتے ہیں نہ کہ ان کی خراب پرفارمنس۔

بھارت میں فتح، پیٹرسن قضیہ اپنی موت آپ مر گیا

کہتے ہیں کہ جیت کے ہزاروں وارث ہوتے ہیں جبکہ شکست یتیم ہوتی ہے، اس کی عملی تعبیر بھارت۔ انگلستان سیریز کے خاتمے پر پیدا ہو رہی ہے۔ ایک جانب شکست خوردہ بھارتی جمعیت میں ہلچل مچی ہوئی ہے تو دوسری جانب انگریز دستے میں چند قبل پڑنے والی دراڑیں اب کافی حد تک چھپ چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کیون پیٹرسن کا وہ معاملہ، جس کے بارے میں معروف تجزیہ کار جیفری بائیکاٹ کا کہنا تھا کہ انگلستان جیتنا اہم نہیں لیکن اس قضیے کو حل کرنا اہم ہے، اب اس قدر ہلکا ہو چکا ہے کہ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ کیون پیٹرسن کو سالانہ معاہدے سے نوازنے جا رہا ہے۔ جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز کے دوران آپس کی لڑائیوں کے باعث نہ صرف کیون پیٹرسن کو ٹیم سے نکال دیا گیا تھا بلکہ ان کا مرکزی معاہدہ تک منسوخ کر دیا گیا تھا۔ حالات یہاں تک آن پہنچے کہ جب تک اینڈریو اسٹراس ریٹائر نہ ہوئے اور دورہ بھارت جیسا سخت ترین امتحان نہ سر پر آن پڑا، تب تک پیٹرسن کی واپسی کے بارے میں کسی نے سوچا تک نہیں۔ البتہ نئے کپتان ایلسٹر کک کی سفارش اور وقت کے ساتھ ساتھ پگھلتی ہوئی برف نے کیون پیٹرسن کو چار ماہ کے عارضی معاہدے تک ضرور پہنچا دیا جس کے بعد انہوں نے دورہ بھارت میں عمدہ کارکردگی بھی دکھائی اور تاریخی سیریز فتح کے بعد اب سب اچھا ہے کی صورت میں چل رہا ہے۔ اب کوچ اینڈی فلاور، جنہوں نے اگست میں کہا تھا کہ کیون پیٹرسن کا کیریئر ختم ہو چکا، بھی یہ کہتے دکھائی دے رہے ہیں کہ معاہدہ کبھی کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا، کیون ہر طرح سے بہترین ہیں۔ ہم ماضی سے سبق سیکھنا چاہتے تھے، اس لیے ان چیزوں کو بھلانا ضروری ہے۔ بھارت کے خلاف دورے میں کیون پیٹرسن نے ممبئی میں زبردست سنچری داغ کر انگلستان کی فتح اور سیریز برابر کرنے کی راہ ہموار کی تھی اور 28 سال بعد سرزمین ہند پر سیریز فتح میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اب انگلش دستے کے بیشتر اراکین، مع کیون پیٹرسن، کرسمس اور سال نو کی تعطیلات منانے کے لیے وطن واپس پہنچ چکے ہیں۔ بھارت کو محدود اوورز کے مرحلے کے لیے سر جوڑ کر بیٹھنے اور انگلستان کو جم کو خوشیاں منانے کا موقع ملا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیون پیٹرسن کے کیریئر کی از سر نو ابتدا ان کے مقام کو مستقل بنیادوں پر مضبوط کرے گی یا یہ صرف ایک ہنی مون پیریڈ ثابت ہوگا۔

تلکارتنے دلشان کا ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ پر غور

سری لنکن کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان و بیٹسمین تلکارتنے دلشان نے ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بارے میں غور کرنا شروع کر دیا تاکہ وہ 2015 میں کھیلے جانیوالے کرکٹ ورلڈ کپ میں اپنی ٹیم کی نمائندگی کر سکیں۔ 36 سالہ سری لنکن بیٹسمین تلکارتنے دلشان نے انٹرویو میں کہا کہ آسٹریلیا کیخلاف 26 دسمبر سے شروع ہونیوالا دوسرا ٹیسٹ میچ میرے ٹیسٹ کیریئر کا آخری میچ ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں تلکارتنے دلشان نے کہا کہ وہ اس بارے میں حتمی فیصلہ کرنے سے قبل ٹیم منیجر اور اپنے اہلخانہ سے مشورہ کرینگے، انہوں نے کہا کہ 2015 کے ورلڈ کپ میں سری لنکن ٹیم کی نمائندگی میرا خواب ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس وقت تک مکمل فٹ رہوں لہٰذا ون ڈے کیریئر کو طول دینے کے لیے ضروری ہے کہ میں ٹیسٹ کرکٹ سے کنارہ کشی اختیار کر لوں۔

اس ماہ جنم لینے والے پاکستانی کھلاڑی !!!!!!!

عامر نذیر

تاریخ پیدائش، 2 جنوری 1971 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، الائیڈ بینک، گجرانوالہ، اسلام آباد، لاہور
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، میڈیم فاسٹ بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام برج ٹاؤن 23 تا 27 اپریل 1993
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا بمقام سیالکوٹ 22 تا 26 ستمبر 1995
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام پورٹ آف اسپین 26 مارچ 1993
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا بمقام شارجہ 11 اپریل 1995

کیرئیر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	6	11	31	11	6.20	0	0
ون ڈے	9	3	13	9*	13.00	0	0

بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	4w
ٹیسٹ	1057	597	20	5/46	29.85	3.38	1
ون ڈے	417	346	11	3/43	31.45	4.97	0

اسلم کھوکھر

تاریخ پیدائش، 5 جنوری 1920 (لاہور)
تاریخ وفات، 22 جنوری 2011 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، نادرن انڈیا، ریلویز
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، لیگ بریک بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام ناٹنگھم یکم تا 5 جولائی 1954

کیرئیر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	1	2	34	18	17.00	0	0
فرسٹ کلاس	46	75	1863	117	27.80	2	13

بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	4w
ٹیسٹ	1	-	-	-	-	-	-
فرسٹ کلاس	-	-	-	-	-	-	-

امپائرنگ کیرئیر!

پہلا ٹیسٹ، پاکستان بمقابلہ انگلینڈ بمقام حیدرآباد 16 تا 21 مارچ 1973
آخری ٹیسٹ، پاکستان بمقابلہ انگلینڈ بمقام لاہور 14 تا 19 دسمبر 1977
مجموعی ٹیسٹ، 3

علی حسین رضوی

تاریخ پیدائش، 6 جنوری 1974 (کراچی)......نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، پاکستان کسٹمز
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، لیگ بریک بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ جنوبی افریقہ بمقام شیخوپورہ 17 تا 21 اکتوبر 1997

کیرئیر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	1	-	-	-	-	-	-
فرسٹ کلاس	54	70	477	34	7.81	0	0

بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	111	72	2	2/72	36.00	3.89	0
فرسٹ کلاس	9602	4522	171	6/57	26.44	2.82	11

شاہد سعید

تاریخ پیدائش، 6 جنوری 1966 (لاہور)......نمایاں ٹیمیں، پاکستان، ایچ بی ایف سی، لاہور، پاکو، ریلویز......
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، میڈیم فاسٹ بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت بمقام کراچی 15 تا 20 نومبر 1989
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام شارجہ 14 اکتوبر 1989
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام میلبورن 12 جنوری 1993

کیرئیر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	1	1	12	12	12.00	0	0
ون ڈے	10	10	141	50	14.10	0	1

بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	4w
ٹیسٹ	90	43	0	-	-	2.86	-
ون ڈے	222	159	3	2/20	53.00	4.29	-

آغا زاہد

تاریخ پیدائش، 7 جنوری 1953 (لاہور)......نمایاں ٹیمیں، پاکستان، حبیب بینک، لاہور، پاکستان یونیورسٹیز، پنجاب...... پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، لیگ بریک بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام لاہور 15 تا 20 فروری 1975

کیرئیر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	1	2	15	14	7.50	0	0
فرسٹ کلاس	227	384	13484	183*	36.84	29	66

بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	-	-	-	-	-	-	-
فرسٹ کلاس	7621	3476	108	5/24	32.18	2.73	1

ہمایوں فرحت

تاریخ پیدائش، 24 جنوری 1981 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، الائیڈ بینک، حبیب بینک، آئی سی ایل پاکستان الیون، لاہور، لاہور بادشاہ، پاکستان ریزروو
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے وکٹ کیپر بیٹسمین
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام ہیملٹن 27 تا 30 مارچ 2001
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا بمقام شارجہ 8 اپریل 2001
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا بمقام شارجہ 20 اپریل 2001

کیرئیر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	کیچ	اسٹمپڈ
ٹیسٹ	1	2	54	28	27 00	0	0
ون ڈے	5	3	60	39	20.00	4	3

انٹاؤ ڈی سوزا

تاریخ پیدائش، 17 جنوری 1939 (گوا۔ بھارت)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، پی آئی اے، پشاور کرکٹ ایسوسی ایشن
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، آف بریک بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام کراچی 20 تا 25 فروری 1959
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام اوول 16 تا 20 اگست 1962

کیرئیر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	6	10	76	23*	38.00	0	0
فرسٹ کلاس	61	72	815	45	18.95	0	0

بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	1587	745	17	5/112	43.82	2.81	1
فرسٹ کلاس	11726	4947	190	7/33	26.03	2.53	12

ریاض آفریدی

تاریخ پیدائش، 21 جنوری 1985 (پشاور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، آئی سی ایل پاکستان الیون، لاہور بادشاہ، ریسٹ آف این ڈبلیو ایف پی
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، میڈیم فاسٹ بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا 28 اکتوبر تا یکم نومبر 2004

کیرئیر ریکارڈز

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	1	1	9	9	9.00	0	0
فرسٹ کلاس	72	97	1486	103	16.88	1	6

بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	186	87	2	2/42	43.50	2.80	0
فرسٹ کلاس	13989	7678	321	8/83	23.91	3.29	21

جوئیل گارنر!! بلے بازوں کیلئے ایک بھیانک خواب!

چھ فٹ آٹھ انچ کی قامت، اس پر طرہ ہائی آرم ایکشن، جب جوئیل گارنر یارکرز پھینکتا تو بقول شخصے ایسا لگتا کہ گیند بادلوں میں سے آ رہی ہے، بجلی کی طرح لپکتی ہوئی اور بلے کی نیچے سے وکٹیں اڑا کر نکلتی ہوئی۔ ڈیڑھ دہائی تک ٹیسٹ دنیا میں ناقابل شکست رہنے والے ویسٹ انڈیز کے مشہور زمانہ "Fearsome Foresome" بالنگ اٹیک کا حصہ رہنے والا جوئیل گارنر 1952 میں 16 دسمبر بارباڈوس میں پیدا ہوا اور 1977 میں اپنے ٹیسٹ اور ایک روزہ کرکٹ کیریئر کا آغاز کرنے کے بعد دوبارہ کبھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ ایک روزہ کرکٹ میں پہلا بالر، جس کی دہشت سے دنیا بھر کے بیٹسمین لرزہ براندام تھے، "Big Bird" کے نام سے معروف اس بالر کی تباہ کن یارکرز کو "Yorker from hell" کہا جاتا تھا۔ وہ جوئیل گارنر جیسے گیند باز ہی تھے جن کی وجہ سے غرب الہند کی ٹیم نے 70 اور 80 کی دہائی میں دنیائے کرکٹ پر راج کیا۔ چار گیند باز مائیکل ہولڈنگ، کولن کرافٹ، اینڈی رابرٹس اور "بگ برڈ" جوئیل گارنر پر مشتمل پیس اٹیک، دنیا کی تمام بیٹنگ لائن اپس کے لیے ایک بھیانک خواب تھا۔ انگلش بلے باز بھلا "بگ برڈ" سے ملنے والے سبق کو کہاں بھول سکتے ہیں؟ 1979 کا عالمی کپ فائنل اور گارنر کا محض ایک اسپیل ان کے عالمی چیمپئن بننے کے خواب کو چکنا چور کر گیا۔ 287 رنز کے تعاقب میں انگلستان جب تیزی سے بڑھتے ہوئے رن اوسط کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا، جوئیل گارنر نے ایک ہی اوور میں گراہم گوچ اور ڈیوڈ گاور جیسے جانے مانے بلے بازوں کو ٹھکانے لگایا اور اگلے اوور میں انگلش ٹیل پر اپنا ہاتھ صاف کر کے ویسٹ انڈیز کو عالمی چیمپئن بنوا دیا۔ جوئیل اور دوسرے اینڈ سے کولن کرافٹ کی بدولت انگلستان کی آخری 8 وکٹیں صرف 11 رنز کے اضافے سے گریں۔ جن میں سے 5 انگلش بلے باز گارنر کے ہاتھ لگے۔ 38 رنز دے کر 5 وکٹیں، کسی بھی عالمی کپ فائنل میں بہترین بالنگ کارکردگی تھی۔ شاندار سنچری پر میچ کے بہترین کھلاڑی تو ویوین رچرڈز قرار پائے، لیکن سینکڑوں ویسٹ انڈین تماشائیوں کے لیے جوئیل گارنر زیادہ اہم تھے، جو ان کے نعروں سے اتنے پرجوش ہو گئے کہ اپنے 15 نمبر کے جوتے اتار کر تماشائیوں کی جانب پھینکے، تاکہ وہ انہیں یادگار کے طور پر محفوظ کر لیں۔ 98 ایک روزہ مقابلوں میں گارنر نے 18.84 کے شاندار اوسط سے 146 وکٹیں حاصل کیں جبکہ فی اوور رنز دینے کا اوسط بھی صرف 3.06 تھا، جو آج بھی ایک عالمی ریکارڈ ہے۔ ایک روزہ کرکٹ نے بعد میں کئی عظیم بالر دیکھے، وسیم اکرم، وقار یونس، عمران خان اور مرلی دھرن، لیکن کوئی بالر اس معاملے میں جوئیل گارنر کی برابری نہ کر سکا۔ دوسری جانب 58 ٹیسٹ مقابلوں میں گارنر نے 20.97 کے اوسط سے 259 کھلاڑیوں کو شکار کیا۔

ایک روزہ کرکٹ میں بہترین اکنامی ریٹ رکھنے والے بالرز

بالرز	میچ	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی
جوئیل گارنر	98	5330	2752	146	5/31	18.84	3.09
میکس واکر	17	1006	546	20	4/19	27.30	3.25
مائیک ہینڈرک	22	1248	681	35	5/31	19.45	3.27
باب ولس	64	3595	1968	80	4/11	24.60	3.28
رچرڈ ہیڈلی	115	6182	3407	158	5/25	21.56	3.30

1980 میں وزڈن نے جوئیل گارنر کو سال کا بہترین کھلاڑی قرار دیا تھا جبکہ 2006 میں بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے تاریخ کے بہترین بالرز میں اول نمبر عطا کیا۔ کرکٹ اعداد و شمار کی دنیا کے بادشاہ ایس راجیش جوئیل گارنر کو ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ کا ہر لحاظ سے نمبر ایک بالر مانتے ہیں اور انہوں نے ثابت بھی کیا ہے کہ بلحاظ اعداد [illegible] طرح گلین میک گرا، وسیم اکرم، عمران خان اور وقار یونس سے بڑے بالر تھے۔

پاکستان کی 2012 میں ون ڈے میچوں میں کارکردگی!!

ملک	میچ	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ	فتح اوسط
افغانستان	1	1	0	0	0	100.00
آسٹریلیا	3	1	2	0	0	33.33
بنگلہ دیش	2	2	0	0	0	100.00
انگلینڈ	4	0	4	0	0	0.00
بھارت	1	0	1	0	0	0.00
سری لنکا	6	2	3	0	1	40.00
مجموعی	17	6	10	0	1	37.50

4یازائد کیچز (فیلڈر)

فیلڈر	میچز	اننگز	کیچز	بہترین	اوسط
یونس خان	11	10	6	3	0.60
مصباح الحق	17	16	5	2	0.31
ناصر جمشید	7	7	4	2	0.57
محمد حفیظ	17	16	4	1	0.25

100پلس رنز بنانے والے کھلاڑی!

بیٹسمین	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
مصباح الحق	17	17	477	72*	39.75	0	2
محمد حفیظ	17	17	476	105	28.00	1	2
عمر اکمل	17	14	407	77	33.91	0	4
اظہر علی	11	11	402	96	50.25	0	4
ناصر جمشید	7	7	361	112	51.57	1	2
اسد شفیق	11	11	267	65	26.70	0	2
شاہد آفریدی	16	13	182	51	15.16	0	1
عمران فرحت	5	5	174	56	34.80	0	2
یونس خان	11	10	167	70*	18.55	0	2

250یازائد کا مجموعہ!!

اسکور	اوورز	اوسط	اننگز	بمقابلہ	بمقام	تاریخ
329/6	50	6.58	1	بھارت	ڈھاکہ	18مارچ
262/8	50	5.24	1	بنگلہ دیش	ڈھاکہ	11مارچ

کم سے کم اسکور

بمقابلہ	اسکور	اوورز	اوسط	اننگز	بمقام	تاریخ
انگلینڈ	130	35	3.71	2	ابوظہبی	13فروری

سنچری میکر!

بیٹسمین	اسکور	بمقابلہ	بمقام	چوکے	چھکے	تاریخ
ناصر جمشید	112	بھارت	ڈھاکہ	10	1	18مارچ
محمد حفیظ	105	بھارت	ڈھاکہ	9	1	18مارچ

نروس نائنٹیز!

بیٹسمین	اسکور	بمقابلہ	بمقام	چوکے	چھکے	تاریخ
ناصر جمشید	97	آسٹریلیا	ابوظہبی	11	2	31اگست
اظہر علی	96	سری لنکا	پالیکیلی	12	0	9جون

زیادہ نصف سنچریاں (4یازائد)

بیٹسمین	میچز	اننگز	رنز	اوسط	50	100
اظہر علی	11	11	402	50.25	4	0
عمر اکمل	17	14	407	33.91	4	0

4یازائد چھکے

بیٹسمین	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	چوکے	چھکے
عمر اکمل	17	14	407	77	33.91	30	7
ناصر جمشید	7	7	361	112	51.57	40	4
عمر گل	13	9	93	39	15.50	7	4
مصباح الحق	17	17	477	72*	39.75	33	4
محمد حفیظ	17	17	476	105	28.00	41	4

10یازائد وکٹ

بالرز	میچ	اوورز	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	4w
سعید اجمل	16	141.4	613	31	5/43	19.77	2
عمر گل	13	102	569	15	3/24	37.93	0
شاہد آفریدی	16	137	647	15	5/36	43.13	1
محمد حفیظ	17	144	527	12	2/20	43.91	0
اعزاز چیمہ	7	55.4	323	10	4/43	32.30	1

وکٹ کیپر تین یازائد شکار

وکٹ کیپر	میچز	اننگز	کیچز	اسٹمپڈ	ٹوٹل	بہترین	اوسط
عمر اکمل	17	4	4	1	5	2	1.25
کامران اکمل	3	3	2	1	3	2	1.00
سرفراز احمد	8	7	2	1	3	1	0.42

15یازائد میچز کھیلنے والے کھلاڑی

کھلاڑی	میچ	رنز	اوسط	100	وکٹ	اوسط	کیچ
مصباح الحق	17	477	39.75	0	-	-	5
محمد حفیظ	17	476	28.00	1	12	43.91	4
عمر اکمل	17	407	33.91	0	-	-	6
سعید اجمل	16	53	7.57	0	31	19.77	3
شاہد آفریدی	16	182	15.16	0	15	43.13	3

بھارت کا گھر کے شیر کا اعزاز بھی ہاتھوں سے گیا، 28 سال بعد گورے کامیاب!!

ممبئی میں بدترین شکست کے بعد کسی نے تصور بھی نہ کیا ہوگا کہ انگلستان ایسی شاندار جوابی کارروائی ڈالے گا کہ ہندوستان اگلے تینوں مقابلوں میں چاروں شانے چت ہوگا۔ احمد آباد اور کولکتہ کے بعد ناگپور میں بھی ہندوستان جس طرح کھیل کے تمام شعبوں میں ناک آؤٹ ہوا اس سے کم از کم یہ تو ضرور ثابت ہوگیا ہے کہ اب بھارت گھر کا شیر بھی نہیں رہا۔ گو کہ نتیجہ ڈرا کی صورت میں نکلا لیکن آخری دن جب ہندوستان کو ابھی نہیں، تو کبھی نہیں والی صورتحال کا سامنا تھا، وہ پورے دن کی جدوجہد کے باوجود صرف ایک وکٹ حاصل کر پایا اور یوں انگلستان نے میچ بچا کر سیریز اپنے نام کر لی۔ یوں 28 سال کے طویل عرصے کے بعد سرزمین ہندوستان پر کوئی ٹیسٹ سیریز جیتنے میں کامیاب ہوا۔ آخری مرتبہ 1984-85 میں ڈیوڈ گاور کی زیر قیادت ٹیم نے بالکل اسی طرح 0-1 سے خسارے میں جانے کے بعد سیریز جیتی تھی۔ اس وقت شاید ایلسٹر کک پیدا بھی نہ ہوئے تھے، بہرحال اسی کک نے اپنی زیر قیادت پہلی کی سیریز میں ایسا تاریخی کارنامہ انجام دے ڈالا جو دہائیوں میں جا کر کسی ٹیم کو نصیب ہوتا ہے۔ مہندر سنگھ دھونی کی قیادت میں یہ بھارت کی ہوم گراؤنڈ پر پہلی سیریز شکست تھی۔ اس طرح بیرون ملک انگلستان اور آسٹریلیا کے خلاف شکستیں کھانے کے بعد دھونی الیون نے گھر پر بھی شکست کا مزا چکھ ہی لیا۔ گو کہ چوتھے ٹیسٹ میں انگلستان کے لیے ابتدا ہی سے حالات اچھے ثابت نہ ہوئے تھے، لیکن انہوں نے دباؤ کو بہت ہی اچھے طریقے سے جھیلا، اور بھارت کی طرح سنگین غلطیاں نہیں کیں۔ پہلے روز ان فارم کپتان کی وکٹ جلد گر جانے کے باوجود جوناتھن ٹراٹ اور کیون پیٹرسن کے درمیان 235 گیندوں پر 86 رنز کی شراکت اور پھر میٹ پرائیر اور پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے جو روٹ کی 285 گیندوں پر 103 رنز کی رفاقت انگلینڈ کو بحران سے نکال لے گئی۔ انگلستانی بلے بازوں نے جس طرح کا کھیل پہلے اور دوسرے دن پیش کیا، وہ اس بات کی عکاسی کر رہا تھا کہ انگلستانی ٹیم ایک منظم اجتماعی قوت کے ساتھ میدان میں اتری ہے۔ انگلستان کی جانب سے بنائے گئے 330 رنز میں ٹیم کے کم و بیش ہر رکن نے اپنا بھرپور تعاون پیش کیا تھا۔ ٹراٹ نے 44 اور کیون پیٹرسن اور نوجوان روٹ نے 73، 73 رنز بنائے جبکہ حتمی لمحات میں میٹ پرائیر کے 57 اور گریم سوان کے 56 رنز نے اسکور کو 300 کی نفسیاتی حد سے اوپر پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ بھارت کی جانب سے پیوش چاؤلہ نے 4، ایشانت شرما نے 3، رویندر جادیجا نے 2 اور روی چندر آشون نے ایک وکٹ حاصل کی۔ ایک مشکل وکٹ پر انگلش بلے بازوں کی توقع سے بڑھ کر کارکردگی کے برعکس بھارت کی ابتدا ہی انتہائی ناقص رہی جب قابل اعتماد بلے باز وریندر سہواگ اس وقت اینڈرسن کی گیند پر صفر پر پویلین لوٹ گئے جب اسکور کارڈ پر ٹیم کا اسکور محض ایک رن تھا۔ پہلے اور دوسرے ٹیسٹ میچ کے ہیرو چیتشور پجارا نے کسی حد تک گوتم گمبھیر کا ساتھ دینے کی کوشش تو کی لیکن وہ بدقسمتی سے امپائر کے ایک ناقص فیصلے کی زد میں آ گئے۔ کیونکہ ری پلے سے یہ معلوم ہوا کہ گیند ان کے دستانوں سے نہیں بلکہ ان کی کہنی کے نچلے حصہ کو چھوتی ہوئی قریبی کھڑے این بیل کے ہاتھوں میں گئی تھی۔ اب تمام ذمہ داری ایک ایسے بلے باز کے سر آن پڑی تھی جو خود اپنی کارکردگی سے نالاں و پریشان تھا۔ جی ہاں سچن ٹنڈولکر! حسب روایت یہاں بھی ان کے بلے سے ایک ذمہ دار باری دیکھنے کا خواب نہ صرف کرچی کرچی ہوا، بلکہ جس انداز سے وہ اینڈرسن کی گیند پر کلین بولڈ ہوئے، اس نے ماضی قریب کی طرح ایک دفعہ پھر ان کی قابلیت و صلاحیت پر سوالیہ نشان لگا ڈالا۔ 87 رنز پر 4 کھلاڑی آؤٹ کے مایوس کن اسکور کارڈ کے ساتھ کھیل کا تیسرا دن شروع ہوا اور کپتان مہندر سنگھ دھونی اور جانباز بلے باز ویرات کوہلی نے بھارت کی ڈوبتی کشتی کو کنارے لگانے کے لیے اپنی پوری قوت جھونک دی۔ تیسرے دن کے چائے کے وقفے تک ہر بھارتی شائق ان دونوں بلے بازوں کو سلام کرتا رہا۔ ان کے بلے سے نکلنے والا ایک، ایک رن اور کریز پر گزرنے والا ایک ایک منٹ شائقین کی امیدوں کو بیدار کرتا رہا۔ لیکن تعریف کرنی ہوگی، انگلستانی کھلاڑیوں کی کہ جب بھارت اس حیرت انگیز شراکت کے سہارے اپنی ٹوٹی ہوئی کشتی کے کل پرزے جوڑنے میں مصروف تھا اور یہ کشتی ویرات کوہلی کی شاندار سنچری اور کپتان مہندر سنگھ دھونی کی ذمہ دارانہ اننگز کی بدولت بالکل محفوظ مقام پر آنے ہی والی تھی کہ گریم سوان نے وہ کاری ضرب لگائی کہ جس نے 507 گیندوں پر 198 رنز کی اس شاندار رفاقت کا خاتمہ کر دیا۔ ویرات کوہلی اپنی چوتھی ٹیسٹ سنچری بنانے کے فوراً بعد ایل بی ڈبلیو قرار پائے۔ انہوں نے 295 گیندوں پر 11 چوکوں کی مدد سے 103 رنز بنائے۔ جو ٹوٹی اور ڈوبتی ہوئی کشتی از سر نو منظم ہو کر طوفان کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو چلی تھی، ایک دفعہ پھر ہچکولے کھانے لگی۔ یہ ضرب اتنی شدید تھی کہ اس نے نہ صرف بھارتی بلے بازوں کے حوصلے توڑ ڈالے بلکہ اس نے انگلستانی گیند بازوں کو نئی جان بھی بخش دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اینڈرسن جو اب تک بے ضرر دکھائی دے رہے تھے، رویندر جادیجا پر پہلے ٹیسٹ کے دباؤ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں ایل بی ڈبلیو کر ڈالا۔ اس اتھل پتھل کا نتیجہ یہ ہوا کہ کپتان مہندر سنگھ دھونی جو 90 رنز بنا کر تقریباً ایک گھنٹے کریز پر گزار چکے تھے، 99 پر پہنچ کر دہرے دباؤ کا شکار ہو گئے اور افسوسناک انداز میں محض چند ملی میٹرز کے فاصلے سے سنچری سے محروم ہو گئے۔ کپتان کا اہم سنگ میل سے محض ایک رن کے فاصلے پر رن آؤٹ ہونا بھارتی شائقین کے لیے پورے میچ کا سب سے تکلیف دہ لمحہ تھا۔ اسی روز کھیل کے بالکل اختتامی لمحات میں سوان نے تابوت میں ایک کیل اور ٹھونک ہی دی، اس طرح بھارتی اننگز جو تیسرے دن کی شروعات اور تقریباً کھیل کے بیشتر لمحات میں شائقین کی داد و تحسین وصول کرتی رہی آناً فاناً ایسی منتشر ہوئی کہ سارا نظارہ ہی تبدیل ہو گیا۔ بھارت اب بھی انگلستان کے پہلی اننگز کے اسکور 330 رنز سے 33 قدموں کے فاصلے پر اور اس کی صرف دو وکٹیں باقی رہ گئیں۔ اس طرح شاندار گیند بازی کے ذریعے انگلستان مقابلے میں واپس آیا چوتھے روز کھانے کے وقفے سے قبل بھارت نے 326 رنز بنا کر اپنی پہلی اننگز ختم کرنے کا اعلان کیا، اس موہوم سی امید کے ساتھ کہ وہ بالرز کے بل بوتے پر شاید میچ نکال جائے۔ لیکن دوسری اننگز میں انگلش بلے بازوں نے مزید اعتماد کے ساتھ کھیلا، خصوصاً جوناتھن ٹراٹ اور این بیل کے درمیان 208 رنز کی شراکت تو گویا بھارت کے لیے آخری تازیانہ ثابت ہوئی۔ دونوں بلے باز پانچویں روز بھارتی زخموں پر جی بھر کر نمک چھڑکتے رہے، اور انہیں وکٹ کے لیے ترساتے رہے اور پورے دن کی محنت کے باوجود انہیں صرف ایک وکٹ حاصل ہوئی جب ٹراٹ 310 گیندوں پر 143 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر آؤٹ ہوئے۔ جب دونوں کپتانوں نے آخری گھنٹہ شروع ہونے سے قبل مقابلہ ختم کرنے پر اتفاق کیا تو انگلستان کا اسکور 352 رنز چار کھلاڑی آؤٹ تھا۔ یوں انگلستان نے مبصرین کے تمام تبصروں کو مسترد کرتے ہوئے نہ صرف ایک تاریخی فتح سمیٹی بلکہ کسی حد تک جنوبی افریقہ کے خلاف حالیہ سیریز شکست کا داغ بھی دھو ڈالا دوسری جانب بیرون ملک مسلسل دو سیریز میں کلین سوئپ کے بعد اب اپنے ہی گھر پر ایسی بدترین شکست کے بعد بھارتی ٹیم کی ٹیسٹ اہلیت پر شدت کے ساتھ انگلیاں اٹھیں گی اور عین ممکن ہے کہ بھارت آسٹریلیا کی طرز پر کسی قسم کا تحقیقاتی کمیشن بٹھائے اور اس کے نتیجے میں ٹیم میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی جائیں۔ جمز اینڈرسن کو میچ اور ایلسٹر کک کو سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ اب انگلستان کی ٹیم کرسمس اور سال نو کی تعطیلات مناتے کے بعد محدود اوورز کا مرحلہ کھیلنے کے لیے جنوری میں واپس ہندوستان آئے گی۔

انگلینڈ کارکردگی!!

پلیئر	بیٹنگ1	بیٹنگ2	باؤلنگ1	باؤلنگ2
ایلسٹر کک	1	13	-	
نک کامپٹن	3	34	-	
جوناتھن ٹروٹ	44	143	0/2	
کیون پیٹرسن	73	6	-	
ائین بیل	1	*116	-	
جو روٹ	73	*20	0/5	
میٹ پرائر	57	-	-	
گریم سوان	56	-	3/76	
ٹم بریسنن	0	-	0/69	
جمز اینڈرسن	4	-	4/81	
مونٹی پنیسار	*1	-	1/81	
فاضل	17	20	12	
ٹوٹل	330	352	326	

بھارت کارکردگی!!

پلیئر	بیٹنگ1	بیٹنگ2	باؤلنگ1	باؤلنگ2
گوتم گمبھیر	37		-	0/4
وریندر سہواگ	0		-	-
چیتشور پجارا	26		-	-
سچن ٹنڈولکر	2		-	-
ویرات کوہلی	103		-	-
رویندر جدیجہ	12		2/58	1/59
ایم ایس دھونی	99		-	-
روی چندر ایشون	*29		1/66	2/99
پائیوش چاؤلہ	1		4/69	0/64
ایشانت شرما	*2		3/49	0/42
پراگیان اوجھا	3		0/71	1/70
فاضل	12		17	20
ٹوٹل	326		330	352

ناگپور ٹیسٹ کی تصویری جھلکیاں

کولکتہ ٹیسٹ کی تصویری جھلکیاں

کولکتہ میں انگلینڈ نے بھارت کو ہزیمت سے دوچار کردیا!!

کس نے تصور کیا ہوگا کہ جنوبی افریقہ کے اپنے ہی میدانوں پر ذلت آمیز شکست کھانے والا انگلستان دنیائے کرکٹ کی سب سے مشکل مہم پر اس طرح کامیابیاں سمیٹے گا؟! انگلستان نے کولکتہ میں ہونے والا تیسرا ٹیسٹ 7 وکٹوں سے جیت کر بھارت کے خلاف سیریز میں 1-2 کی ناقابل شکست برتری حاصل کرلی اور اس فتح کے معمار تھے انگلش قائد وسالار ایلسٹر کک، جن کی ریکارڈ شکن وریکارڈ ساز بلے بازی نے بھارت کو 8 سالوں کے بعد کسی ہوم سیریز میں شکست کے خطرے سے دوچار کردیا جبکہ انگلستان کو 28 سال بعد بھارت کو اسی کی سرزمین پر شکست دینے کے قریب پہنچادیا ماہرین تو سمجھ رہے تھے کہ انگلستان بھارت کے خلاف ایک مقابلہ بھی نہ جیت پائے گا۔ جنوبی افریقہ کے خلاف اپنے میدانوں میں بدترین شکست کی ہزیمت کے بعد جب احمد آباد میں پہلے ٹیسٹ میں بھارت نے یکطرفہ مقابلے کے بعد اسے شکست دی، انگلستان کی کمزوری مزید عیاں ہوگئی۔ لیکن یہ کپتان ایلسٹر کک کی بلند حوصلگی اور جرأتمندی تھی، جس نے ناممکن کو ممکن کردکھایا بھارت کو بیرون ملک مسلسل 8 ٹیسٹ میچز میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ البتہ اس عرصے میں ان پر لگا ہوا 'گھر کے شیر' کا لقب بدستور برقرار رہا۔ انہوں نے گوکہ مشکل سے سہی لیکن ویسٹ انڈیز کو ہرایا ضرور لیکن انگلستان اور آسٹریلیا میں بدترین ہاروں نے ان کے دامن کو داغدار کردیا۔ معذرت خواہانہ لہجہ اختیار کرنے والے حلقوں کی جانب سے یہ صدائیں تک بلند ہوئیں کہ انگلستان کے کلین سویپ کا بدلہ بھارتی سرزمین پر لیا جائے گا چلیے، نظر دوڑاتے ہیں کہ آخر کولکتہ میں پانچ دن تک کیا کچھ ہوتا رہا۔ بھارتی قائد مہندر سنگھ دھونی نے ایک مرتبہ پھر ٹاس جیتا اور پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور بھارت گوتم گمبھیر، سچن ٹنڈولکر اور خود کپتان کی نصف سنچریوں کی بدولت 316 رنز کے مجموعے تک پہنچا۔ لیکن یہ حقیقت یہ ہے کہ پہلا دن انگلش بالرز کے نام رہا، جنہوں نے 7 بھارتی وکٹیں گرا کر حریف کو غالب پوزیشن حاصل نہ کرنے دی۔ جب 273 رنز پر پہلے دن کا کھیل ختم ہوا تو کریز پر واحد مستند بلے باز دھونی ہی بچے تھے، جبکہ دیگر تمام بیٹسمین واپس لوٹ چکے تھے۔ گزشتہ مقابلے کی طرح صرف اسپنرز گریم سوان اور مونٹی پنیسر نے ہی نہیں، بلکہ اس مرتبہ تیز بالر جیمز اینڈرسن نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ دوسرے دن انگلش گیند بازوں نے کسی بلے باز کو طویل قیام نہ کرنے دیا اور پوری بھارتی ٹیم 316 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ ایک ایسے میدان پر جہاں پر کھیلے گئے گزشتہ تینوں مقابلوں میں بھارت نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 600 سے زائد رنز بنائے ہوں، ایسے مجموعے پر آؤٹ ہونا میزبان ٹیم کے لیے تشویشناک امر تھا۔ انگلستان کی جانب سے مونٹی پنیسر نے 4 اور جیمز اینڈرسن نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں انگلستان نے کیا خوبصورت بلے بازی کی۔ کپتان ایلسٹر کک نے ریکارڈ ساز اننگز کھیلی، گوکہ وہ انتہائی بدقسمت رہے کہ اپنی ڈبل سنچری مکمل نہ کرسکے لیکن ابتدا ہی سے انہوں نے جیسی کارکردگی دکھائی، وہ بھارت کو میچ سے باہر کرنے کے لیے کافی تھی۔ کک اور نک کومپٹن نے پہلی وکٹ پر 165 رنز جوڑے اور پورا دن بھارتی بالرز جدوجہد کرتے دکھائی دیے۔ جب دوسرے روز کا کھیل اختتام کو پہنچا تو بھارت کی برتری صرف 100 رنز کی رہ گئی تھی اور انگلستان کی ابھی 9 وکٹیں باقی تھیں تیسرا دن مکمل طور پر انگلستان کا دن تھا۔ کک، جوناتھن ٹراٹ اور کیون پیٹرسن کے بلوں سے اگلنے والے رنز بھارت کی رہی سہی ساکھ بھی بہالے گئے۔ کک اور ٹراٹ کے درمیان 173 رنز کی رفاقت کا خاتمہ پراگیان اوجھا کی گیند پر ٹراٹ کے پویلین لوٹنے سے ہوا جنہوں نے 223 گیندوں 87 رنز بنائے۔ اس کے بعد میچ کا افسوسناک ترین لمحہ آیا جب ایلسٹر کک رن آؤٹ ہونے کی وجہ سے اپنی ڈبل سنچری نہ بنا سکے۔ وہ 190 رنز پر کھیل رہے تھے کہ حریف کھلاڑی ویرات کوہلی کی ایک براہ راست تھرو سے خود کو بچانے کی کوشش میں وکٹیں ظاہر کر بیٹھے اور رن آؤٹ قرار پائے۔ 377 گیندوں پر محیط اس اننگز کے دوران کک نے 23 چوکے اور 2 چھکے لگائے اور انگلستان کی شاندار فتح کی بنیاد رکھی۔ اس اننگز کے دوران کک نے کئی سنگ میل عبور کیے، جن میں انگلستان کی جانب سے سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے بلے باز ہونے کا اعزاز حاصل کرنا اور سب سے کم عمر میں 7 ہزار ٹیسٹ رنز کی تکمیل قابل ذکر ہیں ان دونوں بلے بازوں کے علاوہ کیون پیٹرسن نے 54 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی اور جب تیسرا روز مکمل ہوا تو انگلستان بھارت پر 193 رنز کی برتری حاصل کرچکا تھا اور اس کی چار وکٹیں بھی باقی تھیں۔ البتہ چوتھے دن آخری چار وکٹیں اسکور میں صرف 14 رنز کا اضافہ کرپائیں اور انگلش اننگز 523 رنز پر تمام ہوئی یعنی بھارت پر 207 رنز کی زبردست برتری۔ یہ انگلش بلے بازوں کے لیے تابناک اور بھارتی فیلڈرز کے لیے شرمناک دن بھی تھا۔ خصوصاً ایشانت شرما کے ہاتھوں کک کا کیچ چھوڑنا ناقابل یقین تھا۔ اک دھیمی رفتار سے مناسب بلندی پر آنے والا کیچ، جسے بین الاقوامی سطح پر کھیلنے والا کوئی کھلاڑی چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا، ایشانت اپنے ہاتھوں سے گرا بیٹھے۔ پراگیان اوجھا نے سب سے زیادہ 4 اور روی چندر آشون نے 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ ایک، ایک وکٹ ظہیر خان اور ایشانت شرما کو ملی۔ اب بھارت کی باری تھی کہ وہ اپنی 'مشہور زمانہ' بلے بازی کی قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے کولکتہ سے وابستہ پرانی یادوں کو تازہ کرے اور معجزہ کر دکھائے۔ وریندر سہواگ اور گوتم گمبھیر کے درمیان 86 رنز کی شراکت داری نے امید کی کرن ضرور دکھلائی لیکن گریم سوان کے ہاتھوں سہواگ 49 رنز کے بولڈ اور پھر بغیر کسی بڑے وقفے کے 9 وکٹوں کے گرنے سے بھارت کی رہی سہی ساکھ بھی ختم ہوگئی۔ پجارا 8 رنز بنا کر رن آؤٹ ہوئے، تو دوسرے اینڈ سے فن نے گوتم گمبھیر کو 40 رنز پر پویلین کی راہ دکھادی۔ اگلے ہی اوور میں سچن ٹنڈولکر گریم سوان کی گیند پر سلپ میں کیچ دے بیٹھے۔ یووراج سنگھ 11 اور کپتان مہندر سنگھ دھونی صفر پر جمی اینڈرسن کی "خوراک" بن گئے۔ اب صرف ویرات کوہلی بچے تھے، جن کے لیے یہ پوری سیریز ایک بھیانک خواب رہی وہ 2 رنز بنانے کے بعد اسٹیون فن کی دوسری وکٹ بنے۔ فن نے اگلے ہی اوور میں ظہیر خان کو بھی آؤٹ کردیا یوں بھارت 159 رنز پر اپنی 8 وکٹیں گنوا بیٹھا۔ اس موقع پر جب بھارت کو اننگز کی بدترین شکست سامنے نظر آرہی تھی، روی چندر آشون چٹان کی طرح ڈٹ گئے۔ انہوں نے پہلے ایشانت شرما کے ساتھ نویں وکٹ پر 38 رنز جوڑے اور پھر بھارت کو اننگز کی ہزیمت سے بچایا۔ جب چوتھا دن مکمل ہوا تو بھارت 9 وکٹوں کے نقصان کے ساتھ 239 رنز پر پہنچ چکا تھا اور آشون 83 رنز پر ناقابل شکست تھے۔ آخری روز صرف یہ دیکھنا تھا کہ آیا آشون سنچری مکمل کرپائیں گے یا نہیں اور وہ نہیں کر پائے! اینڈرسن نے 247 کے مجموعے پر دوسرے اینڈ سے اوجھا کو بولڈ کرکے بھارتی اننگز کا خاتمہ کردیا۔ آشون 157 گیندوں پر 91 رنز پر بنا کر ناقابل شکست ہی میدان سے لوٹے صرف 41 رنز کے ہدف کے تعاقب میں کک کی جلد بازی اور پھر جوناتھن ٹراٹ اور کیون پیٹرسن کے آؤٹ ہونے سے کچھ دیر کے لیے مقابلے میں زندگی پیدا ہوگئی۔ کک آشون کو آگے بڑھ کر کھیلنے کی پاداش میں وکٹوں کے پیچھے سے اسٹمپ کردیے گئے جبکہ ٹراٹ کو اوجھا نے ایل بی ڈبلیو کیا۔ کے پی آشون کی دوسری وکٹ بنے اور یوں انگلستان 8 رنز پر اپنے تین بہترین بلے بازوں سے محروم ہوگیا۔ لیکن این بیل نے آتے ہی حالات کو اپنی گرفت میں لیا اور پھر بھارت کو کوئی کامیابی نہ مل سکی۔ 13 ویں اوور کی پہلی گیند پر انگلستان نے مقررہ ہدف حاصل کرکے سیریز میں ناقابل شکست برتری حاصل کرلی۔ ایلسٹر کک کو شاندار بلے بازی اور کپتانی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

بھارت کارکردگی!!

پلیئر	بیٹنگ1	بیٹنگ2	بالنگ1	بالنگ2
گوتم گمبھیر	60	40	-	-
وریندر سہواگ	23	49	-	-
چیتشور پجارا	16	8	-	-
سچن ٹنڈولکر	76	5	-	-
ویرات کوہلی	6	20	-	-
یووراج سنگھ	32	11	0/9	-
ایم ایس دھونی	52	0	-	-
روی چندرا ایشون	21	91*	3/183	2/31
ظہیر خان	6	0	1/94	-
ایشانت شرما	0	10	1/78	-
پراگیان اوجھا	0*	3	4/142	1/10
فاضل	24	10		
ٹوٹل	316	247		

انگلینڈ کارکردگی!!

پلیئر	بیٹنگ1	بیٹنگ2	بالنگ1	بالنگ2
ایلسٹر کک	190	1	-	-
نک کامپٹن	57	9*	-	-
جوناتھن ٹروٹ	87	3	-	-
کیون پیٹرسن	54	0	-	-
ائین بیل	5	28*	-	-
سمیت پٹیل	33	-	-	0/9
میٹ پرائر	41	-	-	-
گریم سوان	21	-	1/46	2/70
اسٹیون فن	4*	-	1/73	3/45
جیمز اینڈرسن	9	-	3/89	3/38
مونٹی پنیسار	0	-	4/90	1/75
فاضل	22	0	24	10
ٹوٹل	523	41	316	247

آخری گیند پر مورگن کا چھکا، بھارتی خواب چکنا چور، ٹی ٹوئنٹی سیریز برابر!

ممبئی کا وہ وانکھیڈے اسٹیڈیم جہاں ڈیڑھ سال قبل مہندر سنگھ دھونی کے چھکے نے بھارت کو عالمی چیمپئن بنایا تھا آج اسی میدان پر لگایا گیا ایک چھکا پورے ہندوستان کو سناٹے میں ڈال گیا۔ بھارت جسے ٹی ٹوئنٹی کی عالمی درجہ بندی میں اول پوزیشن حاصل کرنے کے لیے فتح کی ضرورت تھی، ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد حریف قائد ایون مورگن کے آخری گیند پر لگائے گئے چھکے کے باعث نہ صرف من چاہی درجہ بندی حاصل نہ کرسکا بلکہ سیریز میں جیت سے بھی محروم ہوگیا جو 1-1 سے برابر ٹھہری۔ 178 رنز کے بڑے ہدف کے تعاقب میں انگلستان نے مائیکل لمب کی جاندار نصف سنچری اور اولین وکٹ پر ایلکس ہیلز کے ساتھ ان کی 80 رنز کی شراکت کے باعث بہت عمدہ آغاز لیا لیکن یووراج سنگھ کی تباہ کن گیند بازی کے سامنے آہستہ آہستہ مقابلے سے باہر ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ جب 18 ویں اوور میں سمیت پٹیل پویلین لوٹے تو صرف 13 گیندوں پر 29 رنز کا مشکل ہدف سامنے تھا اس موقع پر مورگن نے ثابت کیا کہ انہیں انگلش ٹیم کا مرد بحران کیوں کہا جاتا ہے۔ مورگن نے پٹیل کے آؤٹ ہونے کے بعد اگلی ہی گیند پر ایک کراری بیس بال ہٹ لگائی جو ڈیپ مڈوکٹ باؤنڈری کے باہر جا گری۔ دوسرے اینڈ سے بٹلر نے ان کا خوب ساتھ دیا جنہوں نے اگلے اوور میں اوانا کو ایک چوکا اور چھکا رسید کرتے ہوئے انگلستان کے لیے حالات کو کچھ آسان بنایا جسے مقابلہ جیتنے کے لیے آخری اوور میں 9 رنز کی ضرورت تھی۔ نوجوان اشوک ڈینڈا ایک بہت بھاری ذمہ داری کے ساتھ میدان میں اترے۔ انہیں نہ صرف میچ اور سیریز بچانی تھی، بلکہ بھارت کو نمبر ایک پوزیشن تک بھی پہنچانا تھا۔ ابتدائی پانچوں گیندوں پر پار کرنے کی ناکام کوششوں کے باوجود انہوں نے صرف 6 رنز ہی دیے اور جب آخری گیند پھینکنے کے لیے آئے تو انگلستان کو 3 رنز کی ضرورت تھی۔ ہزاروں بھارتی تماشائی، جنہوں نے آخری گیند کے رن اپ کے ساتھ آسمان کو سر پر اٹھا لیا ان کے بلند و بانگ نعرے مورگن کے بلے سے نکلنے والی کراری آواز کے ساتھ خاموش ہو گئیں۔ گیند آسمان کو چومتی ہوئی میدان سے باہر چھکے کے لیے جا گری اور ڈینڈا کی بھیانک غلطی کی سزا پوری بھارتی ٹیم کو بھگتنا پڑی۔ پانچ مرتبہ پار کر پھینکنے کی ناکام کوشش کے بعد بھی انہوں نے آخری گیند کو پار کر ہی پھینکنے کی کوشش کی جو فل لینتھ پر آئی اور مورگن تو اس موقع کے منتظر تھے، انہوں نے گیند کو بالر کے اوپر سے ایک بلند و بالا چھکے کے لیے اچھال دیا اور پھر فاتحانہ انداز میں اپنے ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے جیت کا جشن منایا۔ قبل ازیں ہدف کے دفاع میں بھارت کی بالنگ، بلکہ فیلڈنگ کا بھی، آغاز ہی بھیانک تھا۔ نوجوان کھلاڑی پرویندر اوانا نے اپنے پہلے ہی اوور میں 13 رنز تو کھائے ہی بلکہ دوسرے اینڈ سے اشوک ڈینڈا کی گیند پر ایلکس ہیلز کا ایک آسان کیچ چھوڑ کر انگلش اوپنرز کو زبردست موقع فراہم کیا۔ جنہوں نے صرف پہلے پاور پلے میں 62 رنز داغ دیے۔ ابتدائی شراکت میں خصوصاً لمب کی کارکردگی بہت جاندار رہی جنہوں نے اس وقت تک تمام ہی حریف گیند بازوں کو دھویا جب تک کہ یووراج سنگھ میدان میں نہ آئے۔ یووراج کے آتے ہی بازی بھارت کے حق میں پلٹتی چلی گئی۔ انہوں نے سب سے پہلے لمب کو وکٹوں کے پیچھے اسٹمپ کروایا۔ وہ 34 گیندوں پر دو چھکوں اور 6 چوکوں کی مدد سے 50 رنز بنا سکے۔ اس کے بعد لیوک رائٹ اور پھر ایلکس ہیلز یووی کا شکار بنے۔ ہیلز 33 گیندوں پر 42 رنز بنانے کے بعد پویلین لوٹے۔ جس کے بعد ٹیم کی زمام کار قائد مورگن کے ہاتھ میں آئی جنہوں نے اسے منزل تک پہنچایا بھارت کی جانب سے سوائے یووراج کے کوئی گیند باز نمایاں کارکردگی نہ دکھا پایا۔ یووی نے 17 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں یہ ٹی ٹوئنٹی تاریخ میں انگلستان کا کامیابی کے ساتھ عبور کیا گیا سب سے بڑا ہدف بھی تھا۔ انگلستان کا سب سے بڑا عبور کیا گیا ہدف اس سے قبل 173 رنز تھا جو اس نے رواں سال ویسٹ انڈیز کے خلاف عبور کیا تھا۔ بہرحال، میچ کے آغاز میں بھارت نے انگلستان کی دعوت پر بلے بازی شروع کی تو اس کی اننگز میں دو زبردست چڑھاؤ آئے۔ ابتدائی وکٹ گرنے کے بعد پہلی مرتبہ ویرات کوہلی کی 20 گیندوں پر 38 رنز کی اننگز نے اسے ایک بڑے ہدف کی جانب روانہ کیا تو پھر حتمی لمحات میں روہیت شرما، سریش رینا اور مہندر سنگھ دھونی کی برق رفتار اننگز نے انہیں 177 کے بھاری مجموعے تک پہنچانے میں مدد دی۔ دھونی صرف 18 گیندوں پر 38 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے جبکہ رینا نے 24 گیندوں پر 35 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ روہیت شرما 19 گیندوں پر 24 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ ایون مورگن کو میچ اور یووراج سنگھ کو سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ مقابلے کا ایک اہم ترین پہلو، جس پر ماہرین کی ضرور نظر جائے گی، وہ دونوں ٹیموں کی فیلڈنگ کے درمیان فرق تھا۔ انگلستان نے کم از کم 20 رنز اپنی عمدہ فیلڈنگ کی بدولت بچائے، ان کے فیلڈرز نے یقینی باؤنڈریز کو بچا کر مخالف ٹیم کو صرف دو رنز پر محدود کیا جبکہ اس کے مقابلے میں بھارت کی فیلڈنگ بہت مایوس کن رہی۔ دو مرتبہ حریف بلے بازوں کو زندگی دینے کے علاوہ انہوں نے کئی اضافی رنز بھی دیے۔ اور ایک ایسا مقابلہ جس میں معاملہ آخری گیند اور چند رنز تک جائے، وہاں ایسی معمولی معمولی غلطیاں بہت بڑی اور بھیانک لگتی ہیں۔

آل راؤنڈر یووراج کی بدولت بھارت نے انگلینڈ پر قابو پا لیا

یووراج سنگھ کی آل راؤنڈ کارکردگی نے ثابت کر دیا کہ وہ طویل طرز کی کرکٹ میں چاہے جتنی جدوجہد کریں، محدود اوورز کی کرکٹ میں ان کا ہندوستان میں کوئی ثانی نہیں ہے۔ ایک ایسا آل راؤنڈر جس کے بلے سے رنز اگلتے ہی ہیں، بلکہ اس کی گیند بازی بھی اہم مواقع پر کمال دکھا جاتی ہے۔ جیسا کہ انگلستان کے خلاف پہلے ٹی ٹوئنٹی مقابلے میں ہوا۔ جہاں ٹیسٹ سیریز میں مایوس کن شکست کے بعد کھیلے گئے اولین مقابلے میں بھارت نے انگلستان کو با آسانی 5 وکٹوں سے زیر کر کے دو میچز کی سیریز میں ناقابل شکست برتری حاصل کر لی۔ جہاں اس نے 158 رنز کا ہدف 18 ویں اوور ہی میں حاصل کر لیا۔ انگلستان ایلکس ہیلز اور لیوک رائٹ کی برق رفتار بلے بازی کے باعث بہت بڑے اسکور کی جانب رواں تھا لیکن یووراج سنگھ کے ایک ہی اوور نے انگلش بلے بازوں کو ایسا روکا کہ آخر تک وہ اس رفتار سے دوبارہ رنز نہ بنا پائے۔ ان حالات میں جب دھونی ہر اوور مختلف بالر سے کروا رہے تھے، لیکن کامیابی نہیں حاصل کر پا رہے تھے تو یہ یووراج تھے جنہوں نے 13 ویں اوور میں یکے بعد دیگرے ایلکس ہیلز اور ایون مورگن کی قیمتی وکٹیں حاصل کر کے بھارت کو میچ میں واپسی کی راہ دکھائی۔ ہیلز محض 35 گیندوں پر 56 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر پویلین لوٹے جبکہ مورگن صرف پانچ رنز بنانے کے بعد میدان سے واپس آئے۔ ان دونوں کے آؤٹ ہونے سے انگلستان مقابلے سے ایسا باہر ہوا کہ بقیہ اوورز میں صرف 58 رنز ہی جوڑ پایا اور بھارت کو 158 رنز کا ہدف ہی مل سکا۔ ہیلز کے علاوہ رائٹ 34 اور جوس بٹلر 33 رنز کے ساتھ نمایاں رہے۔ دونوں نے 21، 21 گیندوں کا استعمال کیا۔ یووراج نے اپنے چار اوورز میں صرف 19 رنز دیا اور تین قیمتی وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو وکٹیں اشوک ڈینڈا اور ایک روی چندر آشون کو ملی۔ بھارت کو 42 رنز کی ابتدائی شراکت داری کے بعد ایک ہی اوور میں دونوں اوپنرز کھونا پڑے لیکن یووراج سنگھ کی 21 گیندوں پر 38 رنز کی طوفانی بلے بازی حالات کو سدھار گئی۔ انہوں نے ڈینی برگس کو ایک ہی اوور میں 18 رنز بھی رسید کیے۔ حتمی لمحات میں سریش رینا اور مہندر سنگھ دھونی کی ساجھے داری بننے والے 38 رنز بھارت کو فتح کی دہلیز تک پہنچا گئے۔ بھارت نے 18 ویں اوور کی پانچویں گیند پر ہدف حاصل کر لیا۔ انگلستان کی جانب سے ٹم بریسنن نے سب سے زیادہ 2 وکٹیں حاصل کیں جبکہ اسٹورٹ میکر اور لیوک رائٹ نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی۔ یووراج کو آل راؤنڈ کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

بیٹنگ (انگلینڈ)

بلے باز	1	2
مائیکل لمب	1	50
ایلیکس ہیلز	56	42
لیوک رائٹ	34	5
ائن مورگن	5	49*
سمیت پٹیل	24	9
جو بٹلر	33*	15*
ٹم بریسنن	0	-
جیمز ٹریڈویل	1*	-
شان میکر	-	-
ڈینی برگس	-	-
جیڈ ڈیرن بچ	-	-
جو روٹ	-	-
فاضل رنز	3	11
مجموعی	157	181

بالنگ

بالرز	1	2
جیڈ ڈیرن بچ	0/27	2/37
ٹم بریسنن	2/26	1/27
شان میکر	1/28	1/42
جیمز ٹریڈویل	0/31	1/27
ڈینی برگس	0/18	-
لیوک رائٹ	1/24	2/38

بیٹنگ (بھارت)

بلے باز	1	2
گوتم گمبھیر	16	17
اجنکا راہانے	19	3
ویرات کوہلی	21	38
یووراج سنگھ	38	4
سریش رائنا	26	35
مہندر سنگھ دھونی	29*	38
رویندر جدیجہ	0*	-
روی چندر ایشون	-	1
پائیوش چاولہ	-	0
اشوک ڈینڈا	-	-
پرویندر آوانا	-	-
روہیت شرما	-	24
فاضل رنز	14	17
مجموعی	158	177

بالنگ

بالرز	1	2
اشوک ڈینڈا	2/18	1/44
روی چندر ایشون	1/33	0/38
پرویندر آوانا	0/29	0/42
رویندر جدیجہ	0/22	-
پائیوش چاولہ	0/24	0/31
ویرات کوہلی	0/10	-
یووراج سنگھ	3/19	3/17

قسمت کے دھنی گپٹل کی سنچری نیوزی لینڈ کو جتوا گئی!!

محض ایک دن کے وقفے سے شائقین کرکٹ نے ایک اور ایسا ٹی ٹوئنٹی مقابلہ دیکھا، جس کا فیصلہ آخری گیند پر باؤنڈری کے ذریعے ہوا۔ ابھی انگلستان و بھارت کے درمیان سنسنی خیز معرکے کا لطف ہی ذہنوں میں باقی تھا کہ ایسٹ لندن میں نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ مقابلہ تقریباً انہی خطوط پر چلتا ہوا نیوزی لینڈ کی فتح پر منتج ہوا۔ جہاں مہمان نیوزی لینڈ نے مارٹن گپٹل کی تاریخی اننگز کی بدولت جنوبی افریقہ کو دوسرے ٹی ٹوئنٹی میں 8 وکٹوں سے شکست دے کر سیریز 1-1 سے برابر کر ڈالی۔ ایک ایسا مقابلہ، جس کا توازن کبھی ایک حریف کے پلڑے میں جھکا تو کبھی دوسرے کے حق میں، اور فیصلہ مقابلے کی آخری گیند تک جا پہنچا، جس پر نیوزی لینڈ کو فتح کے لیے 4 رنز کی ضرورت تھی اور گپٹل نے روری کلین ویلٹ کی فل ٹاس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے نہ صرف نیوزی لینڈ کا بیڑا پار لگایا بلکہ اپنی سنچری بھی مکمل کر لی۔ وہ 101 رنز بنا کر ناقابل شکست میدان سے لوٹے۔ جنوبی افریقہ کے خوبصورت لیکن انتہائی کم استعمال ہونے والے میدانوں میں سے ایک بفیلو پارک، ایسٹ لندن میں ہزاروں تماشائیوں نے بین الاقوامی ٹی ٹوئنٹی کی سنسنی کا تجربہ اٹھایا۔ گو کہ نتیجہ غالب اکثریت کے لیے مایوس کن تھا، لیکن یہ گھمسان کا رن انہیں تا عمر یاد رہے گا۔ پہلے مقابلے میں بدترین شکست کھانے کے بعد نیوزی لینڈ کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنی اہمیت و اہلیت کو ظاہر کرے اور اسی مقصد کے لیے اس نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ جنوبی افریقہ نے کپتان فیف ڈو پلیسس کی 63 رنز کی عمدہ اننگز اور ہنری ڈیویڈز کے شاندار 55 رنز کی بدولت اسکور بورڈ پر 165 رنز کا بھاری مجموعہ اکٹھا کیا۔ اننگز کے دوران بجلی کی فراہمی میں تعطل کے باعث میدان اندھیرے میں ڈوب گیا اور 52 منٹ کی تاخیر کے بعد جب دوبارہ مقابلہ شروع ہوا تو اسے 19 اوورز فی اننگز تک محدود کر دیا گیا۔ ڈو پلیسس نے 43 گیندوں پر ایک چھکے اور 8 چوکوں کی مدد سے 63 جبکہ دوسرا ٹی ٹوئنٹی مقابلہ کھیلنے والے ہنری ڈیویڈز نے محض 38 گیندوں پر ایک چھکے اور 7 چوکوں کی مدد سے 55 رنز بنائے۔ ڈیویڈز کی اننگز کا خاتمہ جمی نیشام کے ایک ناقابل یقین کیچ کی بدولت ہوا۔ بلاشبہ ایسے کیچ کرکٹ کی تاریخ میں شاذ و نادر ہی موجود ہوں گے۔ ڈیویڈز نے کور کے اوپر سے گیند کو باؤنڈری کی جانب اچھالا، نیشام مڈ آف سے الٹا دوڑے اور باؤنڈری کے قریب پوری قوت سے جست لگا کر نہ صرف کیچ تھام لیا بلکہ رسی سے قبل خود کو روکنے میں بھی کامیاب ہو گئے۔ ابتداء میں چند کیچ تھامنے میں ناکامی کے بعد نیشام کا یہ کیچ نیوزی لینڈ کے حوصلوں کو بڑھانے کا سبب بنا۔ ان دونوں بلے بازوں کے علاوہ ڈیویڈ ملر 33 رنز کے ساتھ نمایاں بلے باز رہے، جنہوں نے 18 گیندیں استعمال کیں اور 2 مرتبہ گیند کو چھکے اور اتنی ہی بار چوکے کی راہ دکھائی۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے ڈگ بریسویل 3 وکٹوں کے ساتھ سب سے کامیاب بالر رہے۔ جواب میں نیوزی لینڈ کا آغاز ہی بہت عمدہ تھا۔ راب نکول اور مارٹن گپٹل نے تقریباً دس اوورز تک ٹیم کو کسی وکٹ کا نقصان نہ پہنچنے دیا اور اسکور میں 76 رنز کا اضافہ بھی کیا۔ گو کہ رنز درکار رفتار سے قدرے سست روی سے بن رہے تھے، لیکن ابتدائی وکٹ کی مستحکم شراکت آنے والے بلے بازوں کے حوصلے باندھنے کے لیے کافی تھی۔ 76 رنز ابتدائی رفاقت اور پھر برینڈن میک کولم کے ساتھ 73 رنز کی شراکت داری میں غالب حصہ مارٹن گپٹل کا ہی تھا اوپننگ پارٹنرشپ میں راب نکول صرف 25 رنز اور دوسری وکٹ پر برینڈن میک کولم کا حصہ صرف 17 رنز کا تھا۔ یعنی رنز ایک ہی اینڈ سے بن رہے تھے جس پر مارٹن کھڑے تھے۔ انہوں نے تقریباً تمام ہی بالرز کو اپنے نشانے پر رکھا، خصوصاً اپنے کیریئر کا پہلا ٹی ٹوئنٹی کھیلنے والے آرون فانگیسو مارٹن گپٹل کی بے رحمانہ بلے بازی کا خوب نشانہ بنے۔ ان کے چار اوورز میں 42 رنز لوٹے گئے۔ گپٹل نے صرف اپنے بلے کی قوت اور حاضر دماغی ہی نہیں دکھائی بلکہ قسمت بھی ان کے ساتھ تھی۔ دو مرتبہ جنوبی افریقی فیلڈرز نے کیچ کے مشکل مواقع ضائع کیے، یہاں تک کہ جب ایک مرتبہ کیچ تھام لیا گیا تو گیند کو نو بال قرار دے دیا گیا جبکہ ایل بی ڈبلیو کے چند بہت قریبی معاملے بھی ان کے حق میں گئے۔ تمام تر نشیب و فراز سے گزرنے کے بعد بالآخر معاملہ آخری گیند پر جا ٹھہرا، جہاں نیوزی لینڈ کو 4 رنز کی ضرورت تھی۔ کلین ویلٹ کی جانب سے آف اسٹمپ سے باہر پھینکا گیا فل ٹاس نہ صرف نیوزی لینڈ کا بیڑا پار کرا گیا بلکہ مارٹن گپٹل کی پہلی ٹی ٹوئنٹی سنچری بھی مکمل کرا گیا۔ یوں وہ ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی میں جنوبی افریقہ کے رچرڈ لیوی کے بعد پہلے بلے باز بنے جنہوں نے ہدف کے تعاقب میں سنچری بنائی۔ گپٹل کی اننگز کا ایک شاندار پہلو یہ بھی تھا کہ وہ پورے 20 اوورز تک کریز پر کھڑے رہے، حالانکہ وہ پیٹ کے درد کی وجہ سے گزشتہ مقابلہ نہیں کھیل پائے تھے، لیکن اس مقابلے میں انہوں نے برق رفتار رننگ اور طاقتور ہٹنگ کے ذریعے اپنی بھرپور فٹنس ظاہر کی اور جب آخری گیند پر تمام تھکاوٹ کے ساتھ انہوں نے حتمی وار کرنا تھا تو وہ بھی کر گزرے۔ میچ کا بہترین کھلاڑی بھلا اور کون ہو سکتا تھا؟ مارٹن گپٹل!

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، جنوبی افریقہ با آسانی فتحیاب

قیادت کے بحران سے گزرنے کے بعد نیوزی لینڈ کا پہلا امتحان ہی ایک بھیانک خواب ثابت ہوا جب کنگزمیڈ، ڈربن کے خوبصورت میدان میں جنوبی افریقہ کا سامنا کرتے ہوئے وہ محض 86 رنز پر ڈھیر ہو گیا۔ یہ ٹی ٹوئنٹی کی مختصر تاریخ میں نیوزی لینڈ کا دوسرا کم ترین مجموعہ تھا۔ نیوزی لینڈ مئی 2010 میں سری لنکا کے خلاف 81 رنز پر آل آؤٹ ہو چکا ہے اور ڈربن میں وہ اس ہندسے سے کچھ ہی آگے جا پایا۔ لیکن آج حالات اس مقابلے سے کچھ زیادہ مختلف نہ تھے۔ نیوزی لینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور دو اوورز تک جدوجہد کرنے کے بعد جب اوپنرز پویلین لوٹے تو تمام ہی بلے باز یکے بعد دیگرے ہتھیار پھینکتے چلے گئے۔ راب نکول محض تین رنز بنانے کے بعد روری کلین ویلٹ کی گیند پر وکٹوں کے پیچھے کیچ دے بیٹھے جبکہ اگلے اوور میں دوسرے اوپنر پیٹر فلٹن ڈیل اسٹین کا نشانہ بنے۔ ان دو بھروسہ مند بلے بازوں کے جانے کے بعد جب برینڈن میک کولم اور جیمز فرینکلن یکے بعد دیگرے دو اوورز میں کلین ویلٹ اور راین میک لارن کی وکٹیں بنے تو نیوزی لینڈ کے لیے انتہائی گمبیر صورتحال پیدا ہو گئی۔ ایک لمحے تو ایسا محسوس ہوا کہ وہ 2008 میں کینیا کے قائم کردہ کم ترین ٹی ٹوئنٹی اسکور یعنی 67 تک بھی نہیں پہنچ پائے گا، جب محض 36 رنز پر اس کی 6 وکٹیں گر چکی تھیں۔ اس مرحلے پر کولن منرو اور جمی نیشام اسے ذلت آمیز ہندسے سے بچانے کے قریب لائے۔ یہ دونوں دہرے ہندسے میں پہنچنے والے پہلے بلے باز تھے۔ جبکہ اسکور کو 86 تک پہنچانے کا سہرا ڈوگ بریسویل کے سر رہا جنہوں نے 25 گیندوں پر ناقابل شکست 21 رنز بنائے۔ لیکن وہ دوسرے وکٹوں کے گرنے کے سلسلے کو نہ روک پائے اور پوری ٹیم 18.2 اوورز میں 86 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے روری کلین ویلٹ نے 18 رنز دے کر 3 جبکہ اسٹین، رابن پیٹرسن اور کرس موریس نے 2، 2 اور راین میک لارن نے ایک وکٹ حاصل کی۔ جنوبی افریقہ نے گو کہ ابتدائی اوور ہی میں رچرڈ لیوی کی وکٹ کھوئی لیکن 12.1 اوور میں با آسانی ہدف تک جا پہنچا۔ نئے کپتان فرانکو دو پلیسی 38 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے جبکہ کوئنٹن ڈی کوک نے 28 رنز بنائے۔ روری کلین ویلٹ کو شاندار بالنگ پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

بیٹنگ (نیوزی لینڈ)

بلے باز	1	2
راب نکول	3	25
پیٹر فلٹن	9	-
برینڈن میکلم	6	17
جیمز فرینکلن	0	-
کالن منرو	23	8*
کورے اینڈرسن	5	-
نیتھن میکلم	1	-
جمی نیشام	10	-
ڈگ بریسویل	21*	-
رونی ہیرا	5	-
مچل میکلینا ہن	0	-
مارٹن گپٹل	-	101*
فاضل رنز	3	18
مجموعی	86	169

بیٹنگ (جنوبی افریقہ)

بلے باز	1	2
ھنری ڈیویڈز	20	55
رچرڈ لیوی	0	5
فیف ڈوپلیسس	38*	63
کوئنٹن ڈی کوک	28*	1*
فرحان بہارالدین	-	5*
ڈیوڈ ملر	-	33
راب پیٹرسن	-	0
ریان میکلارین	-	-
ڈیل اسٹین	-	-
کرس موریس	-	-
روری کلینیو یلڈیٹ	-	-
مورنے مورکیل	-	-
آرون فنگیسو	-	-
فاضل رنز	1	4
مجموعی	87	165

بالنگ

بالرز	1	2
مچل میکلینا ہن	1/20	1/32
ڈگ بریسویل	0/21	3/33
رونی ہیرا	1/15	1/37
کورے اینڈرسن	0/11	0/21
نیتھن میکلم	0/7	0/23
راب نکول	0/11	0/7
جمی نیشام	0/2	-
جیمز فرینکلن	-	0/10

بالنگ

بالرز	1	2
ریان میکلارین	1/27	1/26
ڈیل اسٹین	2/13	-
روری کلینیو یلڈیٹ	3/18	0/35
کرس موریس	2/19	-
راب پیٹرسن	2/8	1/28
فیف ڈوپلیسس	0/0	-
مورنے مورکیل	-	0/29

وینکٹ لکشمن آسٹریلیا کے بالرز کے لئے دردِ سر بنے رہے!!

گزشتہ سال بھارت کے عالمی نمبر ایک کے درجے پر پہنچنا دراصل ایک طویل سفر کا نقطہ عروج تھا اور اس سفر میں جن کھلاڑیوں نے رہنما کا کردار ادا کیا، ان میں وینکٹ سائے لکشمن المعروف وی وی ایس لکشمن کا کردار ہرگز نہیں بھلایا جاسکتا جو 1974 میں آج ہی کے دن سرزمین ہند کے مردم خیز خطے شہر حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ زندگی کی 38 بہاریں دیکھنے والے لکشمن نے چند ماہ قبل ہی دنیائے کرکٹ کو خیر باد کہا ہے۔ یکے بعد دیگرے راہول ڈریوڈ اور لکشمن جیسے پائے کے بلے بازوں کے چلے جانے سے کم از کم طویل طرز کی کرکٹ میں بھارت کو اپنی قوت بحال کرنے میں عرصہ لگ سکتا ہے۔ 16 سالہ بین الاقوامی کیریئر میں لکشمن نے 134 ٹیسٹ مقابلوں میں بھارت کی نمائندگی کی اور 45.97 کے شاندار اوسط کے ساتھ 8781 رنز بنائے لیکن جو چیز ان کو اپنے ہم عصر بلے بازوں سے ممتاز کرتی تھی، وہ بہترین ٹیموں کے خلاف فتح گر کارکردگی ہے۔ اک ایسی ٹیم میں جس کے دو مایہ ناز ترین بلے بازوں سچن تنڈولکر اور راہول ڈریوڈ کے بارے میں ناقد یہ کہتے بھی نہیں چوکتے کہ وہ صرف ذاتی ریکارڈز کے لیے کھیلتے ہیں، ٹیم کی فتح ان کا مطمع نظر نہیں ہوتا، لکشمن کی موجودگی دراصل بھارت کی فتح کی ضامن تھی۔ اور ان کی بہترین اننگز کسی معمولی یا ہم پلہ ٹیم کے خلاف نہیں بلکہ آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ جیسے سخت ترین حریفوں کے خلاف تھیں۔ یہ وجہ ہے کہ لکشمن کو آسٹریلیا کا دشمن کہا جاتا تھا۔ حالانکہ ان کے کیریئر کا بیشتر حصہ وہ تھا جب آسٹریلیا بلا شرکت غیرے دنیائے کرکٹ پر حکمرانی کر رہا تھا لیکن لکشمن نے عالمی قوت کو بھرپور انداز میں چیلنج کیا اور کیریئر کی 17 میں 6 سنچریاں اسی حریف کے خلاف جڑیں۔ انہوں نے اپنے کیریئر میں 56 ٹیسٹ نصف سنچریاں بنائیں۔ 2001 میں کولکتہ کے تاریخی میدان میں ان کی 281 رنز کی اننگز بلاشبہ گزشتہ دہائی کی بہترین باریوں میں شمار کی جاسکتی ہے۔ آسٹریلیا مسلسل 17 ویں ٹیسٹ فتح حاصل کرنے جا رہا تھا اور پہلی اننگز میں 445 رنز جڑنے کے بعد جب بھارت کو 171 رنز پر آؤٹ کر کے فالو آن پر مجبور کیا تو شاید کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ یہاں سے بھارت میچ بچا لے جائے گا۔ لیکن لکشمن نے ڈریوڈ کے ساتھ مل کر ایسا کر دکھایا۔ پانچویں وکٹ پر دونوں بلے بازوں نے 376 رنز کی زبردست رفاقت قائم کی جس کے دوران لکشمن نے بھارت کی جانب سے سب سے طویل ترین اننگز کھیلنے کا ریکارڈ قائم کیا اور 281 رنز بنائے۔ یہ ریکارڈ بعد ازاں وریندر سہواگ نے ٹرپل سنچری بنا کر توڑا۔ بدقسمتی سے بھارت کی جانب سے پہلی ٹرپل سنچری کا اعزاز لکشمن کو نہ مل سکا، اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو 1958 میں حنیف محمد کے بعد تاریخ کے دوسرے بلے باز ہوتے جنہیں دوسری اننگز میں ٹرپل سنچری بنانا نصیب ہوتا۔ بہرحال، ان کی اس اننگز نے بھارت کی فتح کی راہ ہموار کی اور ہربھجن سنگھ نے آسٹریلوی تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ یوں بھارت نے آسٹریلیا کی مسلسل فتوحات کے آگے بند باندھتے ہوئے کولکتہ اور پھر چنئی میں سنسنی خیز فتح حاصل کر کے سیریز جیت لی اور یہ سب لکشمن کی اس جرات مندانہ اننگز کی بدولت ممکن ہوا۔ لکشمن نے اپنے ٹیسٹ کیریئر کی دوسری بہترین باری بھی آسٹریلیا ہی کے خلاف کھیلی، جب انہوں نے اکتوبر 2008 میں دہلی کے فیروز شاہ کوٹلہ اسٹیڈیم میں ناقابل شکست ڈبل سنچری بنائی۔ اک ایسے عہد میں جب آسٹریلیا کو گلین میک گرا اور شین وارن جیسے عظیم گیند بازوں کی خدمات حاصل تھیں، حیران کن طور پر لکشمن کی کیریئر کی 7 بہترین اننگز میں سے 5 آسٹریلیا ہی کے خلاف تھیں۔ آسٹریلیا کے خلاف انہوں نے 49.67 کے بہترین اوسط سے مجموعی طور پر 2434 رنز بنائے۔ ان کے کیریئر کی دیگر یادگار اننگز میں دسمبر 2010 میں جنوبی افریقہ کے خلاف ڈربن میں کھیلی گئی باری بھی شامل تھی، جب دوسری اننگز میں 93 پر 5 کھلاڑی آؤٹ ہو جانے کے بعد لکشمن کی 96 رنز کی اننگز نے مقابلے کو جنوبی افریقہ کی گرفت سے نکال لیا اور بعد ازاں 303 رنز کے ہدف کے تعاقب میں جنوبی افریقہ 215 پر ڈھیر ہو گیا۔ یوں بھارت سیریز میں شکست سے بچ گیا۔

لکشمن نے اپنے دیگر ساتھیوں یعنی ڈریوڈ، سچن اور سہواگ کی طرح رنز کے اتنے انبار تو نہ لگائے لیکن بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ بھارت کی چند یادگار فتوحات میں جتنا بڑا حصہ لکشمن کا ہے، ان میں سے کسی بلے باز کا نہ ہوگا۔

لکشمن کے کیریئر پر ایک نظر

فارمیٹ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
ٹیسٹ	134	225	8781	281	45.97	17	56
ون ڈے	86	83	2338	131	30.76	6	10

وینکٹ لکشمن کی ہر ملک کے خلاف کارکردگی

بمقابلہ	میچ	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50
آسٹریلیا	29	54	2434	281	49.67	6	12
بنگلہ دیش	3	4	117	69*	39.00	1	0
انگلینڈ	17	28	766	75	30.64	0	6
نیوزی لینڈ	10	17	818	124*	58.42	2	6
پاکستان	15	25	775	112*	43.06	1	6
جنوبی افریقہ	19	31	976	143*	37.53	1	6
سری لنکا	13	22	900	104	47.36	2	8
ویسٹ انڈیز	22	36	1715	176*	57.16	4	11
زمبابوے	6	8	280	140	40.00	1	0

ایک ٹیسٹ میچ میں 19 وکٹیں! جم لیکر کا ناقابل یقین ریکارڈ!!

کرکٹ ہمہ وقت اعداد و شمار کا کھیل ہے۔ اتنے ریکارڈز شاید ہی دنیا کے کسی کھیل میں بنتے اور ٹوٹتے ہوں لیکن کرکٹ کی تاریخ کے چند ہی ریکارڈز ایسے ہیں جنہیں ناقابل عبور تو نہیں کہا جاسکتا لیکن وہ اتنے طویل عرصے سے قائم و دائم ہیں کہ ان کا ٹوٹنا مشکل نظر آتا ہے۔ جس طرح پاکستان کے حنیف محمد کی دوسری اننگز میں ٹرپل سنچری اپنی نوعیت کا واحد واقعہ ہے بالکل اسی طرح انگلستان کے جم لیکر کی ایک میچ میں 19 وکٹیں بھی نرالا کارنامہ ہے جو انہوں نے 1956ء میں انجام دیا اور آج 56 سال گزر جانے کے باوجود یہ ریکارڈ جوں کا توں قائم ہے۔ مقابلہ 1956ء کی ایشیز سیریز کا چوتھا ٹیسٹ جو مانچسٹر کے تاریخی میدان اولڈ ٹریفرڈ میں کھیلا گیا۔ یہاں انگلستان نے جم لیکر کی کارکردگی کی بدولت اننگز اور 170 رنز کے بھاری مارجن سے فتح حاصل کی اور سیریز میں 2-1 کی برتری حاصل کی۔ پورے میچ میں صرف ایک وکٹ ان کی دسترس میں آنے سے رہ گئی جو پہلی اننگز میں تھی، جہاں انہوں نے 37 رنز دے کر 9 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا اور وہ ساتھی اسپنر ٹونی لاک کو ملی۔ اس اننگز میں جم لیکر نے محض 22 گیندوں پر 8 رنز دے کر آسٹریلیا کی آخری 7 وکٹوں کو ٹھکانے لگایا اور حریف ٹیم کی اننگز کا خاتمہ کر دیا پہلی اننگز میں ایک وکٹ سے محروم ہو جانے کا ارمان لیکر کو ہوا تو ہوگا لیکن انہوں نے اگلی یعنی میچ کی دوسری ہی اننگز میں اس کو بھی پورا کر ڈالا اور تمام کی تمام آسٹریلوی وکٹیں ہتھیا لیں دونوں اننگز میں ان کی بالنگ شکار بننے والوں میں چند لیجنڈری نام بھی شامل تھے، جیسا کہ نیل ہاروے، کیتھ ملر اور رچی بینوڈ۔ دوسری اننگز میں انہوں نے تمام 10 وکٹیں صرف 53 رنز دے کر حاصل کیں اور یوں کرکٹ کی تاریخ کے پہلے بالر بن گئے جنہوں نے اننگز میں 10 کی 10 وکٹیں حاصل کیں اور ساتھ ساتھ 19 وکٹیں حاصل کر کے ایسا کارنامہ انجام دیا جو آج بھی بڑے سے بڑے گیند باز کی دسترس سے باہر ہے۔ یہ آج بھی ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ کی بہترین بالنگ ہے۔ انہوں نے دسمبر 1913ء میں انگلستان کے سڈنی بارنیس کا جنوبی افریقہ کے خلاف قائم کردہ 17 وکٹوں کا ریکارڈ توڑا۔ گو کہ جم لیکر کا میچ میں 19 وکٹیں حاصل کرنے کا ریکارڈ آج بھی موجود ہے اور کوئی بھی بالر اس کے قریب بھی نہیں پھٹک پایا لیکن بھارت کے انیل کمبلے نے 1999ء میں ان کا اننگز میں تمام وکٹیں حاصل کرنے کا ریکارڈ ضرور برابر کیا۔ کمبلے نے 7 فروری 1999ء کو دہلی کے تاریخی فیروز شاہ کوٹلہ میدان میں روایتی حریف پاکستان کے خلاف یہ کارنامہ انجام دیا اور بھارت کو 212 رنز کی بھاری فتح سے ہمکنار کرنے اور سیریز برابر کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یوں 43 سال تک قائم رہنے کا بعد جم لیکر کا ایک ریکارڈ تو ٹوٹا لیکن دوسرا ریکارڈ آج بھی اپنی جگہ برقرار ہے۔ ایک دو گیند بازوں کو جرات ہوئی کہ وہ اس ریکارڈ کے قریب جائیں جن میں بھارت کے ہی نریندر ہروانی ہیں جنہوں نے اپنے کیریئر کے پہلے ہی ٹیسٹ میں 16 وکٹیں حاصل کیں۔ یہ کسی بھی کھلاڑی کی ڈیبیو پر سب سے عمدہ کارکردگی تھی۔ انہوں نے ویسٹ انڈیز کے خلاف جنوری 1988ء میں کھیلے گئے مدراس ٹیسٹ میں 136 رنز دے کر 16 کھلاڑیوں کو اپنا شکار بنایا۔ جن میں پہلی اننگز میں 61 رنز دے کر 8 اور دوسری اننگز میں 75 رنز دے کر اتنی ہی وکٹیں شامل تھیں۔ البتہ ان کا کیریئر بہت زیادہ طویل ثابت نہیں ہوا اور وہ 17 ٹیسٹ مقابلوں میں بھارت کی نمائندگی کر پائے، جس میں مجموعی طور پر 66 وکٹیں ان کے نام رہیں۔ ان کے علاوہ دور جدید میں عظیم اسپنر متیاہ مرلی دھرن بھی 16 کے ہندسے تک پہنچے جنہوں نے اگست 1998ء میں اوول کے تاریخی ٹیسٹ میں، جو سیریز کا واحد مقابلہ تھا، میں پہلی اننگز میں سات اور دوسری اننگز میں 9 وکٹیں حاصل کیں۔ وہ جم لیکر کا اننگز میں تمام وکٹیں حاصل کرنے کا ریکارڈ توڑ سکتے تھے لیکن حریف کپتان ایلک اسٹیورٹ کے رن آؤٹ نے معاملہ بگاڑ دیا ورنہ ہو سکتا تھا کہ تمام ہی وکٹیں مرلی کی گود میں آگرتیں اور یہ تمام 9 وکٹیں انہوں نے صرف 65 رنز دیے اور 10 وکٹوں کی تاریخی فتح حاصل کی۔ بہرحال اس عظیم اسپنر جم چارلس لیکر نے کل 46 مقابلوں میں انگلستان کی نمائندگی کی اور 21.24 کے شاندار اوسط سے 193 وکٹیں حاصل کیں۔ انہوں نے 3 مرتبہ میچ میں 10 اور 9 مرتبہ اننگز میں 5 وکٹیں حاصل کیں۔ آسٹریلیا نے اولڈ ٹریفرڈ کے اس تاریخی ٹیسٹ کے بعد پچ پر اعتراضات اٹھائے اور چند حلقوں کی جانب سے الزام بھی لگایا گیا کہ اسپن بالرز کو مدد دینے کے لیے اس پچ کو مکمل طور پر تیار نہیں کیا گیا لیکن انگلستان کے کپتان این جانسن نے کہا کہ جب تنازع کی دھول بیٹھ جائے گی اور ان معاملات کو لوگ بھول جائیں گے تب لیکر کی بالنگ ہمیشہ زندہ رہے گی۔

کھلاڑیوں کی خودکشی کا خطرہ

ایشیا کپ سے اخراج کے بعد ہم فوری طور پر انگلستان روانگی کے لیے تیار تھے انگلش کرکٹ بورڈ نے کمال مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آسٹریلیا کے خلاف ہماری ہوم سیریز کی میزبانی کی، جس کے بعد ہمیں مزید قیام کرنا تھا اور انگلستان کے خلاف کھیلنا تھا ہم نے آسٹریلیا کے خلاف دو ٹی ٹوئنٹی میچز کھیلے اور دونوں جیتے کیونکہ میں نے ٹیسٹ نہیں کھیلنے تھے، اس لیے میں درمیانی عرصے میں وطن واپس آ گیا اور انگلستان کے خلاف کھیلنے کے لیے دوبارہ واپس گیا، اور یہ وہ موقع تھا جب برطانوی کے خبری چینل میچ فکسنگ کے الزامات نشر کر رہے تھے ایک مرتبہ پھر تمام معاملات بگڑ گئے مجھے نئے لڑکوں سے یہ توقع نہ تھی میں سوچ رہا تھا کہ کس قسم دے لڑکے نیں؟ (ترجمہ: میں سوچ رہا تھا کہ کس قسم کے لڑکے ہیں؟) انہیں اپنے کھیل اور اپنے ملک کی نمائندگی پر فخر نہیں تھا؟ یہ بڑی مایوس کن صورتحال تھی۔ میچ فکسنگ کے مستقل الزامات بہت پریشان کن تھے کہ کبھی کبھار مجھے ایسا لگتا میں میدان میں ننگا کھڑا ہوں یہ ٹیم میں ویسی واپسی نہیں تھی جس کا میں خواہشمند تھا بجائے اپنے کھیل کا لطف اٹھانے کے، مجھے اپنی ٹیم کے بارے میں فضول باتیں سننے کو ملیں میں شدت سے خواہشمند تھا کہ ہم اچھا کھیلیں، خصوصاً عالمی کپ کی تیاری میں، لیکن میں حوصلے پست ہونے کے خلاف بھی جدوجہد کر رہا تھا میں نے نوجوان کھلاڑیوں کی رہنمائی کی کوششیں شروع کر دیں لیکن اب مجھے معلوم نہ تھا کہ کس پر اعتماد کیا جائے اور کس پر نہیں میری ٹیم میرے سامنے بکھر رہی تھی۔ لارڈز میں ایک ون ڈے میچ کے دوران پال کولنگ ووڈ میرے قریب آیا اور کہا شعیب، کیا تم اندھے ہو؟ تمہاری پوری ٹیم میچ فکسنگ میں ملوث ہے! مجھ مشتعل مزاج کا جواب تھا پال، اگر تم کچھ جانتے ہو تو مجھے بتاؤ۔ اس نے جواب دیا، شعیب ہم نے بطور کھلاڑی ہمیشہ تمہاری عزت کی ہے کیونکہ تم نے کبھی کھیل کے ساتھ دھوکہ نہیں کیا، لیکن تمہاری ٹیم کرتی ہے۔ میرا مسلسل یہی جواب تھا کہ کون ہے ایسا؟ اس کا لہجہ واضح طور پر تلخ تھا اور یہ دعویٰ اس کی زبان پر تھا کہ میں بالکل اندھا ہوں بعد ازاں میں نے مایوسی کے عالم میں نیٹ سیشن کے دوران دیکھا کہ جوناتھن ٹراٹ نے وہاب ریاض کے منہ پر تھپڑ مارا اور اسے فکسر کہا ٹیم انتظامیہ پولیس کے پاس شکایت درج کرانا چاہتی تھی لیکن اس لیے نہ کی کہ معاملات مزید خراب ہو جاتے اور ہو سکتا تھا دورے کا ہی خاتمہ ہو جاتا جو ویسے ہی کچے دھاگے سے بندھا ہوا تھا انگلش کھلاڑی واضح طور پر غصے میں تھے اور ہمیں کھیل کے دوران فکسر کہتے رہے بڑے نازک حالات میں ہم کھیلے وہ ٹورنامنٹ میری صرف ایک خواہش تھی کہ بس ہم جیت جائیں ہمیں بہت زیادہ امید ہو گئی تھی جب سیریز 2-2 سے برابر ہوئی میں خود سے کہتا رہا کہ اپنی پوری جان لڑا دو اور پریشان مت ہو، لیکن یہ مشکل تھا۔ میری خواہش تھی کہ ہم جیت جاتے تو ہماری بدنامی تھوڑی کم ہو جاتی۔ جب الزامات سرعام ہو گئے تو انتظامیہ نے ٹیم کی زباں بندی کر دی۔ ہم قیدیوں کی طرح تھے، جنہیں آزادانہ گھومنے پھرنے کی اجازت نہ تھی میں بہت گھبرایا ہوا تھا میں بمشکل ہی واپس آیا اور مختلف واہموں اور وسوسوں میں گھرا ہوا کہ کوئی مجھے اس ہنگامے میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہا ہے مجھے ڈوپ نتائج کے بارے میں پریشانی لاحق تھی اس لیے میں نے اپنے ہوٹل میں کچھ بھی کھانے پینے سے انکار کر دیا، اور کوئی بھی مشروب پینے سے پہلے اسے دبا کر دیکھتا کہ اس میں کہیں کسی انجکشن کا سوراخ تو نہیں ہے، جس کے ذریعے مشروب میں کچھ ملایا گیا ہو، جو بعد میں میری رگوں میں دوڑنے لگے؟ میں کسی قابل بھروسہ دوست کو پکڑتا اور کسی مخصوص ریستوراں میں جا کر فوری طور پر کھانا کھا کر واپس ہوٹل پلٹتا یہ سب اس لیے کیونکہ ہمارے اردگرد بہت اجنبی لوگ پھر رہے تھے، جنہیں ٹیم اور انتظامیہ سے کچھ لینا دینا نہیں تھا مجھے چند کھلاڑیوں کے ساتھ وہ گفتگو یاد ہے کہ ہم اس مشتبہ صورتحال سے کتنے پریشان تھے ہمیں یہ تک پریشانی تھی کہ صفائی ستھرائی کرنے والی لڑکیاں ہم پر آبرو ریزی کی تہمت نہ لگا دیں۔ ہو سکتا ہے آپ کو حیرت ہو رہی ہو لیکن یہی وہ حقیقی صورتحال تھی جس کا ہمیں سامنا تھا ٹیم کے ایک کے بعد دوسرے کھلاڑی پر میچ فکسنگ کے الزامات لگ رہے تھے اور انگلش کھلاڑی ہمارے خلاف کھیلتے ہوئے خوش نہیں تھے ہمیں معلوم نہ تھا کہ دورہ جاری رہے گا یا نہیں، کیونکہ اس کے خاتمے کی افواہیں گردش میں تھیں بالآخر دورہ اس لیے بچ گیا کہ انگلش بورڈ کو مالی طور پر بہت زیادہ نقصان ہو جاتا اور جہاں تک مجھے اپنے بارے میں خطرات لاحق تھے وہ یہ تھے کہ دورہ ختم ہونے کے بعد شاید مجھے دوبارہ کبھی ٹیم میں شامل نہیں کیا جائے گا خوف کی انتہاؤں پر ہونے کے باوجود ہمیں بہرحال کھیلنا تھا۔ ان تمام مراحل میں آئی سی سی کے زیر نظر تینوں لڑکے اپنے کمروں میں بند رہے اور کچھ بھی کھانے پینے سے انکار کر دیا ہر کوئی پریشان ہو گیا اور ہمارے سیکورٹی انچارج میجر نجم کو ان پر نظریں رکھنے کا حکم دیا گیا وہ تیرہ دنوں تک 24 گھنٹے ان کے ساتھ رہے، کہ کہیں وہ کوئی بے وقوفانہ حرکت نہ کر ڈالیں، یہاں تک کہ خودکشی بھی۔ انہوں نے کھلاڑیوں کو پانی پلانے کے لیے واقعتاً جبڑے کھول کر ان کے منہ میں پانی انڈیلا۔ میجر نجم نے ان دنوں کے بارے میں اپنا ایک مشاہدہ مجھ سے بھی بیان کیا جو دلچسپ ہے انہوں نے کہا کہ دو لڑکے، سلمان بٹ اور محمد عامر، بہت تناؤ میں اور ذہنی طور پر پریشان تھے، جبکہ محمد آصف ان تینوں میں سب سے زیادہ پرسکون تھا مجھے یہ سن کر کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ آصف ماضی میں بھی غلط کاموں میں پکڑا گیا تھا وہ مجرمانہ ریکارڈ کا حامل تھا وہ پرسکون رہا اور کہتا رہا، چھڈو جی، کوئی مسئلہ نہیں اے۔ جب وہ پاکستان آیا تو اس نے دیگر ساتھیوں کے برخلاف اپیل بھی نہیں کی۔ سلمان بٹ نے مجھے بتایا کہ اسے یقین نہیں آ رہا کہ کیا ہو رہا ہے اور اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ایک ڈراؤنے خواب میں ہے میں نے کہا، نہیں، یہ حقیقت ہے اور اگر تم معصوم ہو، تو آئی سی سی کا سامنا کرو، اور سب کو ہلا کر رکھ دو اب تک اس نے میرے مشورے پر عمل نہیں کیا۔

عمران خان دنیائے کرکٹ کے عظیم آل راؤنڈرز میں شمار کیئے جاتے رہیں گے!

اگر پوچھا جائے کہ پاکستان کرکٹ کی تاریخ میں سے صرف ایک کھلاڑی کو عظمت کے درجے پر فائز کریں تو میرے خیال میں 100 فیصد ووٹ عمران خان کے حق میں جائیں گے۔ وہ کپتان تقریباً دو دہائیوں تک شائقین کرکٹ کے دلوں کی دھڑکن بنا رہا، اس حالت میں کرکٹ کو خیر باد کہا کہ ایک ہاتھ میں عالمی کپ تھا اور دوسرے میں ملک کے عوام کے لیے ایک ایسے ہسپتال کا تحفہ جہاں سرطان کے مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا۔ وہ 40 سالہ عمران خان کی زیر قیادت ٹیم ہی تھی جس نے عالمی کپ 1992 کے ابتدائی مرحلے میں پے در پے شکستیں کھانے کے بعد، اس وقت خاک تلے سے سر اٹھایا، جب وہ ٹورنامنٹ سے تقریباً باہر ہو چکی تھی۔ عمران کے دیوار سے لگے شیروں نے ایسا جوابی حملہ کیا کہ پھر کوئی ان کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکا۔ یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں کہ عمران خان کی کرشماتی شخصیت ہی تھی جس نے پاکستان میں کرکٹ کو طبقہ اشرافیہ کے کھیل سے نکال کر ایک عوامی کھیل بنایا۔ 25 نومبر 1952 کو لاہور میں جنم لینے والے عمران خان پاکستان کرکٹ کی پہلی شخصیت تھے جو ایک مقبول عام ہوئے۔ ان سے قبل کھلاڑی صرف کرکٹ میں دلچسپی رکھنے والے افراد ہی میں مقبول ہوتے تھے لیکن عمران گھر، گھر مقبول نام بنے، چاہے کوئی کھیل کو پسند کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو لیکن عمران کو ضرور جانتا تھا۔ ان کا دلکش رن اپ اور گیند پھینکنے سے قبل جست کے ساتھ لاکھوں بلکہ کروڑوں دل دھڑکتے تھے۔ پھر ان کی اندر آتی گیند جب بڑے بڑے بلے بازوں کی وکٹیں اڑا لے جاتی تو گویا پاکستانی شائقین جھوم اٹھتے۔ اپنے وقت کے بڑے بڑے بلے بازوں کو انہوں نے ریورس سوئنگ گیندوں پر دھول چاٹنے پر مجبور کیا۔ گو کہ ان کے بین الاقوامی کیریئر کا آغاز 1971 میں انگلستان کے خلاف ہوا لیکن یہ آکسفورڈ سے گریجویشن کی تکمیل کے بعد 1976 میں وطن واپسی تھی جس نے ان کو قومی کرکٹ ٹیم میں مستقل مقام عطا کیا۔ یہاں تک کہ 80 کی دہائی کے اوائل میں یہ اپنے عروج پر پہنچ گئے۔ خصوصاً 1982 عمران کے کیریئر کا کامیاب ترین سال تھا جب انہیں قیادت بھی سونپی گئی۔ بحیثیت قائد دوسرے ہی ٹیسٹ میں لارڈز کے میدان میں پاکستان کی تاریخی فتح میں کلیدی کردار ادا کیا یہ 28 سال کے طویل عرصے بعد انگلش سرزمین پر پاکستان کی پہلی جیت تھی۔ مذکورہ سال محض 9 ٹیسٹ مقابلوں میں 13.29 فیصد کے شاندار اوسط سے 62 وکٹیں حاصل کیں۔ یہ ایک سال میں کم از کم 50 ٹیسٹ وکٹیں حاصل کرنے والے بالرز کے لیے بہترین اوسط کا عالمی ریکارڈ ہے۔ اسی سال میں بھارت کے دورہ پاکستان کے دوران 6 ٹیسٹ میچز میں 40 وکٹیں حاصل کیں۔ جس میں کراچی اور فیصل آباد کے ٹیسٹ مقابلوں میں 11، 11 وکٹیں حاصل کرنے کا کارنامہ بھی شامل ہے۔ بحیثیت کپتان عمران خان نے 48 ٹیسٹ مقابلے کھیلے، 14 میں ٹیم فتح سے ہمکنار ہوئی، 8 ہارے جبکہ بقیہ 26 بغیر کسی نتیجے تک پہنچے ختم ہوئے۔ ایک روزہ مقابلوں میں 139 میچز میں قیادت کی، 77 جیتے اور 57 ہارے جبکہ ایک برابری کی سطح پر ختم ہوا۔ وہ آل راؤنڈرز ڈبل کے بھی حامل تھے یعنی ٹیسٹ میں 3 ہزار رنز اور 300 وکٹیں حاصل کرنے والے کھلاڑی۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں ویسٹ انڈیز کے عظیم کھلاڑی سر گیری سوبرز کے بعد دوسرا سب سے بڑا آل راؤنڈر تسلیم کیا جاتا ہے۔

عمران خان کا تقابل، چند عظیم آل راؤنڈرز سے

کھلاڑی	ٹیسٹ	رنز	اوسط	100	وکٹیں	اوسط	5w
گیری سوبرز	93	8032	57.78	26	235	34.03	6
عمران خان	88	3807	37.69	6	362	22.81	23
ایئن بوتھم	102	5200	33.54	14	383	28.40	27
رچرڈ ہیڈلی	86	3124	27.16	2	431	22.29	36
کپل دیو	131	5248	31.05	8	434	29.64	23

1987 میں عمران خان ہی کی زیر قیادت پاکستان نے بھارت اور انگلستان کی سرزمین پر اپنی پہلی ٹیسٹ سیریز جیتیں جبکہ ویسٹ انڈیز جو اس وقت کالی آندھی کہلاتا تھا کے خلاف تاریخی فتح بھی حاصل کی۔ لیکن 1987 کے عالمی کپ سے قومی ٹیم کے مایوس کن انداز میں اخراج نے انہیں دلبرداشتہ کر دیا اور وہ دنیائے کرکٹ کو خیر باد کہہ گئے لیکن عوامی اصرار اور پھر صدر مملکت ضیاء الحق کے باضابطہ مطالبے پر ایک مرتبہ پھر باگ ڈور سنبھالی اور چند یادگار فتوحات کے بعد بالآخر اگلے عالمی کپ میں پاکستان کو چیمپئن بنا دیا۔ اب ایک نظر انفرادی اعداد و شمار پر، عمران خان نے 88 ٹیسٹ اور 175 ایک روزہ مقابلوں میں ملک کی نمائندگی کی اور گیند کے ساتھ ساتھ بلے سے بھی اپنی کارکردگی کا جادو جگایا۔ ٹیسٹ میں 37.69 کے شاندار اوسط سے 3807 رنز بنائے جبکہ ایک روزہ میں اوسط 33.41 تھا اور رنز کی تعداد 3709۔ ٹیسٹ میں 6 اور ایک روزہ میں ایک سنچری بنائی جبکہ بالترتیب دونوں طرز میں 18 اور 19 مرتبہ نصف سنچریاں بھی بنائیں۔ بالنگ میں عمران خان نے ٹیسٹ میں صرف 22.81 کے اوسط سے 362 وکٹیں حاصل کیں جن میں 23 مرتبہ اننگز میں پانچ یا زائد وکٹیں اور 6 مرتبہ میچ میں 10 یا زائد وکٹیں حاصل کرنے کے کارنامے شامل ہیں۔ ایک روزہ میں بھی اتنے ہی کارآمد بالر تھے۔ 26.61 کے عمدہ اوسط سے آپ نے کیریئر میں 182 وکٹیں حاصل کیں اور ایک مرتبہ 5 یا زائد وکٹیں حاصل کیں۔ عمران خان کو بین الاقوامی کرکٹ کونسل نے جولائی 2010 میں کرکٹ ہال آف فیم میں شامل کیا۔ کرکٹ چھوڑنے کے عرصہ بعد قومی سیاست میں قدم رکھا اور پاکستان تحریک انصاف کے نام سے ایک جماعت بنائی جس کی جانب سے آپ 2002 کے انتخابات میں اپنے آبائی حلقے میانوالی سے قومی اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوئے۔ اب عمران خان کا مقصد ملک سے بدعنوانی کا خاتمہ اور بلاتفریق انصاف کی فراہمی ہے اور اس کے لیے ان کی نظریں آئندہ انتخابات پر مرکوز ہیں۔ سیاست کے میدان میں عمران خان کامیاب ہوں یا نہ ہوں، لیکن کرکٹ میں ان جیسا کھلاڑی شاید ہی دوبارہ سرزمین پاک پر جنم لے سکے۔

عمران خان ٹیسٹ بیٹنگ

فارمیٹ	میچ	رنز	بہترین	اوسط	100	50	کیچ
ٹیسٹ	88	3807	136	37.69	6	18	28
ون ڈے	175	3709	102*	33.41	1	19	36

عمران خان ٹیسٹ بالنگ

فارمیٹ	گیندیں	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	19458	8258	362	8/58	22.81	2.54	23
ون ڈے	7461	4844	182	6/14	26.61	3.89	1

گال ٹیسٹ میں 12 سال پرانی کہانی یکسر مختلف۔۔۔۔

صرف 12 سالوں میں حالات کس قدر بدل گئے ہیں 24 جون 2000 میں گال کے اسی میدان پر پاکستان اور سری لنکا مد مقابل تھے، اور اب یعنی 2012 سے قطع نظر مہمان پاکستان غالب پوزیشن میں تھا کیونکہ اس وقت 2000 میں حالات بالکل مختلف تھے۔ پاکستان کو وسیم اکرم اور وقار یونس جیسے عظیم گیند بازوں کی خدمات حاصل تھیں، اور انہیں عبدالرزاق اور اظہر محمود جیسے آل راؤنڈر کا ساتھ۔ بلے بازی میں پاکستان سعید انور، یوسف یوحنا جو بعد میں محمد یوسف ہو گئے، انضمام الحق اور یونس خان جیسے بلے بازوں کا حامل تھا۔ گو کہ سری لنکا بھی بڑی قوت تھا جس کے بعد سنتھ جیا سوریا، اروندا ڈی سلوا، مہیلا جیاوردنے، ارجنا راناتنگا اور مرلی دھرن جیسے کھلاڑی تھے لیکن ٹیم اندرونی خلفشار کا شکار تھی۔ اروندا ڈی سلوا اور ارجنا راناتنگا جیسے کھلاڑیوں کی موجودگی میں قیادت سنتھ جیا سوریا کے پاس تھی لیکن پاکستان معین خان کی کپتانی میں سیریز پر اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا اور سری لنکا کو ایک اننگز اور 163 رنز کے بھاری مارجن سے میچ کے ساتھ سیریز بھی گنواتے ہی بنی۔ پہلے روز سری لنکا نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا تو اسے وقار یونس اور وسیم اکرم کی تباہ کن گیند بازی کا سامنا کرنا پڑا اور پھر نوجوان عبدالرزاق نے ہیٹ ٹرک کر کے سری لنکا کو ڈھیر کر دیا۔ عبد الرزاق ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں سب سے کم عمر میں ہیٹ ٹرک کرنے والے بالر بنے اور سری لنکا کی پہلی اننگز 181 رنز پر تمام ہوئی۔ انہوں نے تین مسلسل گیندوں پر ریمش کالوو تھارنا، رنگانا ہیراتھ اور رویندر پشپا کمارا کو آؤٹ کیا اور اپنے کیریئر کی واحد ہیٹ ٹرک مکمل کی۔ عبدالرزاق سے پہلے سب سے کم عمر میں ہیٹ ٹرک کرنے کا اعزاز آسٹریلیا کے جیف گریفن کے پاس تھا جنہوں نے 21 سال 12 دن کی عمر میں 1960 کے لارڈز ٹیسٹ میں انگلستان کے خلاف ہیٹ ٹرک کی تھی جبکہ گال میں رزاق کی عمر 20 سال 202 دن تھی۔ پھر پاکستان کا جواب بھی "جواب" تھا۔ سعید انور، انضمام الحق، یونس خان اور پھر وسیم اکرم کی شعلہ فشاں سنچریوں نے سری لنکا کے لیے بڑی مشکلات کھڑی کر دیں اور وہ عین اسی صورتحال میں پہنچ گیا، جس میں اب 2012 میں پاکستان پھنسا۔ پاکستان کی جانب سے سعید انور نے 123، انضمام الحق نے 112، یونس خان نے 116 اور پھر وسیم اکرم نے 88 گیندوں پر 100 رنز کی تیز رفتار اننگز کھیل کر اسکور کو 600 تک پہنچا دیا اور 8 وکٹوں کے نقصان پر اننگز ڈکلیئر کرنے کا اعلان کیا۔ سری لنکا نے مزاحمت کی پوری کوشش کی لیکن وقار یونس اور ابتدا میں ارشد خان کے خلاف زیادہ نہ ٹک پائے اور دوسری اننگز 256 رنز پر مکمل ہوئی۔ راناتنگا 65 اور مارون اتاپتو 59 رنز کے ساتھ نمایاں بلے باز رہے۔ فتح اننگز اور 163 رنز کے بھاری مارجن سے پاکستان کے نام رہی اور اس نے سیریز بھی جیت لی کیونکہ وہ سنہالیز اسپورٹس کلب، کولمبو میں کھیلا گیا پہلا ٹیسٹ بھی جیت چکا تھا اور گال میں اس فتح سے تین ٹیسٹ میچز کی سیریز میں 0-2 سے اسے فتح نصیب ہوئی۔ وسیم اکرم کو آل راؤنڈ کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

2012 میں سری لنکا کے 472 رنز کے جواب میں پاکستان کی پہلی اننگز محض 100 رنز پر تمام ہوئی اور سری لنکا نے فالو آن کرنے کے بجائے دوبارہ خود بلے بازی کا فیصلہ کیا وہ ٹیم جو گزشتہ تقریباً ڈیڑھ سال سے فتوحات کی راہ پر گامزن تھی، ایک ہی مقابلے میں عرش سے فرش پر آ گری۔ سری لنکا جو ڈیڑھ سال سے ٹیسٹ کرکٹ میں جدوجہد کر رہا تھا اور مسائل سے دوچار تھا، یہاں تک کہ جیفری بائیکاٹ نے یہ تک کہا کہ سری لنکا کے بالنگ اٹیک میں حریف کو دو مرتبہ آؤٹ کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے، پاکستان کو پہلی اننگز میں محض 100 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ یوں پاکستانی بلے بازوں کی ناقص کارکردگی کا سلسلہ محدود اوورز کی طرز سے نکل کر ٹیسٹ کرکٹ میں بھی برقرار رہا اور سری لنکا نے پہلا ٹیسٹ ریکارڈ 209 رنز کے مارجن سے جیت لیا۔ میچ کے امپائروں این گولڈ اور اسٹیو ڈیوس کے پاکستان کے خلاف درجن بھر ناقص فیصلوں نے بھی سونے پہ سہاگہ کا کام کیا اور سری لنکا کے کام کو مزید آسان بنایا۔ دراصل میچ کا فیصلہ تو دونوں ٹیموں کی پہلی اننگز ہی میں ہو گیا تھا جب سری لنکا نے امپائروں کے فیصلوں کی مدد سے 472 رنز کا ہمالیہ جیسا مجموعہ اکٹھا کیا اور جواب میں پاکستان کو محض 100 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ سری لنکا کی پہلی اننگز کی خاص، بلکہ افسوسناک، بات یہ تھی کہ کمار سنگاکارا محض ایک رن کے فرق سے اپنی ڈبل سنچری مکمل نہ کر پائے کیونکہ آخری بلے باز نووان پردیپ دوسرے اینڈ سے اپنی وکٹ نہ بچا پائے اور یوں کمار کو 199 رنز ناٹ آؤٹ کے ساتھ پویلین لوٹنا پڑا۔ وہ کرکٹ تاریخ کے محض دوسرے بلے باز ہیں جنہیں 199 ناقابل شکست رنز کے ساتھ بوجھل دل کے ساتھ میدان سے واپس آنا پڑا۔ اس کے باوجود سری لنکا اسکور بورڈ پر 472 رنز بنا کر پاکستان کے لیے بڑی مصیبت کھڑی کر چکا تھا۔ سعید اجمل پاکستان کی جانب سے سب سے کامیاب گیند باز رہے جنہوں نے 146 رنز دے کر 5 وکٹیں حاصل کیں پاکستان نے پہلی اننگز کا آغاز کیا تو گویا بیٹسمین بلے بازی کے فن سے بالکل ناآشنا نظر آئے۔ سری لنکن اسپنر رنگانا ہیراتھ اور سورج رندیو کی تباہ کن بالنگ نے پاکستان اننگز کو 100 رنز پر تمام کر دیا۔ ہیراتھ نے 3 اور سورج نے 4 وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو وکٹیں نووان کولاسیکرا کو ملیں۔ 372 رنز کی فتح گر برتری حاصل کرنے کے بعد سری لنکا کے حوصلے آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے تھے۔ حیران کن طور پر مہیلا جیاوردنے نے اپنے گیند بازوں کو دوبارہ زحمت نہ دی اور بجائے فالو آن لاگو کرنے کے خود بلے بازی کا فیصلہ کیا۔ جس پر انہیں کافی تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا سری لنکا کی دوسری اننگز میں بھی امپائروں کے ناقص فیصلے جاری رہے۔ انہوں نے تلکارتنے دلشان اور پرسنا جیاوردنے کے واضح آؤٹ دینے سے انکار کیا اور پاکستان کو مزید گمبھیر صورتحال میں دھکیل دیا سری لنکا نے 137 رنز پانچ کھلاڑی آؤٹ پر اننگز ڈکلیئر کرنے کا اعلان کیا اور پاکستان کو فتح کے لیے 510 رنز کا ہدف دیا۔ سری لنکن بالرز نے پاکستان کے ابتدائی تین بلے بازوں کو فوراً ہی ٹھکانے لگا دیا۔ نووان کولاسیکرا حفیظ اور توفیق عمر جبکہ رنگانا ہیراتھ توفیق عمر کی وکٹ لے اڑے۔ تیسرے روز کا اختتام بھی مایوس کن انداز میں 36 رنز 3 کھلاڑی آؤٹ کے مجموعے کے ساتھ ہوا۔ چوتھے روز پاکستان نے دن کا آغاز نائٹ واچ مین سعید اجمل کے رن آؤٹ کے ساتھ کیا جس کے بعد پورے میچ میں ہوا کا واحد تازہ جھونکا آیا یعنی یونس خان اور اسد شفیق کے درمیان 151 رنز کی رفاقت۔ یونس خان کو تجربہ کار کھلاڑی ہیں، لیکن اسد شفیق نے بھی کمال جرات مندی کے ساتھ سری لنکن بالرز کا سامنا کیا اسد شفیق نے 165 گیندوں پر 13 چوکوں کی مدد سے 80 رنز بنائے جبکہ یونس خان 87 رنز بنا کر کولاسیکرا کی تیسری وکٹ بنے۔ انہوں نے 213 گیندیں کھیلیں اور 7 چوکے رسید کیے۔ 212 رنز پر جب یونس کی صورت میں پاکستان کی چھٹی وکٹ گری تو صرف اس بات کا انتظار رہ گیا تھا کہ میچ کا خاتمہ کس وقت ہوگا۔ دن کے لیے مختص اوور مکمل ہوئے تو پاکستان کی صرف دو وکٹیں باقی تھیں اور امپائروں نے جلد نتیجہ آنے کے پیش نظر وقت میں آدھے گھنٹے کی توسیع کر دی اور انہیں زیادہ دیر انتظار بھی نہیں کرنا پڑا اور 300 کے مجموعے پر جنید خان سورج رندیو کی تیسری وکٹ بنے اور سری لنکا نے 209 رنز سے میچ جیت کر سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کر لی۔ نووان کولاسیکرا اور سورج رندیو نے 3، 3 اور رنگانا ہیراتھ نے 2 اور نووان پردیپ کیریئر نے کیریئر کی واحد وکٹ حاصل کی۔ کمار سنگاکارا کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

ہوبارٹ ٹیسٹ، آسٹریلوی فاسٹ بالرز نے سری لنکن بیٹنگ کو روند دیا!!

ہوبارٹ ٹیسٹ میں میزبان آسٹریلیا نے سری لنکا کو 137 رنز سے ہرا کے سیریز میں 0-1 سے برتری حاصل کرلی، فاسٹ بالر مچل اسٹارک اور پیٹر سڈل نے سری لنکن بیٹنگ لائن کو روند ڈالا۔ دونوں نے بالترتیب پانچ اور چار وکٹیں حاصل کیں۔ سڈل مین آف دی میچ قرار پائے۔ انہوں نے میچ میں مجموعی طور پر 9 کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی۔ سری لنکن ٹیل اینڈرز دباؤ برداشت نہ کرسکے اور میچ ڈرا کرانے میں ناکام رہے۔ فلپ ہیوز، مائیکل کلارک اور ڈیوڈ وارنر کی نصف سنچریوں کی بدولت آسٹریلیا نے سری لنکا کے خلاف تین کرکٹ ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز کے پہلے ٹیسٹ کے پہلے روز اپنی پہلی اننگز میں 4 وکٹوں کے نقصان پر 299 رنز بنا لیے مائیکل کلارک نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ اننگز کا آغاز اچھا نہ تھا ایڈ کوان 18 کے مجموعی اسکور پر 4 رنز بنا کر چانا کا ویلیگیدارا کی گیند پر شامندا ایرنگا کے ہاتھوں کیچ ہوگئے۔ اس موقع پر ڈیوڈ وارنر اور فلپ ہیوز نے اپنی ٹیم کو سنبھالا دیتے ہوئے دوسری وکٹ کی شراکت میں 79 قیمتی رنز بنائے ڈیوڈ وارنر 57 رنز بنا کر رن آؤٹ ہوگئے، جس کے بعد شین واٹسن اور فلپ ہیوز نے تیسری وکٹ پر 86 رنز کی شراکت داری قائم کی اور اپنی ٹیم کی میچ میں پوزیشن مستحکم بنادی۔ شین واٹسن تیسرے آؤٹ ہونے والے کھلاڑی تھے جو 30 رنز بنا کر چانا کا ویلیگیدارا کی گیند پر مہیلا جیاوردنے کے ہاتھوں کیچ ہوئے۔ فلپ ہیوز 86 رنز بنا کر ویلیگیدارا کی گیند پر کلین بولڈ ہوگئے۔ اس وقت کینگروز کا مجموعی اسکور 4 وکٹوں کے نقصان پر 198 رنز تھا۔ پہلے روز جب کھیل ختم ہوا تو آسٹریلوی ٹیم نے سری لنکا کے خلاف اپنی پہلی اننگز میں 4 وکٹوں کے نقصان پر 299 رنز بنا لیے تھے۔ مائیکل کلارک 70 اور مائیکل ہسی 37 رنز کے ساتھ وکٹ پر موجود تھے۔ دوسرے روز میزبان آسٹریلیا نے اپنی پہلی نامکمل اننگز 299 رنز 4 کھلاڑی آؤٹ پر دوبارہ شروع کی تو کپتان کلارک گزشتہ روز کے اسکور میں صرف 4 رنز کا اضافہ کرنے کے بعد شمندا ارنگا کی گیند پر سنگا کارا کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوگئے۔ پانچویں وکٹ میں مائیکل ہسی اور میتھیو ویڈ نے شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کیا اور 146 رنز کی ناقابل شکست شراکت قائم کرکے ٹیم کا اسکور 450 تک پہنچادیا۔ اس موقع پر مائیکل کلارک نے اننگز ڈیکلیئر کردی۔ مائیکل ہسی نے 115 رنز کی دلکش اننگز کھیلی اور آؤٹ نہیں ہوئے، ان کی اننگز میں ایک چھکا اور 8 چوکے شامل تھے۔ یہ ان کے ٹیسٹ کیریئر کی 19 ویں سنچری تھی۔ مائیکل ہسی کیریئر کا 77 واں ٹیسٹ کھیل رہے تھے میتھیو ویڈ نے ان کا بھرپور ساتھ دیا اور 68 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ سری لنکا کی جانب سے چنا کا ویلگید را سب سے کامیاب بولر رہے انہوں نے 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ شمندا ارنگا کے حصے میں ایک وکٹ آئی۔ سری لنکا کی اننگز کا آغاز انتہائی مایوس کن رہا اور اس کی پہلی وکٹ 25 کے مجموعی اسکور پر گرگئی جب دیمتھ کرونا رتنے 14 رنز بنانے کے بعد بین ہلفنہاس کی گیند پر میتھیو ویڈ کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوگئے۔ کمار سنگا کارا دوسرے آؤٹ ہونے والے کھلاڑی تھے جو صرف 4 رنز بنانے کے بعد پیٹر سڈل کی گیند پر مائیکل ہسی کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوئے۔ 70 کے مجموعی اسکور پر سری لنکا کی تیسری وکٹ گر گئی جب کپتان مہیلا جیاوردنے 12 رنز بنانے کے بعد شین واٹسن کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے۔ سری لنکا کو چوتھا نقصان آخری اوور میں اٹھانا پڑا جب تھلان سمراویرا 7 رنز بنانے کے بعد نیتھن لائن کی گیند پر میتھیو ویڈ کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوگئے۔ اس طرح آئی لینڈرز نے 87 کے مجموعی اسکور پر 4 وکٹیں گنوادیں اور اسے اننگز کا اسکور برابر کرنے کے لئے مزید 363 رنز درکار تھے۔ تیسرے دن کینگروز کو پہلی کامیابی اس وقت ملی جب 248 کے اسکور پر انجلو میتھیوز 75 رنز بنا کر پیٹر سڈل کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے۔ وکٹ کیپر پرسنا جیاوردنے اور دلشان نے اننگز کو آگے بڑھانا شروع کیا اور ٹوٹل 289 تک پہنچا دیا اس موقع پر دلشان 147 رنز کی شاندار اننگز کھیلنے کے بعد مچل اسٹارک کی بال پر بولڈ ہوگئے۔ انہوں نے 21 چوکے لگائے۔ کچھ دیر بعد پرسنا جیاوردنے بھی 40 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے، انہیں پیٹر سڈل نے ایل بی ڈبلیو آؤٹ کیا۔ مجموعی اسکور پر چار رنز کا اضافہ کرنے کے بعد سری لنکا کی آٹھویں وکٹ 320 کے اسکور پر گری جب رنگنا ہیراتھ بغیر کوئی رن بنائے پیٹر سڈل کی بال پر ایل بی ڈبلیو ہوئے۔ سری لنکا کی نویں اور دسویں وکٹ 336 کے اسکور پر گری کلاسیکرا 23 اور ویلگیدیرا کھاتہ کھولے بغیر آؤٹ ہوئے اور یوں سری لنکن ٹیم کو پہلی اننگز میں 114 رنز کے خسارے کا سامنا کرنا پڑا۔ آسٹریلیا کی جانب سے پیٹر سڈل کی بہترین بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے 25.3 اوورز میں 54 رنز کے عوض 5 وکٹیں حاصل کیں۔ نیتھن لائن نے 25 اوورز میں 76 رنز کے عوض دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جبکہ مچل اسٹارک، بین ہلفنہاس اور شین واٹسن نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ پہلی اننگز میں 114 رنز کی برتری لینے کے بعد آسٹریلیا کی جانب سے ایڈ کوان اور ڈیوڈ وارنر نے اننگز کا آغاز کیا دونوں محتاط انداز میں کھیلتے ہوئے اسکور کو 27 تک لے گئے۔ جب کھیل کا اختتام ہوا تو ایڈ کوان 16 اور ڈیوڈ وارنر 8 رنز بنا کر کریز پر موجود تھے۔ چوتھے روز آسٹریلیا کی ٹیم 278 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ ایڈ کوان 56 اور ڈیوڈ وارنر 68 رنز بنا کر نمایاں رہے۔ کپتان مائیکل کلارک 57 رنز پر ریٹائرڈ ہرٹ ہوئے۔ رنگنا ہیراتھ نے پانچ کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ آسٹریلیا نے پہلے ٹیسٹ میں سری لنکا کو فتح کے لیے 393 رنز کا ہدف دیا ہدف کے تعاقب میں چوتھے دن کا کھیل ختم ہونے تک سری لنکا نے دو وکٹوں کے نقصان پر 65 رنز بنا لیے۔ سنگا کارا 18 اور جے وردھنے پانچ رنز بنا کر کریز پر موجود تھے۔ پانچویں روز مہمان سائیڈ نے اپنی دوسری اننگز 65 رنز دو کھلاڑی آؤٹ پر دوبارہ شروع کی۔ کمار سنگا کارا اور کپتان مہیلا جیاوردنے زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کے خواہشمند تھے انہوں نے تیسری وکٹ کی شراکت میں 65 رنز کا اضافہ کیا، جیاوردنے 19 رنز بنا کر پیٹر سڈل کا شکار بن گئے۔ کینگروز کو اگلی کامیابی سنگا کارا کی صورت میں ملی وہ 63 رنز کی اننگز کھیل کر سڈل کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے، اس وقت ٹیم کا اسکور 151 رنز تھا اور ٹیم سخت مشکلات سے دوچار تھی، لیکن نائب کپتان انجلو میتھیوز اور نئے بیٹسمین سماراویرا نے مزاحمت کی کوشش کی اور پانچویں وکٹ پر ٹیم کے مجموعے میں 50 رنز کا اضافہ کیا، اس شراکت کو بھی سڈل نے توڑا، انجلو میتھیوز 19 رنز بنا کر وکٹ کیپر میتھیو ویڈ کا کیچ بن گئے۔ اس کے بعد کوئی اور بیٹسمین آسٹریلین بولنگ کا سامنا نہ کرسکا۔ خاص کر 218 کے مجموعی اسکور پر تھیلان سماراویرا کے آؤٹ ہونے کے بعد تو مہمان سائیڈ کی ہمت دم توڑ گئی، وہ 49 رنز بنا کر سڈل کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوئے۔ اس کے بعد مچل اسٹارک کا جادو چلنے لگا، پرسنا جیاوردنے 21 رنز کی انفرادی اننگز کھیل کر اسٹارک کی بال پر مائیک ہسی کے ہاتھوں کیچ ہوئے۔ نووان کلاسیکرا 9 رنز ہی بنا پائے تھے کہ اسٹارک نے انہیں وکٹ کے پیچھے کیچ کرادیا۔ رنگنا ہیراتھ 8 اور شمندا ایرانگا 6 رنز بنا کر پویلین لوٹے دونوں وکٹیں اسٹارک کے حصے میں آئیں۔ چنا کا ویلگیدیرا صفر پر ناٹ آؤٹ رہے اور یوں سری لنکا ٹیم 393 رنز کا تعاقب کرتے ہوئے 255 پر ڈھیر ہوگئی۔ مچل اسٹارک نے 63 رنز کے عوض پانچ کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی، پیٹر سڈل نے 50 رنز دے کر چار وکٹیں حاصل کیں جبکہ ایک کامیابی شین واٹسن کے ہاتھ لگی۔

آسٹریلیا بیٹنگ!

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ڈیوڈ وارنر	57	68
ایڈ کوان	4	56
فلپ ہیوز	86	16
شین واٹسن	30	5
مائیکل کلارک	74	57R
مائیک ہسی	115*	31*
میتھیو ویڈ	68*	11
پیٹر سڈل	-	4
بین ہیلفنہاس	-	0
نیتھن لائن	-	11
مچل اسٹارک	-	5
فاضل رنز	16	14
مجموعی	450/5	278

سری لنکا بیٹنگ!

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
دیمتھ کرونا رتنے	14	30
تلکارتنے دلشان	147	11
کمار سنگا کارا	4	63
مہیلا جیاوردنے	12	19
تھیلان سمراویرا	7	49
انجلیو میتھیوز	75	19
پرسنا جیاوردنے	40	21
نوان کولاسیکرا	23	9
رنگنا ہیراتھ	0	43
اشمندا ایرنگا	11*	6
چما کا ویلیگیدرا	0	9
فاضل رنز	9	20
مجموعی	336	255

بالنگ

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
مچل اسٹارک	1/104	5/63
بین ہیلفنہاس	1/30	-
نیتھن لائن	2/76	0/57
پیٹر سڈل	5/54	4/50
شین واٹسن	1/55	1/54
مائیکل کلارک	0/9	-
مائیک ہسی	-	0/5
ڈیوڈ وارنر	-	0/8
میتھیو ویڈ	-	0/0

بالنگ

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
نوان کولاسیکرا	0/80	0/24
چما کا ویلیگیدرا	3/130	3/89
اشمندا ایرنگا	1/90	1/52
انجلیو میتھیوز	0/41	0/5
تلکارتنے دلشان	0/30	0/2
رنگنا ہیراتھ	0/75	5/96

آسٹریلیا اور سری لنکا کے درمیان ہوبارٹ ٹیسٹ کی تصویری جھلکیاں
vodafone
WWW.PAKSOCIETY.COM

کمار سنگا کارا
2012 کے بہترین ون ڈے بیٹسمین
SRI LANKA
Sri Lanka Telecom
Mobitel
ROYAL STAG